

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224885**

UNIVERSAL  
LIBRARY









فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

﴿روداد﴾

اجلاس ششمین فقہاء

﴿مستندہ﴾

۹-۱۰ اپریل ۱۴۲۹ھ - مطابق ۱۲-۱۵-۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ

روزہ شنبہ یکشنبہ ۱۱ شنبہ تمام ہداس

حب ایہ

مجلس منتظ سامیہ ندوۃ العلماء



ابلیخاں شاہ کرمی



۳۷۸۶۵

بندوب

۱۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى الرَّسُولِ الْكَرِيمِ

## مہتہد

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہو کہ مدوۃ العلماء کے بھی خواہوں کا حلقہ اب روز بروز نہایت وسیع ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ ہندوستان کے دور دور از صوبوں کے مسلمان بھی اس کی تائید و ثبات پر آمادہ نظر آتے ہیں جس سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے کہ اب وہ زمانہ زیادہ دور نہیں ہے جبکہ مدوۃ العلماء کی مذہبی مرکزیت ایک شاندار حیثیت سے ملک میں نمایاں ہوگی اور تمام اسلامی ہند مدوۃ العلماء کی گران قدر مذہبی و علمی خدمات کا استراحت کرے گا۔

شہرت و عظمت مدوۃ العلماء کا گویا قدرتی حصہ ہے جو اس کو روز آؤں ہی سے حاصل ہو کسی مجلس یا جماعت کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ علمی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اس کی شہرت اسلامی دنیا کے ایک ایک گوشہ میں پھیل جائے اور ہر طرف سے اس کی تائید و حمایت میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مدوۃ العلماء کی یہ ایسی خصوصیت ہے جو آج بھی ہندوستان کی کسی بڑی سے بڑی مجلس کو نصیب نہیں اس موقع پر قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس شہرت و عظمت کا کیا راز ہے؟ اور مدوۃ العلماء میں جذبہ تاثیر کی وہ کون سی قوت ہے کہ لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھینچے ہیں اور زبانیں خواہ مخواہ اس کی مدح و ستائش میں مصروف رہتی ہیں۔

افسوس کہ قلت گنجائش مانع ہے اس لیے ہم اس بحث کو تفصیل سے نہیں لکھ سکتے۔ اس کے علاوہ

مردہٴ اعلیٰ کے مقاصد کے متعلق مختلف زبانوں میں متعدد مضامین و رسائل لکھے گئے ہیں جو عام طور پر شائع ہو چکے ہیں اس لیے از سر نو ہر روادین ان مباحث پر تفصیل سے لکھنے کی حاجت نہیں! با این ہمہ اس قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوا ہے کہ مردہٴ اعلیٰ کے مقاصد کی اہمیت و فضیلت کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ یہ مقدس مجلس علماء کی اصلاح و تربیت کے لیے قائم کی گئی ہے اور علماء کی اصلاح گویا تمام قوم کی اصلاح ہے۔

مندرجہ بالا بیان کو کسی قدر تفصیل سے یوں سمجھنا چاہیے کہ علماء جو قوم کے ہادی و رہنما ہیں، قوم کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہیں اس لیے جب علماء باخبر اور فاضل شناس ہوتے ہیں، تو قوم ترقی کرتی ہے اور جب علماء بگڑے جاتے ہیں تو قوم بگڑ جاتی ہے، اس پر کسی استدلال کی حاجت نہیں، ظاہر ہے کہ جب علماء کی حالت خود قابل اصلاح ہوگی تو قوم کی اصلاح کون کرے گا، اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مردہ نے قومی ترقی کے لیے صحیح اصول پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور وہ طریقہ اختیار کیا جو حقیقت کام کرنے کا اصلی و مستحکم طریقہ ہے، یعنی مردہ نے فیصلہ کیا کہ قوم کی اصلاح صرف اس طریقہ سے ہو سکتی ہے کہ سب سے پہلے روشن خیال باخبر زماہ شناس علماء پیدا کیے جائیں جو زماہ موجودہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر صحیح طریقہ سے قوم کی رہنمائی کر سکیں چنانچہ اسی خیال سے منجملہ اور مقاصد کے رفع نزاع باہمی، اور اصلاح نصاب کو اپنے مقاصد میں داخل کیا کیونکہ ترقی کی راہ میں سب سے زیادہ جو حیرت انگیز راہ تھی وہ علماء کا باہمی اختلاف تھا اور اس سبب سے وہ اپنی مشکلات سے باہم مل جل کر کام نہیں کر سکتے تھے، مردہ نے سب سے پہلے علماء میں باہمی اتحاد کی روح پھونکی اور ان کو آپس میں مل کر کام کرنے پر آمادہ کیا، اس کے بعد نصاب میں ترمیم و اصلاح کر کے ایک ایسا نصاب مرتب کیا جس کے پڑھنے سے طلبہ میں روشن خیالی و وسعت نظر اور استعداد کامل پیدا ہو، اور وہ مذہب و تاریخ اسلام کی

عظمت ناسکین چنانچہ اس مقصد کے لیے مجلس ندوۃ العلماء نے ایک دارالعلوم قائم کیا اور ایک وسیع شاندار کتب خانہ جمع کیا، لائق اساتذہ فراہم کئے اور اصلاح شدہ نصاب کے مطابق سلسلہ تعلیم جاری کیا۔ جس کے مفید نتائج مجدد عام طور پر نمایاں ہو چکے ہیں اور قوم کے باخبر و روشن خیال اصحاب نے اس کو تسلیم کر لیا ہے کہ ندوہ کا طریقہ تعلیم نہایت مفید اور زمانہ موجودہ کی ضروریات کے مطابق ہے اس بنا پر ارکان ندوۃ العلماء کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے تمام دور و دراز حصص کے مسلمان ندوہ کی تعلیم و تربیت کے خوشگوار نتائج سے مستفید ہوں اور ندوہ کا چشمہ یلوم و فضل تمام مسلمانان ہند کو کیان سیراب کرے۔

مندرجہ بالا وجہ سے ندوہ کے اغراض و مقاصد کی تمام ہندوستان میں اشاعت کی گئی اور ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ تمام اطراف ہند سے مسلمانوں کے بچے ندوہ میں آکر رہائی مخصوص تعلیم و تربیت سے فائدہ حاصل کریں چنانچہ ان تمام مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے ندوہ ہر سال ہندوستان کے کسی خاص شہر میں اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرتا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے سامنے ندوہ کی تعلیم و تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے، غرض اب تک ندوہ کے ۱۶ اجلاس ہندوستان کے مختلف مقامات مثلاً کانپور، لکھنؤ، بریلی، میرٹھ، عظیم آباد، پٹنہ، امرتسر، دہلی، بنارس، ٹکٹہ، مدراس، پونا، وغیرہ میں منعقد ہو چکے ہیں اور ان مقامات میں مقاصد ندوہ کی کافی اشاعت کی جا چکی ہے بلکہ بعض بعض مقامات کے ارباب خیر ندوہ کو دو دفعہ مدعو کر چکے ہیں چنانچہ مدراس میں سب سے پہلے ۱۹۰۷ء میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ہو چکا تھا۔ اسکے بعد اپریل ۱۹۱۶ء میں جبکہ پونا میں ندوہ کا اجلاس ہو رہا تھا تو برادران مدراس نے پونا پہنچ کر ان سرنومندہ کا خیر مقدم کیا اور دوبارہ ۱۹۱۷ء کے لیے ندوہ کو مدراس آنے کی دعوت دی جسکو ارکان تنظیم نے شکر یہ کے ساتھ قبول کیا،

مولانا عبد الباقی صاحب جیدہ کے رکن انتظامی اور مدراس کے ایک روشن خیال و تعلیم یافتہ تاجر ہیں خاص طور پر اجلاس کی شرکت کے لیے مدراس سے پونا تشریف لائے اور یہ اعلان کیا کہ اگر آئندہ سال ندوہ کا اجلاس مدراس میں قرار دیا گیا تو ہم صوبہ مدراس کی طرف سے کم از کم دس ہزار روپیہ ندوہ کو تعمیر پورنگ کے لیے دیں گے،

اب سے پہلے ندوہ کا اجلاس مدراس میں ہو چکا تھا وہ بعض مقامی علماء و عوام کی غلط فہمی و شدید مخالفت کی بنا پر ایک حد تک نامکام رہا تھا اس لیے بزرگان مدراس کو مدد کا خیال تھا کہ اس دفعہ ندوہ کا اجلاس ہر طرح کامیاب ہو تاکہ وہ داغ برنائی جو مقدس علماء و محترم مہمانوں کی مخالفت کی وجہ سے مدراس کی پیشانی پر نمایاں ہو ہمیشہ کے لیے زائل ہو جائے چنانچہ صوبہ مدراس کے تمام مغزز مسلمانوں خصوصاً جناب مولانا عبد الباقی صاحب سہی عبد الحکیم صاحب تاجر خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ نے ندوہ العلماء کے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے غیر معمولی سرگرمی کا اظہار کیا اس کے علاوہ مدراس کے اسلامی اخبارات کے ایڈیٹروں نے بھی اجلاس سے چند ماہ پہلے اپنے اخبارات میں ندوہ کی تائید میں متعدد مضامین شائع کیے اور عام مسلمانان مدراس کو ندوہ کی امداد و اعانت پر متوجہ کیا۔

اجلاس سے چند ماہ پہلے مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ مدراس بھیجے گئے آپ نے مدراس کے مختلف ضلع میں دورہ کیا اور خاص مدراس میں ایک زمانہ تک قیام کر کے ندوہ کی تحریک کو عام طور پر پھیلایا، اور جماعت استقبالیہ قائم ہو جانے کے بعد اجلاس کے مصارف کے لیے بیعت بزرگان مدراس چندہ جمع کیا غرض آپ اجلاس کے زمانہ تک بہیم مقاصد ندوہ کی اشاعت میں مصروف رہے۔

اس سال جناب مولانا حاجی قاری شاہ محمد سلیمان صاحب جشتی قادری پھلواری نے بھی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا، مدراس خصوصاً بنگلور میں آپ کے متعقدین کا حلقہ نہایت وسیع ہوا اور اہل مدراس کو کئی دفعہ جناب ممدوح کے علم و فضل اور مواعظ احسنہ سے متبع ہونے کا موقع مل چکا ہے چنانچہ اس دفعہ بھی آپ اجلاس سالانہ سے چند ماہ قبل مدراس تشریف لے گئے وہاں آپ نے زیادہ تر بنگلور میں قیام فرمایا اور اپنے مواعظ و خطبات کے سلسلہ میں برابر ندوہ کے اعلیٰ مقاصد کی اشاعت فرماتے رہے جس کے نہایت عمدہ نتائج اجلاس سالانہ کے موقع پر ظاہر ہوئے یعنی جناب ممدوح کے متعقدین کثیر تعداد میں ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شریک ہوئے اور وظائف کے سلسلہ میں معقول مالی اعانت ان سے حاصل ہوئی، اجلاس سے چند روز قبل جناب شاہ صاحب ممدوح نے اپنے صاحبزادہ موسیٰ شاہ حسین سائیکہ صاحب کے ہمراہ مدراس تشریف لائے اور یہاں بھی دو دن اجلاس کے زمانہ تک ندوہ کی خدمت میں مصروف و متمک رہے اس لیے یہ کہنا باطل صحیح ہے کہ اس دفعہ مدراس میں ندوہ کو جو کچھ کامیابی ہوئی اس میں جناب ممدوح کی کوششوں کو بہت کچھ دخل ہے۔

سالانہ میں ندوۃ العلماء کا مدراس میں جس جوش و خروش سے استقبال کیا گیا وہ یقیناً مدراس کی قومی تاریخ کا ایک قابل یاد کار واقعہ ہے جو ہمیشہ اہل مدراس کے لیے فخر و مباهات کا باعث ہوگا اگرچہ اس دفعہ بھی وہاں ندوہ کی مخالفت کی گئی اور مخالفت میں اچھا خاصہ جوش بھی ظاہر کیا گیا تاہم یہ مخالفت بے نتیجہ و بے اثر تھی اور ذاتی تعصبات صاف طور پر اس کے اندر بھٹک رہے تھے ورنہ عام حالت یہ تھی کہ اس دفعہ مدراس کے تمام سربراہان ندوہ اصحاب نے نہایت محبت و جوش کے ساتھ ندوہ کا خیر مقدم کیا اور ہر اکلنسی گورنر مدراس اور صوبہ کے مقتدر حکام نے بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

مداس کی اسلامی جماعت کے جن نامور و ممتاز اصحاب نے خاص طور پر مذہ کے لیے کام کیا ان میں جناب انریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب جناب مولانا عبدالسبحان صاحب کی پیری مجسٹریٹ جناب خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب جناب سی عبدالکیم صاحب جناب خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب خطیب عبدالرشید صاحب جناب مولانا الحاج ضیا الدین محمد صاحب جناب مدی محمد ابراہیم صاحب بنگلوری خاص طور پر لائق شکر یہ ہیں ان کے علاوہ دوسرے محترم بزرگان اس جو مذہ کے لیے کام کرتے رہے ان کا تذکرہ جماعت استقبالیہ کے سلسلہ میں موجود ہے اور ہم ان سب محترم بزرگوں کے شکر گزار ہیں اگرچہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ ظاہری نام و نمود اور نمائش کے لیے نہیں کیا اور نہ وہ ہمارے شکر کے محتاج ہیں ان کو صرف خالص مذہبی جوش نے ایک مقدس اسلامی مجلس کی خدمت کے لیے آمادہ کیا اس لیے ان کو اس کا صلہ بھی خدا ہی کی طرف سے ملے گا۔

سلسلہ ۱۱ کے اجلاس ندوۃ العلماء کی ایک یہ خصوصیت بھی قابل ذکر ہے کہ جنوبی ہند کے علماء نے بھی خاص طور پر اسلامی محبت و خلوص کا اظہار کیا حالانکہ جماعت علماء میں اس قسم کے برادرانہ جوش محبت کی مثالیں نادر الوجود ہیں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ مقامی علماء اپنے اثر و نفوذ کے قائم رکھنے کے لیے اس قسم کے مواقع پر عموماً مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہیں لیکن برخلاف اس کے جنوبی ہند کے علماء نے محبت و خلوص سے علماء ندوہ کا خیر مقدم کیا۔ علماء کے علاوہ جنوبی ہند و قرب وجوار کے عام مسلمانوں نے بھی اپنی شرکت و امانت سے یہ ثابت کر دیا کہ سلسلہ ۱۱ کا اجلاس ندوۃ العلماء جنوبی ہند کے تمام مسلمانوں کا جلسہ ہے۔ اور وہ اجتماعی قوت سے اس کا خیر مقدم کرنے کے لیے موجود ہیں۔



مدرس چونکہ دور دراز فاصلہ پر واقع تھا، اور وہاں کا موسم گرم و گرمی نہایت تکلیف دہ خیال کیا جاتا تھا اس لیے یہ اندیشہ تھا کہ دوسرے صوبجات ہند کے مسلمان اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں گے، لیکن یہ آسان غلط سمجھا۔ کیونکہ مہافون کی فہرست کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ، دہلی، علی گڑھ، پانی پت، ہوشیار پور، پٹنہ، کلکتہ، بمبئی، بھوپال، حیدرآباد، سسملہ، راجپوتانہ، مالابار، دہلی، دیو، بنگلور، میسور وغیرہ کے برادران اسلام اجلاس میں موجود تھے،

انسوس کہ حضرت مولانا شہید شاہ عبداللطیف صاحب سجادہ قطب دیو، جو رعلا لٹ اجلاس میں شریک نہ ہو سکے جس پر جناب مدوح نے اپنے ائمہ گرامی میں اظہار معذرت فرمایا لیکن آپ ہمیشہ سے مدوہ کے مقاصد کو نہایت پسند فرماتے ہیں اور مختلف مواقع پر اپنی دلچسپی کا اظہار فرما چکے ہیں۔

طبقہ اعرابین سے ہر ہائس نواب سر غلام محمد علی خان پرنس آف ریکاٹ نے اجلاس میں شریک ہو کر ارکان مدوہ العلماء کو ممنون فرمایا اور ہر ہائس نواب سلطان جہانگیر صاحبہ بالعت ابہا فرانزلے بھوپال نے مفتی محمد نواز الحق صاحب ایم اے ڈائریکٹر رشتہ تعلیمات کو سرکاری طور پر ریاست کی طرف سے تائفام بنا کر بھیجا۔

مدرس کے مسلمانوں کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدوہ صرف باقین نہیں کرتے بلکہ کام بھی کرتے ہیں اور جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اس نفع اجلاس کے موقع پر اس کا عملی تجربہ ہو گیا۔ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ دس ہزار روپیہ مدوہ کو دین گے لیکن انھوں نے اس سے زیادہ دیا اور خوشی سے دیا۔ اس کے علاوہ مہانداری اور اجلاس کے دوسرے مصارف کے لیے علیحدہ روپیہ جمع کیا۔ اور جس فیاضی و ادالو لغری سے انھوں نے اجلاس کے لیے

سادو سامان کیا وہ ان کی حوصلہ مندی و اسلامی جوش کا زبردست ثبوت ہوئے مسلمانانِ مدراس بعض اسلامی خصوصیات میں دوسری جگہ کے مسلمانوں سے ممتاز ہیں اور ان کے اخلاق و عادات میں عہدِ سلف اور اوائل اسلام کے محاسن اخلاق کی جھلک موجود ہے ان کی معاشرت نہایت سادہ و بے تکلف ہو اور ان کا جوش مصنوعی نہیں بلکہ اصلی ہو سادات و اخوت اسلامی کے مظاہر اگر کہیں نظر آتے ہیں تو مدراس میں نظر آتے ہیں، وہ زبان سے جوش و خروش کا اظہار نہیں کرتے بلکہ ان کا جوش علی ہوا ہو، وہ جس کام کو مفید سمجھتے ہیں خاموشی سے اُس کی مدد کرتے ہیں اُن کو خواہ مخواہ نمائش و اظہار یا اپنے کام پر فخر و مباہات کا شوق نہیں ہو، اس کے علاوہ ایک بڑی خصوصیت اہل مدراس کی یہ ہو کہ اُن کا جوش عملِ ہنگامی و عارضی نہیں ہوتا یعنی وہ کسی فوری اثر سے متاثر ہو کر کام نہیں کرتے، بلکہ جو کچھ کرتے ہیں وہ قار و استقلال کے ساتھ کرتے ہیں اور اُس کا ثبوت یہ ہو کہ وہ ایک مدت سے مدوہ کی اعانت کر رہے ہیں اور جلسہ کے زمانہ میں بھی انھوں نے فیاضی کا اظہار کیا اور اگرچہ جلسہ کو ایک زمانہ گزر چکا ہے لیکن اُن کی امداد و اعانت کا سلسلہ برابر جاری ہو اور وہ اب تک اپنا موعودہ روپیہ بھیج رہے ہیں۔

اس دفعہ اجلاسِ مدوہ العلماء کے سلسلہ میں ایک افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا جس کا تذکرہ اس روداد میں اصولاً نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی اس سال اجلاسِ مدوہ العلماء کی صدارت کے لیے جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی کا انتخاب ہوا تھا۔ لیکن افسوس کہ عین وقت پر مولانا کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ مدراس تشریف نہ لیا سکے حالانکہ جناب ممدوح نے اپنا پرمغز خطبہ صدارت تیار کر کے چھپوایا تھا (جو آخر کار بذریعہ ڈاک مدراس روانہ کر دیا گیا اور اجلاس کے ایام میں وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ مولانا ممدوح کی تشریف آوری کی عام طور پر شہرت ہو چکی تھی اس لیے برادرانِ مدراس استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے لیکن اجلاس سے دور و ز قبل جب

علی گڑھ کے تارون سے مولانا کی علالت طبع اور عدم تشریف آوری کا حال معلوم ہوا تو ہر شخص نے اس واقعہ کو رنج و افسوس کے ساتھ سنا، لیکن چارہ کار کیا تھا اب دوسرے صدر کا انتخاب ناگویر تھا آخر کار جماعت مقتبالیہ دارکان ندوہ نے باہم غور و مشورہ کر کے جناب مولانا الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کو صدر منتخب کیا اور جناب ممدوح نے اس انتخاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر بجلت مکنہ ایک دلچسپ خطبہ صدارت تیار کیا جو افتتاح اجلاس کے موقع پر کامل توجہ اور حُسن اعتقاد سے سنا گیا اور ہمارے ناظرین اس کو روداد کے آئندہ صفحات میں اپنے موقع پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

اجلاس ۹۱ء کا ایک اور کارنامہ بھی قابل ذکر ہو یعنی اس دفعہ چونکہ اجلاس ندوۃ العلماء کی وجہ سے صوبہ کے تمام سربراہان اور وہ مسلمانوں کا خاص مدرسہ اس میں متجاع تھا، لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر برسرِ کار مدرسہ نے اجلاس ندوہ میں اپنے صوبہ کے لیے شاعتِ اسلام کی ایک وسیع اسکیم پیش کی جس کا پورے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا اور تقریباً ۱۰ ہزار روپیہ کے عطایا کا فوراً اعلان ہو گیا اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ معقول سرمایہ فراہم کر کے خاص صوبہ مدرسہ اس میں اشاعتِ اسلام کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے، اگرچہ یہ کام براہِ راست ارکان ندوۃ العلماء کے ہاتھ میں نہ ہو گا، لیکن اس کام کی اہمیت و ضرورت سے کسی دانشمند کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ باعثِ صد حسرت و افسوس یہ امر ہو کہ اب تک رہنمایان قوم نے اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں کیا ہوا، وہ مطلق نہیں جانتے کہ خاص ہندوستان کیلئے شاعتِ اسلام کی تحریک کیسے بیش قیمت نتائج پیدا کرے گی تاہم یہ امر باعثِ مسرت ہو کہ اہل مدرسہ نے اس تحریک کی اہمیت کا صحیح اندازہ کر لیا ہوا، وہ محسوس کرتے ہیں کہ بغیر معقول سرمایہ کے یہ خدمت انجام نہیں دیا جاسکتی اب سوال صرف آدمیوں کا رہ جاتا ہوا اگر اس کام کے لیے موزون شخص

حاصل ہو سکے تو اس تحریک سے مفید نتائج کا پیدا ہونا یقینی ہو، اور اگر یہ تحریک کامیاب ہوگی تو مدرسہ میں اجلاس ندوہ کی یہ ایک تاریخی یادگار ہوگی، ندوہ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہو کہ جو عقائد اُس کے پیش نظر ہیں اُن سب کو وہ خود ہی انجام دے، بلکہ ندوہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس نے اپنا جو نصب العین قرار دیا ہو عام مسلمان اسکی طرف عملی قدم بڑھائیں اور اپنے اپنے مقام پر اس مقصد کے لیے عملی سرگرمی کا اظہار کریں۔ اصلاح نصاب، رفع نزاع، باہمی اور شاعتِ اسلام کا کام جہاں جہاں کیا جا رہا ہو وہ حقیقت ندوہ کا کام ہو کیونکہ ان اہم قومی مقاصد کو سب سے پہلے ندوہ ہی نے باقاعدہ طریقہ سے قوم کے سامنے پیش کیا اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں جہاں جہاں اس قسم کی تحریکیں نشوونما پا رہی ہیں وہ حقیقت ندوہ ہی کا کارنامہ اولین ہو۔

اجلاس سالانہ سے پہلے جو ضروری انتظامات ہوئے اور جن جن اصحاب نے اُمینین حصہ لیا اُس کی مفصل کیفیت جماعتِ امتِ نقابا لیدر اس کے ارکان نے قلمبند کر کے دفترِ ندوہ علماء میں بھیج دی ہے جو صحیح و ضروری واقعات پر مشتمل ہے اس لیے ہم اس روداد کو بااحتیاط و اضافہ صرف خفیف سے لفظی تغیر کے بعد ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو برادرانِ درس کے کارنامہ سے کسی حدِ رواقینیت حاصل کرنے کا موقع مل سکے، امید ہے کہ یہ حالات دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔

## روداد جماعت استقبالیہ

الحمد لله رب العالمین فی القلوات والسلام علی سید محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

بتاریخ ۱۴۰۱ھ نمبر ۱۹۱۰ء بمقام لال ہال مونٹ روڈ مدرس ایک عام جلسہ مسلمانان ہراس کا انجمن معین اللہ وہ کی طرف سے منعقد ہوا تھا جس میں شہر کے سب برآوردہ اصحاب علماء، تجار و مقتدر بزرگانِ ثروت شریک تھے اس جلسہ کی صدارت عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر رکن انتظامیہ ندوۃ العلماء نے فرمائی۔ بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ آئندہ سال ۱۹۱۱ء ایسٹر کی تعطیلات میں دوبارہ ندوۃ العلماء کا اجلاس مدرس میں منعقد کیا جائے اور اس کے انتظام کے لیے ایک مجلس بنام مجلس استقبالیہ ندوۃ العلماء مدرس مرتب ہوئی جس میں تقریباً دو سو ارکان و عمدہ داران ذیل منتخب ہوئے:-

صدر عالیجناب شمس مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر

نائب صدر عالیجناب خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب بہادر

عالیجناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب بہادر

عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر

عالیجناب نواب سید محمد صاحب بہادر

عالیجناب خان بہادر لالچند لالچند لالچند صاحب

عالیجناب حاجی محمد ضیف صاحب بہادر

ناظران عالیجناب حکیم حاجی محمد عبدالعزیز صاحب بہادر شعبہ انتظام ضیافت مہمانان

ناظمان عالیجناب نان بہادر غلام محمود صاحب جبر شعبہ طبع اشعارات وغیرہ  
 عالیجناب آنرہبل مسٹر یعقوب حسن سیٹھ صاحب شعبہ استقبال مہمانان  
 عالیجناب نواب محمد عبدالقادر صاحب بہادر شعبہ انتظام قیام مہمانان  
 عالیجناب خطیب عبدالرشید خان صاحب بہادر شعبہ تعمیر بنڈال  
 عالیجناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر توفیر مال  
 عالیجناب مولانا عبدالہیجان صاحب بہادر دفتر  
 خازن عالیجناب جناب سی۔ عبدالحکیم صاحب بہادر

تمام عہدہ داروں نے دلی خوشی کے ساتھ ان عہدوں کو قبول فرمایا اور بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کیے بالخصوص عالیجناب آنرہبل جسٹس مسٹر مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر کا صدارت کو قبول فرمانہ صرف اجلاس کی کامیابی کا باعث تھا بلکہ تمام مسلمانان جنوبی ہند کیلئے موجب افتخار ہوا۔ آپ نے باوجود اپنے اہم مشاغل کے اس عہدہ کو قبول فرمایا جس کے لیے مجلس خاص طور سے شکریہ ادا کرتی ہو مجلس استقبالی نے اپنے دوسرے اجلاس میں صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کے لیے عالی جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد علی خان صاحب کو بالاتفاق انتخاب کیا صاحب موصوف نے اپنے مشاغل کا عند پیش کر کے اس عہدہ کو قبول نہ کر سکے ماسوائے ناظم فرمایا۔ اس کے بعد مجلس نے اپنے دوسرے اجلاس میں عالیجناب مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور کو اس عہدہ کے لیے منتخب کیا جس کو صاحب موصوف نے قبول نہ کر کر مجلس کا حوصلہ بڑھایا۔

## مجلس کا عملی کام

مجلس نے اپنے قیام کے بعد جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ جنوبی ہند کے مختلف

زبانوں میں متعدد درساے اور اشہارات چھپوا کر ہر ایک گوشہ میں زندہ العلماء کے مقاصد میں  
کی اشاعت کی اور تمام اسلامی انجمنوں کو علمی مدد دینے کی طر توجہ دلائی۔ فردوسی شہید سے  
وصولی چندہ کا کام شروع کیا۔ جناب سی عبدالحکیم صاحب خازن مجلس جناب محمد موسیٰ حاجی  
ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر معتد صیغہ مال اور جناب مولانا عبدالحجیان صاحب بہادر نے  
سب سے پہلے ملحد بڑی مٹ کا دورہ کیا جہاں تاجرانِ جہیم کی بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں اور  
جناب خان بہادر حاجی بردالدین صاحب سے وصولی چندہ کی نسبت شعورہ کیا تو انھوں  
نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اس کام میں مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور خود اس دورہ میں شریک  
ہوئے۔ تمام تاجرانِ بڑی مٹ نے اس دست کا بڑے اخلاص کے ساتھ خیر مقدم کیا اور  
قابل قدر تمین عنایت کر کے مجلس کی حوصلہ افزائی کی۔

صرت بڑی مٹ کے ایک مجلس سے تقریباً چھ ہزار روپیہ کی رقم جمع ہوئی اس کے بعد تاجرانِ پارچہ  
محلہ گردنک کٹی نے اپنے حوصلہ کے موافق انداز دی اس دورہ میں جناب خطیب عبدالرشید  
صاحب بہادر متحدہ شعبہ پنڈال اور جناب اوٹنگرے عبدالرحمن صاحب نے بڑی مدد دی ملحد  
متھیال میٹھ کے تاجران نے بھی کشادہ دلی کے ساتھ اس کام میں حصہ لیا اس محلہ کے دورہ  
میں جناب مولانا الحاج صیاد الدین محمد صاحب نے شریک ہو کر اس وفد کا ہاتھ بٹایا۔

مجلس نے بغرض سہولت انتظام ہر شعبہ کے لیے حسب ذیل مجلسین مقرر کیں (۱) مجلس  
استقبال مسلمان (۲) مجلس تعمیر بنیال (۳) مجلس مہانداری (۴) مجلس قیام مسلمان (۵) مجلس انتظام  
سواری

سب سے بڑی خصوصیت مدراس کے اجلاس کی یہ تھی کہ مجلس نے بیرونی نجات سے آنے  
والے تمام حضرات کے خورد و نوش کا بلا معاذ غنم نظام کر دیا تھا اور بڑی مٹ میں ایک ایسے

مکان کا انتظام کیا تھا جہاں اپنے کہانے پینے سے فارغ ہو کر نہایت آسانی کے ساتھ  
مہمان اجلاس میں شریک ہو جایا کرتے تھے مجلس استقبالی جناب وی محمد عبدالشکور صاحب بہادر  
کا دلی شکر یہ ادا کرتی ہو کہ انھوں نے اپنا وسیع مکان ضیافت مہمانوں کے لیے خالی کر دیا اور  
خود مجلس مہانداری کے روح رواں بن گئے۔

## مجلس مہانداری

اس مجلس نے جس شوق و ذوق سے مہمانوں کے ساتھ اپنے مراعات کا اظہار کیا اور جس  
محنت کے ساتھ اس کام کی تکمیل کی اس کا مجلس استقبالی عترت کرتی ہو اور نگارے جناب عبدالرحمن  
صاحب جناب ویلور شیخ احمد صاحب جناب بیالیم عبدالقدوس صاحب جناب چوہدری  
چندان میان صاحب جناب دادے عبدالقدوس صاحب جناب مولوی یونی محمد ابراہیم  
صاحب جناب حاجی غلام تفسلی صاحب جناب مودی عبدالحق صاحب لتوری قابل ذکر  
ہیں جنھوں نے اجلاس سے چند ہفتے قبل ہی اپنے کاروبار چھوڑ کر اس خدمت کو ادا کرنے  
میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جناب الحاج حکیم عبدالغفری صاحب بہادر جناب چوہدری  
حاجی زین العابدین صاحب نغمان مجلس مہانداری اپنے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے میں  
کو تا ہی نہیں کی۔

## مجلس تنظیم قیام مہمانان

اس مجلس کے جو شیلے ارکان جناب الحاج محمد عبید اللہ بادشاہ صاحب بہادر جناب حکیم  
الحاج محمد عبدالواحد صاحب جناب حکیم الحاج عبدالقادر صاحب بہادر جناب مولوی عبدالواحد



صاحب عاشق قابل شکرہ بہن جنھوں نے اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں بڑی مستعدی سے کام لیا۔ جناب مولوی حاجی محمد اسحاق صاحب ساکن بچاؤ رہ نے جناب ساہوکار حاجی محمد بادشاہ صاحب مرحوم کی عالیشان حویلی میں رات اور دن رہ کر مہمانوں کے آرام و آسائش کے اسباب کی فراہمی میں نہایت اہتمام کے ساتھ کام کیا۔ مجلس تنہائی جناب الحاج خان بہادر محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب بہادر سابق سفیر دولت عثمانیہ کا تہ دل سے شکرہ ادا کرتی ہو کر انھوں نے اپنی سہ منزلہ کوٹھی جو احاطہ مسجد الاجاہی میں واقع ہو مہمانوں کے قیام کے لیے مجلس کو عنایت فرمائی۔ سیطخ جناب حکیم الحاج محمد عبدالواحد صاحب کا شکرہ ادا کیا جاتا ہو جنھوں نے قدیم حویلی مدرسہ اعظم کو مہمانوں کے لیے خالی کر دیا۔ جناب ساہوکار محمد ولی اللہ بادشاہ صاحب بہادر نے اپنا عالیشان پچھلے بجگڑ مہمانوں کے قیام کے لیے عنایت فرمایا۔ حسین جناب ضلع اجلاس ندوۃ العلما و دیگر مشاہیر علمائے قیام فرمایا۔ جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب بہادر آخری پریسڈنسی مجسٹریٹ نے بھی اپنا شان دار بجگڑ علمائے قیام کے لیے آراستہ کر دیا تھا جس میں عالیجناب ناظم صاحب ندوۃ العلما و دیگر علمائے کرام قیام فرما تھے ان دونوں صاحبوں نے علما کی راحت و آرام اور خدمت گزاری میں بیحد حصہ لیا جس کا مجلس شکرہ ادا کرتی ہو۔

## مجلس نظام سواری

اس مجلس کے ارکان جناب سید عبدالقادر صاحب جیلانی اور جناب سید یوسف صاحب فرزند جناب سید اسماعیل صاحب مرحوم سوداگر ہر قابل تحسین و آفرین ہیں اور ان کی سرگرم خدمتوں کو مجلس نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہو آخر الذکر صاحب نے نہایت جانفشانی کے ساتھ سواریوں کا اہتمام کیا اور ہر ایک سائین و قیام گاہ میں سواریوں کی ایسی ترتیب دیدی تھی کہ

جس سے مہمانوں کو بڑا آرام ملا۔ علیجناب خان بہادر قادری نواز خان صاحب کی مجلس شکر گزار ہو کر جنھوں نے اپنے کارخانے سے دو بڑے بڑے موٹر بلا معاوضہ عنایت فرمائے جن کی وجہ سے بڑی سہولت ہوئی۔ جناب محمد موسیٰ حاجی محمد ابراہیم سیٹھ صاحب جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب حاجی عبدالرحیم صاحب نے اپنی اپنی موٹر گاڑیاں مہمانوں کی آمد و رفت کے لیے دیدی تھیں جناب سی عبدالکلیم صاحب بہادر خازن مجلس اپنی موٹر گاڑی چند ہفتے پہلے ہی سے مجلس استقبالیہ کو عنایت فرمائی تھی جس نے دفتر کے کام میں بڑی مدد دی۔ لہذا ان تمام صاحبوں کا مجلس شکر یہ ادا کرتی ہو۔

## مجلس تعمیر پنڈال

اس شعبہ کے مستند جناب خطیب عبدالرشید صاحب بہادر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا کسی طرح بیجا نہ ہوگا۔ کہ جن کی نگرانی سے پنڈال ایسا عالیشان اور خوشنما بنایا گیا تھا جس کی مثال نہ وہ علما کی تاریخ میں نہیں مل سکتی جناب مولانا عبدالحسان صاحب بہادر بھی وقتاً فوقتاً اُس کی طرف اپنی خاص توجہ تو جسمند دل فرماتے رہے اور ایسے ہوشیار و لائق آدمی کو کنٹرکٹ دیا تھا کہ جس نے نہایت مقصادی طور سے اُس کی تکمیل کی۔ جناب محمد عبدالرزاق صاحب بنگلہ داری کنٹرکٹر کا نہ صرف مجلس استقبالیہ بلکہ مجلس ندوۃ العلما کو بھی اُنکا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس پنڈال کی مختصر کیفیت یہ ہے: پیپلس پارک کے احاطہ میں سو تھ انٹرن اٹھلٹک اسوشیٹ کے وسیع اور خوشگوار قطعہ میں پنڈال بنایا گیا تھا جس کا طول ۸۰ فٹ اور عرض ۹۰ فٹ تھا۔ صدارت دروازہ جانب شمال تھا جس کے دونوں جانب دروازے بنائے گئے تھے اُن کے اوپر مصبوعی گنبد اور پہلوؤں میں چھوٹے چھوٹے مینارے اس کی خوبصورتی اور شان کو دوبالا کرتے تھے۔

جنوبی حصہ میں صدر دروازے کے مقابل ایک نہایت عمدہ اسٹیج تعمیر کیا گیا تھا جس پر پانسو کرسیاں سہولت کے ساتھ رکھی جاتی تھیں۔ پنڈال کے چاروں طرف جالدار کمانیں نصب کر دی گئیں تھیں جن کی وجہ سے ہوا کی آمد و رفت بہت اچھی تھی۔ کم و بیش تین ہزار کرسیاں پنڈال کے اندر رکھی گئی گئیں تھیں راتوں کو جب کہ وعظ کے جلسے ہوتے تھے ہر چار سمت گیس کی روشنی کرا دی جاتی تھی جس کی وجہ سے پنڈال بے نور بن گیا تھا۔

## دفتر مجلس استقبالی

مجلس کا دفتر جناب مولانا عبد سبحان صاحب بہادر سکریٹری محلی تجارتی کوٹھی نمبر ۳۴ گڑگلی کے بلاخانے پر تھا۔ ہم جیتنے تک دفتر نے اپنے علمی کام کو نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ پورا کیا تاخواہ پانے والے ملازموں کے سوا جو ہنگامی طور پر مقرر کیے گئے تھے بعض ارکان مجلس نے بھی امدادی۔ جناب مولوی عبد الحمید صاحب شریاٹ طیر قومی رپورٹ، جناب حکیم عبد الحمید صاحب، جناب مولانا عبد الوہاب صاحب جناب آبدار عبد الستار صاحب نے بڑا حصہ لیا۔ اجلاس سے چند روز قبل جناب آبدار شریف صاحب سکریٹری انجمن نقشبندیہ بنگلور نے مدراس اگر دفتر کے کام میں حصہ لیا اتنی صاحبہ کا مجلس استقبالی خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہو۔

## والنیر کورس ندوۃ العلماء

مدرس کے تمام مسلمان طلبہ جو انگریزی دیگر مدراس میں تعلیم پاتے ہیں

اس خدمت کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ مجلس کی طرف سے لالی ہال میں ایک عام جلسہ طلبہ کا بغرض ترتیب جماعت النذر کو رس مقرر ہوا تھا جسکی صدارت جناب سی عبدالحکیم صاحب بہادر خازن مجلس نے کی۔ جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بی۔ اے ایل بی۔ اے مترجم ہائی کورٹ مد اس نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس خدمت کی ضرورت اور اہمیت بتلائی جناب مولانا عبدالحکیم صاحب بہادر نے طلبہ کو توجہ دلاتے ہوئے اس کام کی غریب دلائی اس جلسہ میں ڈیڑھ سو سے زیادہ درخواستیں جمع ہو گئیں جسکی تعداد بڑھتے بڑھتے طوعاً و نہیاً ہوئی گئی، جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بالاتفاق کیپٹن اور جناب عبد الغنی صاحب بی، اے، نائب کیپٹن معتمد ہوئے۔ تقریباً بارہ لغٹنٹ مقرر ہوئے جنھوں نے اپنا اپنا علیحدہ ڈیویژن مقرر کر لیا۔ ان تمام والنشر کو ریشمی پھولوں کے نشان دیے گئے۔ والنشر نے ہر شعبہ میں اپنی اپنی نمایاں خدمات اسلامی کاثبوت دیا۔ خاص کر اجلاس کے مقام میں دن اور رات اپنے ادا سے فریضہ میں منہمک نظر آئے تھے سب بڑی بات یہ تھی کہ انھوں نے نہایت اتفاق اور یکجہتی سے اس خدمت کو کامیاب کر دکھایا۔ اسکا صلہ عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب کیپٹن و جناب عبد الغنی صاحب نائب کیپٹن کو ملنا چاہیے جنھوں نے نہایت ثابتگی سے اس جماعت کی ترتیب دی جس سے اجلاس کے انتظام میں نمایاں مدد ملی۔ ایک اور بات قابل یادداشت ہے کہ اپریل کا مہینہ از اول تا آخر انٹر میڈی بی، اے اور بی ایل کے امتحانوں کا تھا تمام طلبہ کو اپنی تعلیم میں مصروف رہنے کی ضرورت تھی؛ وجود اسکے انھوں نے اپنی تعلیمی ہلک کو بھی سنبھالا اور قومی خدمت بھی انجام دیتے رہے جسکا مجلس اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف کیپٹن و نائب کیپٹن صاحبان کا بلکہ ہر ایک والنشر صاحب کا شکر ادا کرتی ہے۔

## اردو اور انگریزی پریس کا شکریہ

سب سے پہلے جناب سید عبدالقادر صاحب لک: "اڈیٹر مخبر وکن" جناب مولوی عبداللطیف صاحب لک: "اڈیٹر جریدہ روزگار" جناب مولوی عبدالمجید صاحب شرما لک: "اڈیٹر قومی رپورٹ" کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے وقتاً فوقتاً ندوۃ العلماء کے مقاصد اور اغراض کی اشاعت میں پوری پوری مدد دی مجلس استقبالی کے مضامین و روداد وغیرہ کے طبع کرنے میں کوتاہی نہیں کی اس طرح مدراس میل، مدراس ٹیس "ہندو" "سودیسی مترن" انڈین پٹریٹ نیو انڈیا وغیرہ اخباروں کا شکریہ کرنا بھی مجلس کا ایک فریضہ ہے۔

## غیر مسلم ہندو برادران

مجلس اُن ہندو بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کرنا نہایت مناسب سمجھتی ہے جنھوں نے مجلس کی دعوت قبول کر کے اجلاس میں اپنی شرکت سے ایک علمی اتحاد کا ثبوت دیا جس کے اسمے اگر امی اس رپورٹ میں داخل ہیں۔

سب سے پہلے کہ مجلس سائے شہر کے روشن خیال و بیدار مغز افسر جناب ریٹیج صاحب چادر پولیس کمشنر مدراس کا خصوصی کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہے کہ جنھوں نے نہ صرف اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق بڑھائی بلکہ نہایت کشادہ دلی سے اس جماعت علماء کے ساتھ اپنی ملی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

## مخالفیت

اس بات کا ایک مضمون خیال پیدا ہو گیا تھا کہ گزشتہ اجلاس ندوۃ العلماء کی طرح

اسوقت بھی اسکے ساتھ مخالفت کی جائے گی۔ مگر مجلس نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ اس کام کو نبھایا کہ کسی قسم کی مخالفت نہ اہل شہر کی طرف سے ہوئی اور نہ علماء مدرس نے کی۔ اگرچہ بعض مفسدہ پروازوں نے خفیہ طور سے سرکاری عہدہ داروں کو اس کی نسبت کچھ لکھا مگر اس کا انتہائی اثر یہ ہوا کہ اگلے سرکاری عہدہ داروں نے اس کام کی تائید کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجلاس نہایت کیسیابی اور سکوت کے ساتھ ہوا۔

ہذا مئس ذوابہ غلام محمد عثمان والا جاہ بہادر کے۔ سی، امی، ای، جی، سی، آئی ای پرنس آف اراکٹ مدرس نے اجلاس کے ساتھ پوری ہمدردی فرما کر اپنے شاہانہ اشارہ کا اظہار فرمایا اور ۹ تاریخ کے اجلاس میں اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

## گورنر صاحب مدرس کا شکریہ

ہذا کسلسنی عالیجناب گورنر صاحب بہادر مدرس مجلس استقبالی نے نہایت ادب کے ساتھ اجلاس میں وقت افزہ ہونے کی دعوت دی تھی ہذا کسلسنی مدوح نے خوشی کے ساتھ آنے کا وعدہ بھی فرمایا مگر افسوس یہ کہ عین موقع میں حضور مدوح کو ایسی ضرورت پیش آئی کہ خود اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے مگر اپنی ہمدردی کا اظہار ایسے شایستہ الفاظ میں ظاہر فرمایا جو حضور کے اس خط سے روشن ہے جو اس رپورٹ میں مندرج ہے۔

## بیرونجات میں بلچل

مجلس استقبالی نے جب اپنے مطبوعہ رسالے وغیرہ بیرونجات کی اسلامی انجمنوں وغیرہ کو بھیجے تو رہبان بڑی بلچل شروع ہوئی اور ہر مقام سے خیر مقدم کے خطوط آنے لگے سب سے

پہلا مقام جہان عملی کام کی بنیاد رکھی گئی مچھلی بندرہ جو مداس کے جانب شمال واقع ہے جہاں  
 مولانا غلام محمد صاحب شملوی سفیر ندوہ نے سب سے پہلے اپنا دورہ یہیں سے شروع کیا۔  
 اہل اسلام مچھلی بندرہ کو ڈی واڑہ و بچواڑہ نہایت مستعدی کے ساتھ مولانا سے موصوف کو مدد دی  
 اور ایک معتد بہ رقم مجلس کے لیے فراہم کی اور ندوۃ العلماء کو بھی عطیے بھیجے جسکی تفصیل بہت  
 میں درج ہے۔ جناب شاہ حاجی مولوی محمد عبدالرحیم صاحب صدیقی وکیل پانچوچ نے جو اتفاقات  
 حیدرآباد سے مچھلی بندرہ آگئے تھے مولانا سے موصوف کو بڑی مدد دی۔ جناب محمد عثمان شریف  
 صاحب سکرٹری انجمن نور الاسلام مچھلی بندرہ جناب سوداگر عبدالعظیم صاحب نے بچواڑہ جاگیردار  
 جناب غلام محی الدین صاحب بہادر رئیس بچواڑہ جناب عبدالوہاب صاحب جناب  
 عبدالسلام صاحب اسکے علاوہ جناب پاک تنی حاجی بادشاہ صاحب کپینی تاجران بچواڑہ اور  
 دوسرے معزز حضرات نے اس کام میں بڑی بڑی حصہ لیا۔ نورمین محزون لٹریری سوسائٹی نے  
 بڑی مدد دی۔ ویلو خاص طور سے شکریہ کا مستحق ہے کیونکہ یہاں کی انجمن تعلیمی کے جو شیلے سکرٹری  
 جناب عبدالغنی صاحب بی۔ اے۔ پکھرا پولیس ٹریننگ اسکول ویلور اور جناب حکیم محمد ظہیر الدین  
 صاحب سکرٹری انجمن فہم المسلمین ویلور نے باہم مل کر نہ صرف چند ہی فراہم کیا بلکہ ایک بڑا عام  
 جلسہ بھی کرایا جس سے مقاصد و اغراض ندوۃ العلماء کی اشاعت ہوئی۔ اس جلسہ کی صدارت  
 حضرت مولانا سید شاہ عبداللطیف صاحب حسینی قادری قبلہ مدظلہ العالی سجادہ خانقاہ قطب  
 ویلور نے فرمائی۔ حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ محی الدین صاحب قادری چیدہ صدر مدرس  
 مدرسہ لطیفہ و حضرت مولانا مولوی عبدالجبار صاحب صدر مدرس مدرسہ باقیات صالحات ویلور نے اپنی  
 اپنی فاضلانہ تقریروں سے لوگوں میں ایک جوش پیدا کروا جس کا بڑا ابھاری اثر ہوا۔ ویلور جیسے  
 مقام میں جو کچھ چند جمع ہوا ہے اسکا بین ثبوت ہے جناب حکیم میر عارف علی صاحب دام فاضل جناب

حاجی نعمت اللہ صاحب ذاکر و جناب محمد ہدایت اللہ صاحب ذاکر نے بھی اس کام میں بی مددی بنگلور میں جس اخلاص مندانہ طریقے سے ندوۃ العلماء کی سچی خدمت اور بہمدی کی گئی اسکا ذکر کرنا ہمارا فرض اولین ہر بیرونیجات سے جو حضرات ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شرکت کے لیے آئے ان میں سب سے بڑی تعداد مسلمانان بنگلور کی تھی بنگلور کے مسلمانوں کی دینی حمیت و اخت و درود راز مقاموں میں مشہور ہوا اس پر حضرت مولانا مولوی قاری الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب قبلہ چشتی دام فیضہ کا اجلاس سے چند ماہ قبل بنگلور میں اقامت فرمانا اور پھر حضرت مولانا علامہ صاحب شملوی دام فیضہ سفیر ندوۃ العلماء کا دہان درہ کرنا سونے میں سہاگے کا کام دے گیا۔

سب سے پہلے ہم جناب متولی احمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی ان بھاک کو شششون سے ایک معقول رقم چندہ کی جمع کی جس سے ممبروں کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ جناب مودی عبدالغفور صاحب تاجر چرم و رئیس بنگلور نے اپنی فطرتی جوش کلامیان اثر دکھایا جلسہ تنقابی کے لیے چندہ جمع کرنے کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ ہزار کی رقم علمیہ طور سے ندوۃ العلماء کے لیے وصول کی اس سے پہلے بھی انہوں نے کئی بار ندوۃ العلماء کو معقول رقموں سے مددی ہر بنگلور میں ایک ہی بزرگ مذہب کی مشن چلانے والے ہیں۔ دوسرے اور حضرات نے بھی اپنے اپنے حوصلہ کے موافق مددی کو لارگو کر دیا۔

عالی جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی رکن انتظامی ندوۃ العلماء اور ان کے لایق بھیجے جناب آصف بادشاہ صاحب نے چندہ جمع کیا۔ نواب صاحب موصوف نے ندوہ کے تمام کاموں میں خاطر خواہ حصہ لیا۔

## ملک ملیبار میں پیل

اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ملک ملیبار کے علما و دیگر حضرات بھی



اس میں حصہ لیا اور شریک اجلاس ہے۔ صوبہ مدراس کی کل مسلمان آبادی کا دو تہ حصہ ملک ملیبار میں ہر اسلام نے سب سے پہلے ملیبار کے ملک پر اپنی روشنی ڈالی اور ایک نئے حصہ آبادی کو اپنے دامن فیض میں لے لیا۔ اس حصہ کے مسلمانوں میں اب تک ہی اسلامی پیش و خروش ہو جو خیر القرون میں تھا۔ جنوبی اور شمالی حصے کے مسلمانوں کو ملک ملیبار کے مسلمانوں سے صرف منارت زبان کی وجہ سے وہ اتحاد و اختلاط نہیں ہے جو ہونا چاہیے تھا۔ مگر اب خدا کا شکر کہ وہاں بھی زبان اردو اپنا سکہ جا رہی ہو اور اردو سمجھنے اور بولنے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ ندوۃ العلماء کے اجلاس میں ملیبار کے لوگوں کی شرکت نے اس بات کا ثبوت دیدیا اور یقیناً اسکی امید دلادی کہ بہت ہی قریب زمانے میں اس ملک اور دوسرے ملکوں سے بڑا ربط و ضبط پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مولانا شیخ محمد مباح ہمدانی صاحب ملیبار کے مشاہیر علماء سے بین جنھوں نے بڑے ذوق کے ساتھ ندوۃ العلماء کے تمام اجلاس میں حصہ لیا اور ایک ملل عربی تقریر کی جو رپورٹ میں بھی چھپی ہو اس کے بعد جناب مولوی کنجی احمد صاحب نقوی ہاکن لچری بین جنھوں نے بڑی کوشش سے ممبر سرائم کیے اور خود اجلاس میں شرکت کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ آپ کا عربی قصیدہ جو اس رپورٹ میں چھپا ہو وہ اس بات کی دلیل ہو کہ کو عین ٹراؤنکو کلیکٹ وغیرہ کے مسلمان بھی اجلاس میں شریک ہے۔ حیدرآباد میں طاعون کی وجہ سے ایک عام پریشانی پھیلی ہوئی تھی اور بالیان بلدہ شہر سے باہر نکل گئے تھے باوجود اس کے بہت سے حضرات حیدرآباد کے جلسہ میں شریک ہے۔

ترجما ملی میں جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب سابق ممبر لچریٹو کونسل مدراس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہو جنھوں نے وہاں کے مسلمانوں کو مقاصد و اغراض ندوۃ العلماء سمجھا اور چندہ جمع کیا۔ جناب خان صاحب شیخ اسماعیل صاحب نے بھی چندہ جمع کیا۔

اسکے سوا جو بی ہند کے مختلف مقامات جیسے گنٹور، نور، کٹریہ، کرنول، بلہاری، مدرہ  
تجاور، ناگور وغیرہ کے بہت سے مسلمان جمع ہوئے۔

جناب شیخ احمد صاحب یوری جو ندوۃ العلماء کے قدیم ہمدرد اور خیر خواہ تھے اجلاس  
کے دو مہینہ کے بعد انتقال کیا جس کا مجلس کو سخت افسوس ہو جس بقالی مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا  
اور اُن کے فرزندوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہو۔

مجلس استقبالی کی سدرجہ بالا رداد سے ہمارے ناظرین نے اندازہ کیا ہو گا کہ مسلمانان  
مدراس کے ہر طبقے نے کس مستعدی و گرم جوشی سے ندوۃ العلماء کے اجلاس کو کامیاب بنانے  
کی کوشش کی اور کس فیاضی و سیریشی سے فرائض مہمانداری کو ادا کیا گیا اس دفعہ برادران  
مدراس نے اس سر و مہری کی پوری تلافی کر دی جو مدراس کے پہلے اجلاس میں برتی گئی تھی۔  
برادران مدراس کا ارادہ تھا کہ اس دفعہ صدر انجمن کا پرچوش استقبال کریں گے  
لیکن چونکہ جناب صدر انجمن علالت طبع کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اسلئے ان کو اپنے جوش  
و خروش کے اظہار کا موقع نہ ملا تاہم انھوں نے مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء  
اور حضرت مولانا سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم ندوہ کا اُن کی تشریف آوری کے وقت  
اسٹیشن پر استقبال کیا اگرچہ عام طور پر اطلاع نہ دینے کی وجہ سے مجمع زیادہ نہ تھا تاہم مدراس  
کے تمام سربراہان و اصحاب اور اڈیٹران اخبار جن کو اطلاع ہو سکی اسٹیشن پر موجود تھے حضرت  
مولانا حاجی شاہ محمد سلیمان صاحب حبشی قادری بھی جو پہلے سے مدراس میں قیام فرماتھے اسٹیشن  
پر تشریف لائے اور آپ نے پھولوں کے دو خوبصورت ہار اپنے ہاتھ سے دونوں معزز مہمانوں  
کے گلے میں ڈالے اس کے بعد یہ محترم مہمان موٹروں میں قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مجلس استقبالی کی مختصر روداد بیان کرنے کے بعد اب ہم اختصار کو نظر رکھ کر سالانہ اجلاس کے

حالات قلمبند کرتے ہیں۔

## پہلا اجلاس بمقام میپس پارک

۷۔ اپریل ۱۹۷۱ء مطابق ۴ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ روز شنبہ

انجے سے انجے تک

آج انجے ندوۃ العلماء کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا، مقامی اخبارات کا اندازہ ہو کہ اس وقت تین ہزار سامعین ہنڈال کے اندر موجود تھے، اسے پہلے مولوی شاہ حسین بن خلف حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پلواری نے نہایت مؤثر و بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کی جسکو حاضرین نے ادب و سکون سے سنا بعد ازاں آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب صدر مجلس استقبالی نے اپنا خطبہ افتتاحیہ اردو زبان میں سنایا جو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں چھاپ کر اجلاس میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

## خطبہ افتتاحیہ عالیجناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب جماعت استقبالیہ

حضرات اراکین ندوہ!

میں نہایت فخر و خوشی کے ساتھ منجانب مسلمانان جنوبی ہند آپ بزرگوں کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ مجمع کثیر جو اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں خود اسکا شاہد ہے کہ یہاں آپ کی تشریف آوری کس قدر مبارک اور اہم شان خیال کی جاتی ہے۔

آپ میں سے اکثر اصحاب دور دراز سفر کی صعوبت برداشت فرما کر یہاں تک

تشریف لائے ہیں میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی مشہور و معروف مجلس کے خیالات حمیدہ کی پیروی کرنے اور ان سے مستفید ہونے میں اس صوبے کے باشندے دیگر صوبہ جات کے لوگوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہاں سے واپس تشریف لیجانے کے وقت آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی محنت و مشقت ضائع نہیں ہوئی ان شاء اللہ کا بیضیع عمل عامل منکم مجھے اس صوبے میں کئے ہوئے آٹھ سال سے زائد عرصہ ہوا ہے اور میں اپنی ذاتی واقفیت اور تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر باشندگان صوبہ مدراس کی حمیت اسلامی اور خیالات ہمدردی کو تحریک نہ کیا جائے تو یہ اپنی بلند جوصلگی اور فرخ دلی کا پورا ثبوت دے سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان حضرات کو نہ صرف اسلامی تواضع اور لوازم ہمانداری کا پورا پورا احساس ہو بلکہ اُس قدر وسعت کا بھی کماحقہ خیال ہے جسکے وہ مقتدر شاہیر علما جو ہمارے یہاں چند ایام کے لیے تشریف لائے ہیں مستحق ہیں۔

برادران اسلام۔ بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ ندوۃ العلماء کا اجلاس مدراس میں منعقد ہوا تھا۔ گو کہ آپ کے محترم مہمان نہایت فصیح و بلیغ پرانے میں خود اپنی تشریف آوری کا مقصد و غایت بیان فرمائیں گے۔ لیکن یہ بیجا نہ ہوگا کہ اگر میں اس صوبہ کے جمہور مسلمانوں سے ندوۃ العلماء کے تعارف کے طور پر عرض کروں۔

ندوۃ العلماء علماے اسلام کی ایک انجمن کا نام ہے جسکی بنیاد ۱۸۹۲ء میں پڑی

اسکے خاص اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

اول۔ مدراس عربیہ کی تعلیم کی اصلاح اور ترقی۔

دوم۔ رفع نزاع باہمی و خصوصاً دینی۔

سوم۔ اصلاح معاشرت۔

چهارم۔ اہل اسلام کی بہبودی عام اور تبلیغ اسلام۔

سیاسی معاملات میں دخل نہ دینا اور ان سے بالکل بے تعلق رہنا ہمیشہ اسکا مسلک رہا ہو۔ اعلیٰ سرکاری افسروں نے بھی بارہا تسلیم کیا ہے کہ ندوہ کو سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں جو اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ خود سر جان ہیوٹ جیسے حاکم اعلیٰ نے صوبجات متحدہ کی لفٹنٹ گورنری کے دوران میں ندوۃ العلماء کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس وقت ندوۃ العلماء کی عمر شاہد قریب ایک سو بیس صدی کے ہو اور وہ نہایت صداقت سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس عرصہ دراز میں ہندوستان کے سیاسی مطلع پر اس کا اثر سے کوئی غبار نہیں آیا جتنی کہ اس ہیبت جنگ کے دوران میں بھی جس نے بنی نوع انسان کی بیخ و بنیا تک کو ہلادیا ہے یہ انجمن کمال استقلال اور امن امان کے ساتھ اپنے روحانی فرائض کے انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہی ہو اور نہایت استقامت کے ساتھ فاسد اثرات کی مدافعت کی کوشش کرتی رہی ہو۔ ملک معظم اور گورنمنٹ کی وفاداری میں اس پر کبھی کسی طرح کا شک و شبہ نہیں کیا گیا اور نہ کیا جاسکتا ہے۔

ندوۃ العلماء کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمانان ہند میں روحانی قوت کو مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ عرب، ترک، ایرانی اور مغل جیسی متضاد طبائع اور مختلف اقوام جو بعض تو ابھی جشی ہی تھیں اور بعض زوال پذیر تھیں دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے ہی تہذیب و تمدن کی بانی و رہنما ہو گئیں۔ مگر اب ہم نہایت درد و الم سے دیکھتے ہیں کہ جیسے ہی مر قش ایک اور کوہ قاف سے وسط افریقہ تک تمام مسلمان اقوام ایک عجیب بے حس اور ادبار کی حالت میں گرفتار ہیں۔ علماء سے دین پہلی ترقی کی یقیناً یہی وجہ بتائیں گے کہ ادواکل میں دین اسلام ان لوگوں کی زندگی پر ایسا حاوی ہو گیا تھا کہ آٹا ٹائٹا ان کی کایا پٹ دی۔ اسی طرح

جذبہ اسلام کی کمی نے مسلمانوں کو موجودہ ناگفتہ بہ حالت تک پہنچا دیا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ گمان بالکل درست ہو مگر اس سے مطلب یہ نہیں ہو کہ اس نوالہ و  
خطا طام کے اور بھی اسباب تھے لیکن اس وقت ہم کو اُن دوسرے اسباب پر غور کرنے کی ضرورت  
نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زندہ علماء مسلمانوں میں اس قدیم قوت نہضتہ یا جذبہ کو دوبارہ زندہ کر دینے کا  
تواہش مند ہے۔ اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے زندہ کا پہلا فرض یہ ہے کہ قوت نہضتہ کی صحیح کیفیت دریا  
کرے اور ایسا کرتے وقت اُن سطحی اور عارضی خصوصیات کو سر دست نظر انداز کر دینا چاہیے جو کوئی  
ہو کہ ضروری ہو گئے ہوں مگر اسلام کے اعلیٰ جوہر نہیں مانے جاسکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ اچھے مٹری  
ویر کے لیے اس مسئلہ پر صرف مذہبی خیال سے بلکہ فلسفیانہ نظر سے بھی غور فرمائیے تو بلاشبہ آپ  
اُن ہر دو صورتوں سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچیں گے خدائے رحیم و کریم کی وحدانیت کا اعتقادِ ہلام  
کا اصل اصول ہے۔ اور آپ میرے ساتھ اس امر پر اتفاق کریں گے کہ دو عظیم الشان خدمات جو اسلام  
نے کیں یہ تھیں۔

اول۔ اُس نے عقل انسانی کو ادھام اور باطل پرستی سے بالکل آزاد کر دیا اور

دوم۔ اس کے آئین و قوانین نے بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کا

عملی سبق سکھایا۔

اسلام نے جو دنیا کی اول الذکر خدمت کی اسکو زمانہ محال کی مادی اور عقلی انکشافات

نے دنیا کی نظروں سے ایک صدمہ اٹھل کر دیا ہے۔ لیکن فی الحال ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اپنی بُرائی  
ترقیات اور کمالات پر فخر کریں۔ بلکہ اس وقت ہمارا اصل فرض یہ ہے کہ اُسکی پوری اور نہضتہ تحقیق  
کریں کہ کیا فی زمانہ خود مسلمان اُن ہلک اثرات کا شکار نہیں ہو رہے ہیں جو ایم جاہلیت کے  
ادھام پرستی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

آپ اس بارے میں ضرور میرے ہم خیال ہوں گے کہ اسلام عقل پر مبنی ہو لیکن یہ کیا  
 پیچ نہیں ہو کہ ہم نے مدت دراز سے اس عقل کو ناسخ کر دیا ہے اور بظلمات اس کے اسطوار  
 اسکے مقلدین کی منطق کو عقل پر ترجیح دیکر اسلام کی اصلیت سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اس  
 نون الحکار کر سکتا ہے کہ عقل انسانی جو خدا تعالیٰ کی بزرگ ترین نعمتوں میں سے ہے اور  
 بالطبع ایک لامتناہی ترقی کی قابلیت رکھتی ہے۔ وہ بہ نسبت زمانہ وسطیٰ کی منطق و بلاغت سے  
 زیادہ کارآمد ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو پوری طرح اور نہایت صاف دلی سے  
 تسلیم کر لیں کہ عقل کے لیے حدود مقرر کرنا ایسے ایک خاص دائرے میں مقید کرنے کی  
 کوشش کرنا اسکے وسعت و فشر کے ملکہ کو نیست و نابود کرنے کی ہم معنی ہے۔ اگر کسی کو صداقت  
 پرستی کا دعویٰ ہو تو وہ ہرگز اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اب سے تین چار صدی قبل مسلمانوں  
 میں تحقیق و تدقیق کا ادہ بالکل سلب ہو چکا ہے۔ آج ہماری داعی حالت یہ ہے کہ گویا بتائے باقدیم  
 ہی میں ہیں۔ ایسی قوم کی ترقی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی جو اپنے زمانے کے حقایق امور اور  
 حالات اور کیفیات سے دیدہ و دانستہ واقف ہے جو اپنی زندگی کو ایسے اقوال کے مطابق بنانے  
 کی کوشش کرے۔ جواب سے ایک ہزار سال قبل کسی کے قلم سے نکلے تھے وہ علما اور حکماء  
 وسیع تخیلات رکھتے ہوں لیکن بیسویں صدی عیسوی کے حالات زندگی کا اندازہ ہرگز نہیں کر سکتے  
 میرے ان الفاظ سے آپ کو کسی قسم کی غلط فہمی نہونی چاہیے۔ حاشا وکلامیرا شاقح زنی نہیں ہو بلکہ عکس  
 اسکے تمام علمائے سلف کی میرے دل میں نہایت درجہ عظمت ہے۔ اور نہ آپ یہ خیال کیجیے گا کہ  
 میں ان کے اقوال کو کم قدر سمجھتا ہوں۔ مگر کیا پیچ نہیں ہے کہ ہم فی الواقع اپنی حد سے بہت تجاوز  
 کر گئے ہیں اور ان کو ہر امر میں حقیقۃً مبرا از خطا تصور کرتے ہیں حالانکہ ہم اسکے مجاز نہیں ہیں سو  
 خدا سے پاک کے اور دینی امور میں جناب سالتنا علی الصلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذات کو مبرا از خطا

سمجھیں اچھا بخلی و صیب ہمارے دینیات کا اصول ہو پھر انکی کیا وجہ ہو کہ ہم اپنی  
 روزانہ زندگی میں اپنے ہر فعل و عمل کے لیے نوین یا دسویں صدی کے کسی نہ کسی منصف کے اقوال کو  
 اپنا نصب العین بنالیتے ہیں اور اپنی زندگی بھر اسی پر عمل پیرا رہتے ہیں اور اسی سے اسناد کرتے  
 ہیں؟ اکثر اوقات تو ان کے ذاتی اور صحیح اقوال دستیاب ہوتے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں تب ہم یہ وہ  
 اختیار کرتے ہیں کہ کڑی کی طرح عجیب و غریب منطق سے غیر موزون اقوال کے تار و پود کے استدلالات  
 کا ایک خاصہ جال اپنے ارد گرد قائم کر لیتے ہیں مگر آپ کو خوب معلوم ہو کہ ان ۲۰ھن البتہ لیلیٰ  
 العنکبوت تو کیا یہ کچھ تعجب انگیز امر ہو کہ ہم خود کو اتنی صدیوں تک منطقی ابحاث و جدوجہد کے فیض  
 اور بے سود بلکہ مضرات میں مقید رکھنے کی وجہ سے ہمارے عقل و ادراک کے قوی بالکل ملت ہو گئے؟  
 یاد رکھیے کہ جب تک خیالات میں آزاد روی نہ ہوگی اور جب تک کہ وہ زندگی کے حقائق امور اور وقت  
 سے اپنا تعلق قائم نہ رکھیں گے وہ نتیجہ خیر نہیں ہو سکتے۔ وقت یہ ہو کہ ہر طرح اسکی کوشش  
 کی جاتی ہو کہ تمام خوبیاں زمانہ ماضی ہی سے منسوب کی جائیں حال کو تھیر و ذلیل فرض کیا جائے  
 اور قوم کے مستقبل کو محض غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے دینیات کو چھوڑ کر دیات میں  
 علوم و فنون میں صنعت و حرفت میں طرز معاشرت میں یہاں تک کہ لباس اور شکل و شباہت  
 کی تفصیل میں جدت طرازی کرنا، و راسی طرح گویا اس بات سے انکار کرنا کہ ہر چیز کی تکمیل کا طریقہ  
 اب سے ہزار برس پہلے بتایا گیا ہو، بعض لوگوں کے نزدیک سعت اور امر مذموم سمجھا جاتا ہو جب  
 کسی قوم کی داغی حالت اس طرح ہر تغیر کے خلاف ہو جائے تو سولے انجاء اور تیر بجی اسخطاط  
 و زوال کے اُس قوم سے اور کچھ امید رکھنا سخت غلطی ہو وہی بزرگان جنگی بیروی کا ہم دعویٰ  
 کرتے ہیں ہمیشہ اس بات کے لیے آمادہ و مستعد تھے کہ اگر وہ کسی سے کچھ بھی اخذ کر سکتے ہیں تو  
 اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خواہ وہ استاد کسی قوم و ملک کا ہو اس بابے میں دیونانی



رومی - زرتشتی اور چینی میں کوئی فرق و امتیاز نہیں کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ وہ خود جلد ہی تمام دنیا کے استاد ہو گئے۔ اب کیا وقت نہیں ہے کہ ہم زمانے سے اس علیحدگی اور کنارہ کشی کو جس میں قوم آجکل گرفتار ہے اور جس سے خطرناک اور مضر نتائج پیدا ہو رہے ہیں اپنے سے دور کرنے کی کوشش کریں اور آوازہ کاسبوا اللہ ہر فانی انا اللہ ہر پر عمل کریں اور پھر دوبارہ اُسی قوت اخذ اور مادہ تحصیل کو اپنے میں پیدا کر لیں جو اسلام کی اعلیٰ ترقی کے زمانے کے خصائص اولین تھے۔ ارباب فہم اور اصحاب غور و خوص جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کی آزاد خیالی اور وسیع نظری کے جوہر پر بہا کو ضائع کر دیا ہے۔ اور اب جو مسئلہ آپ کے سامنے پیش ہے وہ یہ ہے کہ قوم کے لیے اُسے دوبارہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ آزاد خیالی اور وسیع نظری اسلام کا ایک ایسا جود ہے کہ جو اُس سے کسی طرح علیحدہ نہیں کہا جاسکتا اور جس کے بغیر ہم امید نہیں کر سکتے کہ اسلام سے قوم کی حالت کی دستی سربہت کچھ مدد ملے گی۔ اور نہ ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اسلام کی قوت ماسکے آجکل پورے طور پر اپنا اثر کر رہی ہے۔ ہمارے مذہب کے دشمن بھی اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ اس کی تعلیمات کا میلان زیادہ تر اس پر ہے کہ اسکے پیروان میں ارتباط و اتحاد کو ترقی دے جائے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کا اعلان اور اس کی تبلیغ پہلے پہل اہل عرب میں ہوئی تھی اور وہ ایک ایسی قوم تھی کہ جس نے قوم کے خضائل میں خصوصیات قبائل کے علاوہ غایت درجہ کی شخصیت و نفسانیت کا مادہ کہ جو طبعا ہر قسم کی معاشرتی ترقی کا نقیض ہے نہایت محکم طور پر جا گرین تھا۔ ہر شخص جس نے تاریخ عالم کا مطالعہ کیا ہے اسلام کی اُس شان و ارمکامیابی کا اعتراف کرے گا جو اس نے اہل عرب کی اُن ناقص متواتر خصائص کو کئی صدیوں تک مغلوب رکھنے سے حاصل کی تھی بلکہ یہ اسلام کا ایک اہم معجزہ ہے اس کے علاوہ ایشیا و افریقہ کی اور اقوام کا کہ جو سطوت اسلام کے ماتحت آگئی تھیں قریب قریب ایسا ہی حال ہوا لیکن طاقت جسمانی کی طرح روحانی اور اخلاقی قوی کو بھی متواتر مادہ اور تقویت کی ضرورت ہے ورنہ وہ ایک ایک دن بالکل

نہیں ہو جاتے ہیں۔

اب پھر وہی اصلی شکستگی کے آثار مسلمانوں میں شد و مد کے ساتھ اپنا رنگ جاری ہیں۔ پس ایک اور ضروری کام جو آپ کی پوری توجہ کا محتاج ہے یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کی اس حالتِ سقیم کے لیے کوئی مناسب علاج تجویز کریں میری رائے میں فقط اُس کی بُرائیاں بیان کرنا کافی نہیں ہے بلکہ آپ کا تجربہ اور معلومات اس بات کے شاید ہوں گے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں جبکہ یہاں ایک قومی اور باقاعدہ حکومت کا دور دورہ ہے لوگوں میں معاشرت و عصبيت کے خیالات کو رواج دینا ہی اُن کے افعال و اعمال کو تہیہ اور کیسہ کر دینے کا سب سے عمدہ طریقہ ہے۔

اب میں اُن چند خاص خاص امور کا بیان کروں گا کہ جن کے انصرام میں آپ کو اپنی طاقت و ہمت صرف کرنی ہوگی۔ ندوۃ العلماء کے گزشتہ اجلاس میں اُس کے ایک مقتدر رکن نے علماء کی تعداد میں جو سرعت کے ساتھ تنزل ہو رہا ہے اس کا نہایت دردناک خاکہ کھینچا تھا۔ ان کا بیان حقیقت پر مبنی تھا۔ اور ہمارے لیے یہ امر باعث فکر و تشویش ہے۔ پہلے ہم کو اصل حالت کا اندازہ کرنا چاہیے گزشتہ زمانے میں علماء کے خاص فرائض محکمہ قضا اور دینیات سے متعلق تھے۔ لیکن ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب ان کو معاملات سے بالکل سروکار نہیں۔ اور آجکل حکومت کسی خاص مذہب سے علاقہ نہیں رکھتی علیٰ ہذا القیاس آپ یہ بھی امید نہیں کر سکتے کہ لوگ ایسے قانونی امور میں آپ سے مشورہ طلب کریں گے جو عدالتوں کے احاطہ اختیار میں ہیں۔ بہاری فقہ اب صرف چند ہی شعبوں میں نافذ ہے۔ مثلاً نکاح۔ طلاق۔ ترکہ۔ ہبہ۔ وقف اور وصیت اور اس قسم کے مقدمات میں بھی نظائر اس کثرت سے جمع ہو گئے ہیں کہ کسی طرح یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ کوئی قانونی مشعلے کا متلاشی اُن لوگوں کے پاس جائے گا کہ جنھوں نے اننگلو انڈین قانون کا مطالعہ کیا ہو۔ اب علماء کا دائرہ عمل صرف امور دینی تک محدود ہے البتہ عبادات کے متعلق اگر کوئی مسئلہ

پیدا ہو گا تو اس میں لوگ ضرور آپ حضرات سے فتویٰ طلب کریں گے لیکن ایسے مواقع جن میں کسی کو خالص نئی مسائل میں فتویٰ طلب کرنے کی ضرورت ہو یا ذرا دیر سی رہ گئے ہیں میرا تو خیال یہ ہے کہ آپ کو اپنے قیمتی وقت کا بہت کم حصہ دینی مسائل کے جزئیات کے حل کرنے میں صرف کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مگر حاشا اللہ میرا اس قول سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اب ہمیں علوم دین و روایات کی حفاظت کے لیے علما کی ضرورت باقی نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں نے ابھی اپنا خیال ظاہر کیا ہے حق یہ ہے کہ قوم کو ہمیشہ علما کی ایک زبردست جماعت کی ضرورت رہیگی اور میں توفیق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے یہاں ہر زمانے میں اعلیٰ قابلیت اور خصائص حمیدہ رکھنے والے علما نہ رہے تو من حیث القوم ہم کو سخت نقصان پہنچے گا لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے اسانی سمجھ سکتے ہیں اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہمارے علما سے دین کی بہترین لیاقت اور سعی بجاے اسکے کہ محض پیچیدہ اور دقیق مسائل حل کرنے میں صرت ہو اس سے زیادہ وسیع اور مفید امور میں کام لے کر وہ چاہتے ہیں کہ وہ قوم کی نگاہ میں اس مرتبہ وارد ہو کہ دوبارہ حاصل کر لیں جسے وہ کھو چکے ہیں تو انھیں چاہیے کہ قوم کی معاشرتی حالات کی درستی اور اصلاح میں اور بھی زیادہ کوشش کریں مجھے معاف کیجیے گا اگر میں اس ضمن میں یہ عرض کروں کہ جو حضرات اس پیشہ کو اختیار کرنا چاہتے ہیں انھیں یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ اور لوگ اپنی حاجتیں ان کے پاس لائیں بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ خود ان کے پاس جائیں اور ان کی ضروریات کی تفتیش کریں جو لوگ قومی رہنما بننے کی متمنی رہتے ہیں ان سے اکثر تشکایت سُنی جاتی ہے کہ لوگ ان کی اصلی قدر و منزلت کا اندازہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں لیکن اگر اس پر محض سرسری نگاہ سے بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خود یہ امر کہ ایک شخص اپنی قوم کا رہبر بننے کی تمنا رکھتا ہے مگر وہ اس کی پیروی نہیں کرتی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یا تو اس شخص میں وہ اوصاف نہیں ہیں جو ایک رہبر قوم میں ہونا ضروری ہیں

اور اس میں اتنی قابلیت نہیں ہو کہ اپنے خیالات قوم کو سمجھا سکے یا ان کی حاجتوں و ضرورتوں کا اندازہ کر سکے گو کہ مسلمانان ہند میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ مگر وہ اسلام کے نام کے اب بھی دلدادہ ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر علمائے اسلام متفقہ طور پر باقاعدہ اپنے تمام مسائل کو اصلاح معاشرت کے اہم کام میں صرف کریں تو قوم فوراً انھیں اپنا پیشوا اور رہنما تسلیم کر لے گی۔

مدوۃ العلماء نے دارالعلوم قائم کر کے ایک قابل تحسین کام کیا ہے اور سکی و دادوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بنا اور قیام صحیح طرز پر ہے۔ اور ہندوستان کے تمام حصوں کے مسلمانوں سے نہایت فیاضانہ امداد کا مستحق ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ دارالعلوم تسلیم کرتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کے پیچیدہ اور دقیق مسائل کے ضبط کرنے میں تمام عمر صرف کرنا اور یہ بھولنا کہ یہ ایک مذہبان ہر دور دنیا کی ایک بڑی آبادی میں متعمل ہے۔ انسانی عقل و طاقت کی ایک افسوسناک تضییع ہے اور میری یہ رائے ہے کہ منطق اور علم بلاغت کا مطالعہ صرف اس حد تک محدود رکھا جائے کہ جس سے فقہ اور اصول کی کتب کے جملے اور اصطلاحات کے سمجھنے میں مدد مل سکے ان کو اس سے زیادہ اہمیت دینا بیکار ہے۔ یہ دونوں علوم اہل عرب نے اہل یونان اور ارسطو کے عیسائی مقلدین سے اسلئے اخذ کیئے تھے کہ علمائے اسلام انھیں کے حربہ سے مذہبی مباحثات میں کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر سکیں لیکن اس قسم کے طول و طویل مناظرات دنیا کی نگاہ میں عرصہ سے بے قدر و قیمت ہو چکے ہیں۔ بیسویں صدی کے لوگوں کو صرف وہی لائل پسند آتے ہیں جو عقل عامہ اور حقیقت پر مبنی ہوں۔ آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گھنڈو کا ایک دارالعلوم تاملی ہندوستان کی ضروریات کو پورا کر لے گا۔ آپ کو نہ صرف اس صوبہ میں بلکہ دیگر صوبہ جات میں بھی ایسے باقاعدہ مدارس کی ضرورت ہے کہ جو ان لوگوں کو تعلیم دے سکیں جو اپنے آپ کو مذہب و قوم کی خدمت کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں۔

میں نے دانستہ ان دونوں کا ذکر سنا تھا ہی کیا ہے۔ کیونکہ میں خدمت ملت خدمت دین کبھی جدا نہیں  
تصور کر سکتا۔ ہمیں اس بات کو بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ اب وقت نہیں رہا کہ ہندوستان میں طلبہ کی ایک  
بڑی تعداد عربی مدارس کی طرف راغب ہوگی۔ بلکہ اگر ہم اس خیال پر عمل کریں تو گویا ہم اپنے  
سامعی کو ضائع کریں گے۔ میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنی کوششوں کو چند خاص مہمات  
پر مصروف رکھیں۔

ہمیں ہر عصبہ میں کم از کم ایک ایسا مدرسہ چاہیے جہاں دینیات اور تاریخ اسلام کی اعلیٰ  
سے اعلیٰ تعلیم دی جاسکے۔ اور ان مختلف علوم و فنون کے متعلق تحقیقات کی جاسکے جن کو عرب۔  
اندلس۔ اور افریقہ میں اہل عرب نے اور اہل ایران اور غل نے ایران ہندوستان اور دیگر ممالک میں  
مشہور و معروف ترقی دی۔ ان ذرائع سے آپ علم کے ان بیش بہا خزانوں کو دنیا کے سامنے پیش  
کر سکتے ہیں جو آج کل عربی کے قدیم قلمی نسخوں میں فنون ہیں اور جو تلاش کرنے سے ایشیا یورپ اور افریقہ  
کے کتب خانوں میں مل سکتے ہیں۔ علامہ شبلی مرحوم نے ایک نہایت عمدہ مثال قائم کی ہے اور  
اس صیغہ میں قابل قدر کام کیا ہے۔ اس قسم کا مدرسہ جیسا کہ میں تجویز کر رہا ہوں ان لائق فائق داعیان  
اسلام کو پیدا کرنے میں مفید ہو سکتا ہے کہ جو ان قومی مسائل کو حل کرنے میں ہم کو مدد دے سکتے ہیں  
جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی امید ہے کہ ان مدارس میں دینیات الہیات  
کے ایسے علماء ہوں گے جو ان مضامین اور علم اصول پر لکچر دیا کریں گے۔ ان سے فقہ قانون کے  
اگر ایجوٹیو کو کبھی قانون اسلامی کے علم کی تکمیل میں مدد ملے گی۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ان میں سے  
بعض اساتذہ قانون اسلام کے مسائل پر عدالتوں کے فیصلہ جات سے ضرور واقف ماہر ہوں گے  
ان مدارس یا ادارہ علوم کا ایک ضروری کام یہ ہو گا کہ ادبیات عربی و فارسی کی چیدہ و بیش قیمت کتابوں  
اور زبان میں اضافہ کرے۔ ان مدارس کو ایسے علماء پیدا کرنے چاہئیں جو مقبول عالم کتب کے دیکھے تمام

ملک میں مفید علوم و اعلیٰ کی اشاعت کر سکیں ہر شخص جو ہندوستان کی تعلیم سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہو محسوس کرتا ہو کہ زبان اردو میں اس نوع کے تعلیمی سائل کس قدر کم ہیں مزید برآں ان مدارس کے ایک خاص شعبہ کا کام یہ ہو گا کہ وہ لائق و عظیمین پیدا کرے۔ یہیں پرجوش اور سرگرم اعیان اسلام کی سخت ضرورت ہو۔ ہندوستان کی مسلم اور غیر مسلم آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسے داعظون کے وعظ سے بہت کچھ روحانی فائدہ حاصل کر چکا۔ علما کے اس جلسے کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ نہایت پستی کی حالت میں ہو اور نہیچ ذات کے نام سے پکارا جاتا ہو۔ گو کہ وہ تمام ملک میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن اس صوبہ میں ان کی تعداد کثرت سے ہو۔ ان میں عیسائی مشنری نہایت مفید کام کر رہی ہو مفید اس لحاظ سے نہیں کہ ان کے مذہب کی توسیع ہوتی ہو۔ بلکہ اس لحاظ سے کہ ان غریبوں کی تعلیمی و تمدنی ترقی ہو جاتی ہو۔ تعلیم یافتہ ہندوؤں نے بھی ان طبقوں کی اصلاح حال کے لیے متعدد انجمنیں قائم کی ہیں۔ ہماری قوم اور بالخصوص علماء پر یہ الزام عائد ہو سکتا ہو کہ انھوں نے رفاہ انسانی کے اس وسیع کام میں حصہ نہیں لیا۔

ہمارے اس صوبہ میں کئی مدارس اور کثیر التعداد مدارس ہیں۔ زیادہ تر کتاب المابار میں واقع ہیں۔ سررشتہ تعلیم مدراس کے ڈائریکٹر کی رپورٹ کے مطابق اس صوبہ کی خاص اسلامی اڑس کی تعداد ۱۵۰۱۵۰۱۹ تھی۔ اور سال گزشتہ میں ۱۳۱۹۱۱ طالب علم ان میں تعلیم پا رہے تھے علاوہ اس کے لڑکیوں کے لیے عام ابتدائی مدارس کی تعداد ۱۶ تھی جن میں ۱۹۱۲ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں۔ ۶۲۳ لڑکے عربی فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے ۱۷۴۳ لڑکے اور ۲۲۳ لڑکیاں خانگی ابتدائی مدارس میں قرآن شریف پڑھتی تھیں۔ جہانگاہ میں علوم ہوا ہو اس موخر الذکر نوع کے مدارس کی تعداد ڈائریکٹر کی بتائی ہوئی تعداد سے بہت کچھ زیادہ ہو۔ میں نے سنا ہو کہ صرف مالابار میں اس قسم کے ابتدائی مدارس چار ہزار سے کم نہیں ہیں۔ وہاں کے مسلمان باشندے پلاکٹا میں

حقیقت ایک جماعت کے وہ نہایت پختہ مسلمان ہیں یہاں تک کہ یہ گمان کیا جاتا ہے کہ گاہ بگاہ ان کا مذہبی جوش اپنی حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ وہ قوت عملی اور بہت وجہات کے اوصاف سے موصوف ہیں۔ یہ خیال ہے کہ اگر ان کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ قوم کی طاقت اور رعب و اب بڑھانے میں بہت کارآمد ثابت ہوں گے۔ ان کے مذہبی علمائے انگل کھلاتے ہیں۔ اگر ہمارے روشن خیال علمائے روالہ بطور کاملین تو یہ نہایت مناسب اور مفید ہو گا۔ دیوڑ کا مدرسہ باقیات الصالحات اس صوبہ کے بہترین مدارس عربیہ میں سے ہے۔ اور جن جن کے نام مجھے معلوم ہوئے ہیں مدرسہ لطیفیہ دیوڑ مدرسہ محمدیہ رائی پٹھہ مدارس۔ مدرسہ معدن العلوم و انیم باڈی اور مدرسہ عربیہ تناولی ہیں۔ یہ ان مدارس کے منتظمین کا کام ہے کہ وہ اس پر غور کریں کہ ان کے درجے اور اہمیت بڑھانے کے عمدہ ترین ذرائع کیا ہیں۔ یہ خیال ہے کہ اگر تمام امور کو صحیح طور پر گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو گورنمنٹ بھی ان عربی مدارس کی بہت کچھ مدد کرے گی۔ لیکن یہ بتانا آپ کا کام ہے کہ ایسے عطیات کے لیے جو شرائط مقرر ہیں وہ کیسے پورے کیے جاسکتے ہیں۔ باقی رہے مکتب ان کے متعلق بھی آپ کو غور کرنا چاہیے کہ ہمارے لیے ان کا سرکاری ابتدائی مدارس سے علیحدہ رکھنا کہاں تک مناسب ہے۔ اور کیا یہ اچھا نہ ہو گا بشرط امکان ان کو سرکاری قواعد و ضروریات کے ماتحت کر دیا جائے۔

میں نے آپ کے سامنے ان ضروری مسائل کا ایک مختصر خاکہ کھینچ دیا ہے کہ جس کی مدد و اعلا کے اس اجلاس کے دوران میں آپ کی توجہ صرف ہونی چاہیے مگر ان کے متعلق مناسب تجاویز کرتا ہوں کہ آپ کا کام ہے مسلسل اور باضابطہ کام اور سرایہ ہم ضروریات میں سے ہے۔ لکھنؤ کے دارالعلوم کو اس طرز کے مدرسہ کلیہ کے درجے تک ترقی دینا چاہیے کہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور پھر اُس صنف کا ایک مدرسہ آپ کو مدارس میں بھی قائم کرنا چاہیے۔ علاوہ اس کے جو محکات موجود ہیں ان کو اچھے اصول پر چلانا اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیے۔ مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لیے اس صوبہ میں

ایک فنڈ قائم کیا جائے جسکو "اشاعت اسلام فنڈ" یا کسی اور مناسب نام سے موسوم کیا جائے۔ اس جلسے کے سرکردہ متمنون نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ اس موقع پر ایک ایسے کام کی بنا ڈالیں گے جو مستقل اور پائدار ہوگا۔ اُس وقت سے قبل کا ذکر کہ جب مجھے کمیٹی کی صدرات سے متنازع کیا گیا ہو۔ میں نے اس صوبہ کے مسلمانوں کو ایفائے وعدہ میں کبھی صحت نہیں پایا۔ اور مجھے یقین ہو کہ وہ ایک ایسے معاملے میں جو ان کو دل سے عزیز ہو ہماری امیدوں کو نہایت فرخ دہی سے پورا کریں گے۔

حضرات امین نے آپ کا بہت سا وقت صرف کیا۔ اور میں نے ایسے امور پر بحث کی ہو کہ جو شاید ایک استقبالیہ کمیٹی کے صدر کے فرائض میں شامل نہیں ہیں۔ اس کی ایک جہت تو دوستوں کا یہ اصرار تھا کہ میں اُن بعض امور پر جو اس اجلاس میں پیش ہونے والے ہیں اپنی رائے بھی ظاہر کروں اور دوسرا سبب یہ تھا کہ مجھے خود بھی ان امور میں دلچسپی ہو جو قوم کے معاملات میں نہایت اہم ہیں۔ میں دوبارہ مسلمانانِ راس کی جانب سے اُن متنازع حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس اجلاس میں شریک ہوئے کے لیے دور دراز مقامات سے تشریف لائے ہیں اور ہماری تمنا ہو کہ وہ دورانِ قیام میں آرام و آسائش سے رہ کر اس صوبہ کے متعلق ایسے خیالات لیجائیں جو یہاں کی خوشگوار یادگار ہو سکیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ آپ کی سعی مشکور ہو اور خدا کی برکتیں ہماری اُن کامدوائیوں کے شامل حال ہیں جو اب سفرِ فرح ہونے والی ہیں۔

بخت خواب آلود و بیداری خواہد مگر زانکہ زوہر دیدہ آب از روی رخشان شما  
آنریبل جسٹس عبدالرحیم کے خطبہ افتتاحیہ کے بعد جناب مولانا عبدالسبحان صاحب صدر  
کی تحریک پیش کرنے کے لیے اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ ایک ایسے جلسہ میں جس میں  
ہندوستان کے مشاہیر علماء و مشائخ شریک ہیں کسی تحریک کے لیے آپ لوگوں کے سامنے میرا نام نہ  
لے سکتا لیکن بصدقِ لام فوق الادب مجبوراً آنا پڑا۔ میں اس وقت آپ کے سامنے جو تحریک پیش کرنے کے لیے



آیا ہوں اس میں ایک پہلو بیچ کا ہو اور ایک خوشی کا بیچ اس کا کلاس مجلس کے صدر و تحقیق نے انا  
**محمد حبیب الرحمن خان** صاحب شروانی تھے لیکن ہماری قیمتی سے جناب ممدوح علیل ہو گئے اور  
 شکر سے عذر فرمایا۔ اور خوشی کا سبب یہ کہ جب مسئلہ سبکدوشی میں پیش ہوا تو ایک ایسے بزرگ کا  
 نام تجویز کیا گیا جن کا نام زبان سے لینا میرے رتبہ و منزلت سے باہر ہو لیکن چونکہ میں اس مسئلہ کی تحریک  
 کے لیے کھڑا ہوا ہوں اس لیے مجبوراً نام لیتا ہوں یعنی وہ محترم بزرگ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب  
 پھلواڑی ہیں، آپ حضرات سے جناب ممدوح کا تقارن کرانے کی حاجت نہیں۔ ہمارے اکثر بزرگان بزرگ  
 آپ کے مرید ہیں اور عام طور پر بزرگ حضرت سے واقف ہیں اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ جناب ممدوح کی  
 صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کے لیے خصوصیت سے مفید و مبارک ہوگی۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالمداح صاحب محافظ حجاج (دہلی) نے اس کی تائید فرمائی  
 اور باتفاق حاضرین جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب صدر قرار پائے، اور جناب ممدوح نے  
 حسب ذیل خطبہ صدارت پڑھ کر مستایا۔

## خطبہ صدارت

جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب

قادر حقیقی متع اللہ المسلمین بطول بعثتہ

(صدر انجمن)

اللہم صل علی محمد و آل محمد و باریک وسلم

حضرات! یہ میرا پہنچاؤن و فہم ہو کہ میں صدارت اجلاس ندوۃ العلماء کی کرسی پر بیٹھا ہوں

دو سال تو لگا تار لوگوں نے مجھے صدر بنایا۔ لکھنؤ میں میں ہی صدر نشین تھا پورا میں نے ہی صدر  
کی اور اس کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پایا پھر کج بھی مجھے مجبور کیا گیا۔

صاحبزادہ چندی میں اس سے بہت بھاگتا ہوں اور ہر سال معذرت کرتا ہوں کہ میری قوی  
کمزور ہو گئے ہیں اب پہلے جیسا دل و دماغ نہیں پری اور ناتوانی نے بالکل نحیف و لاغر کر دیا۔ مگر نہ جانے  
اندوہ لعل کو مجھ سے کیسا لگا تو ہر اور اُس کے کیسے پُر زور جذبات ہیں کرکشان کشان مجھے کھینچ لاتے  
ہیں اور اس بار گران کا مجھے بقت تھل مہنا پڑتا ہے۔ اس سال میں بہت خوش تھا کہ مجھے صدارت  
جیسے عظیم الشان بار گران سے سبک دینی حاصل ہو گئی ہے کیونکہ اس جلسہ کے صدر میرے عزیز  
دوست مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس ہیکم پور مقرر ہو چکے تھے جو ایک دلنمند  
اہل علم ہیں اور ہمیشہ علمی خدمت کرتے رہے ہیں مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ اپنی  
مزدور کرنے والی علالت کے باعث جلسہ کی شرکت نہ کر سکے اور پھر مجھے قوم کی دی ہوئی اُس عزت کو  
قبول کرنا پڑا جس کا میں حقیقتہً قابل نہیں اور اپنی پیری کی وجہ سے ہمیشہ جس سے بھاگتا رہا اس سال  
بھی جب ایک بڑی جماعت نے مجھے صدر ہونے کے لیے کہا تو میں نے اس کے لیے سخت معذرت  
پیش کی تھی مگر کسی کو کیا معلوم کہ اس کو کیا منظور ہوتا ہے آخر وہی ہوا جو ہونے والا تھا

فرضینا بقضاء اللہ دھوا انھو المولیٰ ونعم النصیر

حضرات اندوہ لعل کا یہ سالانہ جلسہ یہاں دوبارہ ہر سارہ برس کے بعد اس اندوہ لعل کو  
پھر یہاں کشان کشان آنا پڑا پھر اپنے مرکز (لکھنؤ) کے کسی شہر میں اس مجلس کو دوبارہ رونق افزوی  
کی نوبت نہیں آئی آخر یہ کیوں؟ اس کے لیے تھوڑی تفصیل درکار ہے۔

حضرات اسلامی بارہویں صدی سے تیرہویں صدی تک یہ شہر (دراس) مشرقی علوم  
کا مرکز رہا ہے مگر بعد ازاں قرا کا و نایتی فاضل و محقق و علامہ ہر اسی کرناٹک کے باشندے اسی شہر میں

جلوہ افروز تھے ان کی تالیف و تصنیف انھیں کے زمانے میں شہر و آفاق ہوئی اور ان کے علاوہ اس  
میں نور راز سے لوگ یہاں آیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا سید عبدالقادر فخری فخر الحقین اسی شہر کے  
عزیز نشین تھے۔

حضرت ملک العلماء مولانا عبد العالی بحر العلوم لکھنوی یہاں آکر مقیم ہوئے اور انھوں نے  
فلاس بحر جنوبی کے کنارے علم کا دریا بہا دیا۔

پھر فضل محقق قاضی ارتضاعلی خان گویا موسیٰ کی جلوہ افروزی نے اس شہر کو اور بھی  
دینت بخشی۔

مولوی محمد مسلم صاحب عالم متبر اسی سرزمین کے علمی باغ کے گل سرسبد تھے۔  
مفتی بد الدول کا خاندان اپنی نقاہت و تحرفن و حدیث و وسعت نظر میں کیسا روزگار تھا  
اور ہنوز اس مقدس دودمان کے علمی آئنا کچھ نہ کچھ موجود ہیں۔

اور وہ مقدس خاندان جو اس جنوبی ہند میں روشن چراغ تھا جس کی روشنی دور دراز ملکوں  
تک پہنچتی تھی وہ اس علاقہ مدراس کے شہر ویلور کا لطیفہ قطبیہ خاندان ہے۔

اس مقدس دودمان کے بہترین اور روشن یادگار یہاں سے شمس العلماء شاہ عبداللطیف صاحب  
سجاد و نشین زینت بخش مجلس ہیں

حضرات امیر خیال ہو کر لکھنؤ اور دہلی کے بعد پچھلے دور میں علی جوہر اہل کی بازش صکر  
اسی شہر مدراس میں ہوئی اب آپ ہی حضرات انصاف فرمائیں کہ جب اس قدر روحانی جذبات اور  
علمی شمش ہوں تو پھر ہر ذمہ اہل دہلی کا کیا بیان نہیں آتا! بخصوص ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ بحر العلوم تو  
لکھنوی ہیں اور ندوہ کا ہیڈ کوارٹر بھی لکھنؤ ہی پھر ان کے علمی جذبات کیونکر زمین یہاں نہلاتے اور وہ  
اہل مدراس سے ندوہ کی کیونکر سفارش نہ کرتے ہیں گویا وہ فراموش ہیں

هو املست ماكر دته يتضوع

حضرات! مدراس انگریزی ابتدائی شہر تو اور انگریز علم دوست علم پرور مہین ہیں اس شہر کی بنیاد کے ساتھ اس کا نام ہی مدراس شہور ہو اعرابی لٹریچر کے قاعدے سے اس کا مادہ درس ہے۔ پس پڑھنے پڑھانے کا ہمیشہ بیان چرچا ہونا چاہیے، پھر زندہ بار بار بیان کیونکر نہ آئے کسی نے کیا خوب کہا ہر شہر

لب شیرین کی چاٹ پرائن کے آشنایا بار بار آتے ہیں

## تصویر کا دوسرا رخ

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے مدراس کی اعلیٰ ترقی اور مرکز علمی کو یاد دلایا مگر یہ بتائیے کہ موجودہ رفتار کیسی ہے، اور بیان کے مسلمانوں کی دینی تعلیمی کی کیا حالت ہے؟

اس کا جواب میں نہایت ہی دردناک لمحہ میں دیتا ہوں کہ وجودہ زمانے میں دینی و دنیوی تعلیم بیان کی نہایت ہی افسوسناک ہے دینی تعلیم کے متعلق یوں انقلاب ہوا کہ جو بزرگانِ کامل و مکمل تھے جب وہ گورنمنٹ شریف لے گئے تو اپنا فضل و کمال بھی اپنے ساتھ لیتے گئے اور کوئی ان کا ایسا بہتر جانشین ہو اجوزانے کے رخ کو دیکھ کر چلتا الاما شاء اللہ

اگلے علمایہ میدان میں تنگ خیال تھے جس فن کی جیسی ضرورت ہوتی نصاب تعلیم میں داخل کرتے مولانا صاحبِ علی بھر العلوم ہی کو دیکھ کر کرناٹک کے قدیم عربی درس پر فلسفہ و معقولات کا کس قدر آپ نے اضافہ کیا۔

اسی طبع ہر عالم مستعمر و جو مفیدہ علوم کو رواج دیتا رہا مگر رفتہ رفتہ تنگ نظری و تعصب نے ایک ایسے حد پہ لا کر ان کو کھڑا کر دیا کہ اس سے انھوں نے ایک قسم بھی آگے بڑھنا چاہا جس سے

علم و فن کی وہ وسوسہ پس قبل ضرورت تھی اب ترقی علوم کے زمانے میں بھی اسکو وہ کافی سمجھنے لگے  
 بریانی، فرغفر کے مضامین کرنے کے لیے وہ سرکہ و آب شورہ کو کافی سمجھتے تھے اور واقعی وہ اس کے لیے  
 کافی تھا اگر اب جب بیفت و مشن کا زمانہ آیا تو اس کے مضامین کے لیے سوڈا آئس اور سفورک ایسڈ سے  
 کام لینا چاہیے تھا مگر وہ رفتار قدیم کی طرح عرق انفعار پر ٹٹے سبے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک کام  
 دے گا ہمارے گذشتہ علوم گذشتہ زمانے میں اتنے مفید تھے کہ غیر اقوام بھی اس کی قدر دانی پر مجبور تھیں  
 پس اسی علم کے ذریعہ سے ہم بدلے انگریزی زمانے میں سررشتہ دار و پیشکار قاضی مفتی و نصیف صدر اعلیٰ  
 و صدر الصدور ہوتے تھے مگر اب علم نے ایک دوسرا ہی لباس بدلادیا زمین آسمان کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا  
 مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صدر اور شمس بان زندہ شرح مقاصد و امور عامہ اب بھی ہم کو ان خاص معزز عہدوں کی  
 مستحق کر سکتی ہیں ع

ابن خیال است محال است وجنون

اس مدراس کے قاضی القضاۃ ایک زمانے میں قاضی ارتضائے علی زبان تھے اب اس جگہ پر  
 اپنی زور و آواز تقدیر سے اگر کوئی مسلمان ہو بھی تو مسٹر جسٹس عبدالرحیم ہو سکتے ہیں مذکورہ دوست کوئی  
 محی الدین صاحب چیدہ۔

لے کاش اس قدیم عہد حکومت میں اگر انگریزی زبان ان کو بھی سکھانے کی طرح سے  
 اپنے مدرسوں میں ہم داخل کیے ہوتے اور مغربی جدید علوم کو مشرقی کمال میں ڈھال لیتے تو یہ دنیا  
 نہ دیکھنا پڑتا اور اپنے اعزاز قومی کو نہ کھوتے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

تِلْكَ الْآيَاتُ نَدَادُ لَهَا بَيْنَ النَّاسِ -

پس ایک زمانے میں فضل ادب تہذیب و حانیت مذہب رسالت رب کا آفتاب شرق ہی سے

طلوع ہوتا تھا اور یہاں سے علم و فضل و ہنر کے استفادہ پر اہل مغرب مجبور تھے گزرنے نے دوسرا لٹکا کھایا  
یعنی علوم و فنون حکمت و سائنس کا آفتاب مغرب سے طلوع ہو کر نکل گسری کرنے لگا تو کیا وجہ ہو کہ ہم  
اہل مشرق اس سے مستفید نہ ہوں اور اپنے تعصب کی ہٹ ہری پر ڈٹے رہیں بالخصوص ہم مسلمانوں  
کو تو یہ ارشاد ہوا کہ

وللہ المشرق والمغرب

پس نعمت مغربی و مشرقی سب خدا ہی کی ہو کیا مغرب میں ہمارے خدا کی قدرت نہیں؟ کیا وہ ان کوئی  
دوسرا خدا ہو۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ۔۔۔

دب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا

پس علوم قدیمہ ہون یا جدیدہ، فلسفہ قدیم ہو یا جدید اپنے اپنے موقع پر سب خدا ہی کی نعمت ہو اس سے  
ضرور فائدہ اٹھاؤ اور ان علوم کے ذریعے سے علام الغیوم کو پہچاننا اور حکمتوں سے حکیم مطلق کو جاننا  
من یز الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

ہمارے اگلے علما امام غزالی و امام رازی وغیرہا نے فلسفہ قدیم سے واقف ہو کر کتنا فائدہ اٹھایا  
اور شریعت کو کیا کچھ مستحکم کیا اصول فلسفہ سے اور انھیں کے سلطات سے تمام طہرانہ خدشات کو دور  
و دفع کیا جس کی قبولیت میں کسی غیر قوم کو اند کے بھی تامل نہ رہا چنگیز خان اور ہلاکو نے اسلامی دنیا کو  
تہوہل کر دیا اور سلطنت و حکومت ان کی چھین لی مال و زر و زمین سب کچھ لے لی مگر علمی جواہر اچھٹ نہیں  
مخون تھے انھیں نکال سکا پس ہر سلطنت ہر حیز میں مسلمانوں کی محتاج رہی بالخصوص طبابت  
حکمت فلسفہ ہیأت نجوم وغیرہ میں اس لیے کہ ان علوم میں تمام دنیا میں کوئی ان کا ہمسر تھا پاک  
روحانیت و دلی جذبات انھیں کے پاس تھے پس سلطنت کو ضرور ہوا کہ وہ ان کی طرط مائل ہو پھر  
رفتہ رفتہ اس کو اسلام قبول ہی کرنا پڑا اور فاتح نے مفتوح کے مذہب کو اختیار کیا شاید دنیا میں اس کی

دوسری نظیر نہو گی۔

حضرات! مغربی علوم سے بعضے مقدس لوگوں نے یوں بھی کٹ رکھشی کی کہ مغربی علوم کے ساتھ کہیں مغربی طرز معاشرت بھی نہ آجائے، اور جبہ و عمامہ کفشی کی جگہ پیس شنگافٹہ کر دے جسے کوٹ کہتے ہیں اور بے ازار بند کا پانچامہ جسے پتلون بولتے ہیں اور ایک نیم ذراع کی ٹوپی جسے ہیٹ کہتے ہیں اور نعل اسود جسے بوٹ کہتے ہیں پہننا نہ پڑے، اور غرضیق و حکم خیر نوش جان نہ کرنا ہو بین کہتا ہوں کہ یہ کس قدر کمزوری تھی، کیا جب ہم نے یونانی فلسفہ و علوم و فنون اخذ کیا تھا تو یونانی طرز معاشرت بھی اختیار کی تھی، اب وہ کیا بکے بھی عادی ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں، پھر آج ایسے چھوٹی موٹی کیوں بن گئے۔

حضرات! میں ان ٹکڑوں میں ہوں کہ بار بار سرسبز کر چکا ہوں کہ اسلام طرز معاشرت لباس و پوشاک میں نہیں اٹکا ہوا ہر ع

در ویش صفت با شش کلمہ تتری وار

مگر آج آپ لوگوں کو ایک فنی پڑھ کر سنا تا ہوں جو میرے خیال میں نہایت ہی قابل قدر ہو اور اب میں بھی کہتا ہوں علیہ الفتویٰ خاطر جمع ہے وہ کسی عبا پوش مولوی کا فتویٰ نہیں ہے کہ شیم شیم کی صدا بلند ہو بلکہ ایک لائق و فائق گراؤ پوٹ و معزز عہدہ دار کا فتویٰ ہے یعنی میرے مخلص دوست مسٹر حیدری بی اے ہوم سکرٹری سرکار اصفیہ نظام دکن کا فتویٰ ہے اور مدلل باقوال فتوائے زمانہ ہے وہ اپنی تقریر صدارت انبیا ٹی میں فرماتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ مغرب کے تمام مادی فوائد کو حاصل کریں لیکن اسکے ساتھ میں کچھ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مذہب اپنے لباس اور اپنی صنعت کو قائم رکھیں، میں سٹریل ہرن کی پُر طفت کتاب "اوٹ آف دی ایٹ" میں سے چند جملے سنا تا ہوں جو اس نے اس کے متعلق لکھے ہیں وہ لکھتا ہے کہ

جو کچھ اُس نے (جاپان نے) کیا ہوا اور کر رہا ہو اس کے گلشن کے لیے دفتر چاہیے مگر اس قدر کمنا کافی  
 ہو کہ اس نے ہماری صنعت و دستکاری ہمارے علمی سائنس ہمارے اقتصادی مالی اور قانونی تجربات میں  
 سے بہترین حصہ انتخاب اور اختیار کیا ہوا اور ہر صورت میں اعلیٰ نتائج حاصل کیے ہیں اور ہمیشہ ہمارے  
 دستکار حصہ کو اپنی ضروریات کے مطابق نئی صورت میں ڈھال لیا ہو لیکن اُس نے ہمارے مغربی لباس  
 مغرب کی معاشرتی عادات میں مغربی فن تعمیر یا مغربی مذہب اختیار نہیں کیا، کیونکہ ان کے داخل ہونے سے  
 اسکی قوت بھاسے بڑھنے کے ضعیف ہو جاتی ہو لباس کے متعلق وہ کمنا ہو کہ غیر ملکی لباس چاہیے نہ اور  
 نے اختیار کیا ہو لیکن وہ اسے صرف دفتر کے اوقات میں مغربی طرز کی عمارتوں میں پہنتے ہیں جہاں  
 جدید زمانے کی مینزوں کر سیاں موجود ہیں ایک بار ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جاپانی نے میرے ایک دوست  
 سے کہا کہ ہم نے مغربی لباس صرف عارضی طور پر اختیار کیا ہو جیسے بعض جانور اپنی حفاظت کی غرض  
 سے بعض موسموں میں خاص رنگ اختیار کر لیتے ہیں، میں خاص طور سے اپنے لباس اور عادات پر ثابت  
 قدم رہنے کے لیے زور دیتا ہوں کہ اس میں زیادہ کفایت شعاری ہو اور بڑی بات یہ کہ اپنے لباس اور  
 عادات پر قائم رہنے سے ہم حقیقت اپنی سوسائٹی کے لیے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں اور سچا اصرار  
 ہے پچھلے قوت اور روپیوں کو اچھے کاموں میں لگا سکتے ہیں میں اس موقع پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں  
 کہ اس طریق سے ہم صرف اسراف سے بچتے ہیں بلکہ ہمارے اخلاق بھی بڑے اثرات سے محفوظ رہتے  
 ہیں جو لوگ محض نقالی کے طور پر دوسروں کی معاشرت اختیار کر لیتے ہیں ان کے اخلاق و اطوار پر بہت  
 برا اثر پڑتا ہو اور تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہو کہ انھیں اپنی قوم و ملک سے ایک اجنبیت سی پیدا ہو جاتی ہو۔  
 اس فحشی کو سنانے کے بعد میں عرض کروں گا:-

فاعتبروا یا کوا ایجو ٹیس و یا اسٹوڈنٹس

نصیحت گویش کن مشرکاز زبان دوست ترداد جو ان نیک اسٹوڈنٹس پسند میرا



حضرات! میں کہان سے کہان چلا گیا اب پھر لوٹتا ہوں اور مختصر یوں عرض کروں گا کہ مسلمانان  
 مدراس کے قنزل کے اسباب وہی تو بہات ہیں جو عموماً ہر حصہ ہندوستان کے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ  
 وہ لوگ کچھ سنبھلے اور سنبھل رہے ہیں اور یہ ابھی فی طفیانہم یعصہوان میں ابھی بہت کم احساس ہوا ہے  
 زمانے کی پر زور طاقت سے کوئی لڑ نہیں سکتا ع

زمانہ باتوں ساز و تو بازمانہ ساز

جب یہ لوگ ایک پر زور طاقت سے لڑ گئے اور مغربی علوم سے متغیر رہے تو مشرقی علوم بھی  
 گویا ان سے کھو گئے اس علاقہ مدراس میں ابتدائی مکاتب کے سوا عربی کے کئی مدرسے ہیں اس شہر  
 میں ایک جناب قاضی صاحب کے یہاں بھی قدیم وضع کا درس ہوا اور شہر کے کناے جناب جمال محی الدین  
 صاحب کا ایک رسہ ہے جس کی عبارت نہایت ہی پڑھنا ہے پھر دیور کے دو مدرسے ہیں ان میں انی  
 وضع کی تعلیم اچھی طرح سے ہوتی ہے اور باقیات الصالحات کی فیاضی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس طرح  
 اور بھی مدرسوں کی جگھے خبر ہو۔

مگر معاف فرمائیے کہ کسی مدرسے میں اشاعت اسلام کا کام نہیں سکھایا جاتا اور اس کی سخت  
 ضرورت ہے۔

علم کلام کی جدید روش ابھی کہیں بھی پیدا نہ ہوئی جس کی اس وقت مسلمانوں کو سخت  
 ضرورت ہے۔

عربی زبان ذاتی اس وضع کی اس میں تقریر و تحریر کر سکیں عربی اخباروں میں اپنا منشا ظاہر کریں  
 اس کی طرف توجہ نہیں ہو اگر یہ حضرات تھوڑی توجہ فرمائیں تو سب کام آسانی ہو سکتا ہے۔

یہاں مدراس میں دنیوی تعلیم کی کیا حالت ہے وہ بھی نہایت ہی مایوسی بخش ہے میرے  
 دوست مشرعی نے اس پر مبسوط لکھ دیا ہے۔ اس لیے میں اس وقت اس پر تقریر نہ کروں گا۔

حضرات! ہم شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی غفلتوں کا احساس ہوا اور تلافی یافت کے لیے علم کا ایک مشورہ گاہ قرار پایا جس کو ندوۃ العلماء کہتے ہیں اور اتفاق رہے یہ امر طریبا کر موجودہ نصاب تعلیم کی تھیوری بدلنا چاہیے مگر ہم بوڑھوں کی پرانی مشق کا چھوٹا اور جدید طرز پر آنا ایک امر محال سمجھا گیا اس لیے ایک دارالعلوم کی ضرورت پڑی کہ جس کے ذریعہ سے نئے پورے نکارے جائیں اور حسبِ منشاء و مراد ہمارے وہ بار آور ہوں اور پھولیں بھلیں اور ملک طلت کو فائدہ پہنچائیں یہ وہی دارالعلوم ندوۃ العلماء ہے جس کے چند فرزندان آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اس دارالعلوم میں چار چیز اہم مقاصد ہیں۔

(۱) مغربی علوم کو مشرقی جامہ پہنانا۔

(۲) عربی لٹریچر کو اعلیٰ پایے پر پہنچانا جس سے عربی زبان میں اپنی دینی بان کی طرح سے لکھنے پڑھنے کی قدرت ہو اور قرآن و حدیث کو تحقیقاً نہ طور سے سمجھنے لگیں۔

(۳) جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی جائے تاکہ اسلام پر جو بیرونی حملہ ہو اس کو بخوبی وکسکیں۔

(۴) تاریخ و سیر اور اپنے بزرگوں کے کارنامے سے آگاہی۔

میں ہر ایک مقصد پر اور ضرورت پر کافی بحث کر سکتا ہوں مگر قلت کی محنت کرتا ہوں عین زمان بگھڑا تا وقتے دگر

معد اکچہ کچہ عرض کئے دیتا ہوں۔

(۱) مغربی اور مشرقی علوم کے ایٹلاف کی ضرورت سیری تمیدی تقریر میں موجود ہے۔

(۲) اب عربی لٹریچر کی ضرورت کو سنئے ایک مث سے ہندوستان میں علم معقولات کا وہ

غفلت بلند ہوا کہ لوگوں نے عربیت کی طرف توجہ کم کر دی عالم و فاضل مل جاتے ہیں مگر چار سطر عربی لکھنا اور بولنا ان کو نہیں آتا مگر قال اقول اور کان یکون کے مصرعے عربی اخبارات اگر پڑھنا چاہیں تو

اس کی سمجھ سے قاصر اب عربی کی زبان کے مختلف انداز ہو گئے ہیں بولنے چالنے کی اور زبان پر۔  
 کھنے پڑھنے کی اور زبان پر اخبار کے آڈیکلون کی اور زبان پر نقطہ کتابی عربی اور تاریخی تھیوری اور  
 مقامات حریری کا پڑھا ہوا آدمی ان نئے اندازوں پر قادر نہیں ہو سکتا علاوہ ازیں یورپ کے  
 اصطلاحات اور ان کے طرز معاشرت کے خلط ملط سے عربی زبان میں نئے الفاظ و محاورات کا ذخیرہ  
 جمع ہو گیا پس بہین ضرور ہو کہ تبادلہ خیالات کے لیے تمام عربی شعبوں سے واقفیت ہو اور خدا کے فضل  
 سے ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں کامیابی ہوئی اور امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے اسے ابتداء  
 دارالعلوم نے تکلف عربی زبان میں وعظ کر سکتے ہیں، لیکچر دے سکتے ہیں اور نظم و نثر میں بہت اچھی طرح سے  
 وہ مہارت رکھتے ہیں اس وقت بھی اگر آپ چاہیں تو ہم نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

## جدید علم کلام

حضرات ۹ اسلام وہ مدلل و مبہن مذہب ہو جسکو عقل سلیم بہت جلد قبول کر سکتی ہے مگر  
 دیگر مذاہب کے کہ ان کو تاویلات کے ساتھ بھی اپنی بے عقلی کا اقرار کرنا پڑتا ہو اسلئے اسلام نے کبھی کسی  
 مذہب و اہل مذہب کو منہ نہیں لگایا کیا تسلیت والے توحید کے مقابلہ میں پانچ سنت بھی ٹھہر سکتے ہیں  
 ایک صاف و باغ میں نکتہ توحید کے سوا ایک مثلث غیر متساوی الاضلاع خدا کی ساسکتی ہو لاوالد و لا  
 علی ہذا القیاس بچھتر کرو و معبودوں کے ماننے والے کیا ایک ذات واحد کی پرستش  
 کرنے والوں کے مباحثہ میں ٹھہر سکتے ہیں لاوالد و لاوہد۔

اسی لیے ہمارے اسلام نے ان کو قابل خطاب نہ سمجھا ہاں اگر اسلام کے مقابلے  
 میں اپنے پروردگار کے لشکر کے کوئی سامنے آکر کھڑا ہو تو وہ فلسفہ و سائنس پر پس اسی لیے  
 ہمارے حکماء اسلام اس کے دوش بدوش ہوئے اور کبھی اس کے زیر کرنے کی فکر سے غافل نہ

حسنہ امام غزالی اور امام رازی کے تصانیف پڑھے ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں نے فلسفہ پر کیسا معقول قبضہ کیا اور اس کو اپنا بنالیا پھر کوئی وجہ نہیں ہو کہ اس زمانے کا موجودہ سائنس اور فلسفہ ہائے قبضہ میں آسکے اور اس کو ہم اپنا نہ بنالین۔

اسلام ایک مضبوط مذہب ہو۔ کہ

العروة الوثقى لا انفصام لها

کچا دھاگانہیں ہو کہ کھٹ سے ٹوٹ جائے۔

اکتشافات جدیدہ اگر اس پر غور کیا جائے اسلامی عقاید اور قواعد کی بنیاد میں مضبوط کر رہے ہیں، بیس برس قبل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تحت کی وہ سیر کہ قرآن نے جسکو فرمایا

ند وھا شہر وروا حھا شہر

اسکو سیاہ و سفید موٹی عقل چھٹلاتی تھی اور طبعیات کے قاعدہ سے یہ واقعہ غلط بتایا جاتا تھا۔ مگر آج ایروپین کی جھون جھون اور ٹن ٹن نے ان کی عقل کے کان کھول دیئے افسوس میرے بزرگ سرسید احمد خان اس زمانے میں زندہ نہ رہے، ورنہ میں جھک جھک کر اسلام لیتا اور دیگر منکرین کو اب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دراجنگ کو ختم ہونے دیجیئے، آپ کو تحت سلیمان پر بہت سویر برک فاسٹ کے بعد پائے تخت دہلی سے سوار کروں گا، اور پشاور میں تھوڑی دیر بٹھ کر لٹچ پٹھا لٹکا پھر آگے لیجا کر بخارامین ڈونر پٹھا دون گا، اور اسطرح سے چوتھے یا پانچویں دن آپ کو لندن پہنچا کر ملندہ آواز سے آپ کے کان میں کہوں گا،

انه من سليمان وانه، بسم الله الرحمن الرحيم

غد وھا شہر وروا حھا شہر

یہ بڑی کوئی زمانے تو میں یہ پڑھوں گا

### صم بکم عی فہم لایرجعون

الغرض آج علمی دنیا کے اکتشافات اسلام کی صداقت کو صاف بتا رہے ہیں جیسے جسے سائنس اور فلسفہ ترقی کرے گا، اور نئے نئے اکتشافات ہوتے جائیں گے، اسلام کی بنیاد مضبوط ہوتی جائے گی، اور مخالفین کے بیجا حملے صست پڑ جائیں گے، پس ملاحظہ آریہ دیگر یہ کہے بیجا شبہات سے بچنے کے لیے ہم کو جدید کلام کی ضرورت ہو گی مین نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں ابھی نصف کامیابی بھی نہیں ہوئی ہے، اور اس تعویق کی وجہ کو مین اس وقت بیان کرنا غیر مناسب سمجھتا ہوں،

ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

### تالیخ و سیر

حضورات! دنیا میں کوئی قوم ہو، اُس کے اُبھرنے کا بہترین طریقہ یہ ہو کہ اُس کے اگلے بزرگوں کے کارنامے اُس کے سامنے پیش کیے جائیں۔ اور ان کی محنت اور جانفشانی اور جرات اور صبر و استقلال اُن کو بتایا جائے اور سیرے خیال میں ان امور میں جس قدر ذخیرہ ہم مسلمانوں کے پاس ہے۔ کسی دوسرے کے پاس نہیں، اگر اُسے برنجی اور ہاسے بد نصیبی کہ ہم اپنے رسول کی سچائی لایین سے بھی واقف نہیں، اگر وہین دو مولوی صاحب اس بات پر اصرار ہے تھے کہ غزوہ بدر پہلے ہو کر غزوہ احد ایک صاحب فرما رہے تھے کہ دیکھو۔ صحیح بخاری میں پہلے بدر کا ذکر ہے دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ تقدیم ذکر کی وجہ سے وہ حقیقت میں مقدم نہیں ہو سکتا بخاری نے کہیں صاف لفظوں سے نہیں کہا ہے کہ اول الغزوۃ بدر، دین نے کہا آپ دونوں بھولے اول الغزوۃ بدر مولک اس پر بھی وہ نہ سمجھے۔ اور سیرے اس جگہ کو بھی کوئی روایت نامعلوم سمجھے اللہ اللہ! یہ ہمارے تغافل کی تباہی ہو۔

صاحبو! اب البتہ چند دنوں سے احوال اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ ہو چکی ہو اور اُس طرف سیر لہجہ پیدا ہوا ہو، اگر ابھی تک یہ بالکل ناکافی ہو، خدا سے پاکلس میں اور زیادہ ترقی دے حقیقت یہ ہے کہ اس طرف ہمیں توجہ دلائے انگریزی دان برادر ہیں ورنہ اس علم کو تو ہم مولوی بالکل کھو بیٹھتے اور اس لیے ہمیں اُن انگریزی دانوں کا شکریہ ادا ہونا چاہیے۔ بلور ان اسی سلسلہ میں یہ بھی سُن لو کہ ہم سے تاریخ ابھی تک بالکل گم ہو مختصر توجہ ہرگز کارآمد نہیں ہو سکتی ہو لوگوں کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنا چاہیے۔

حاضرین جلسہ، میں ڈھاکہ کی یونیورسٹی کمیٹی کا ممبر ہوا، اُنٹائٹل کمیٹی میں جب عربی نصاب کے متعلق بحث چھڑی ہوئی تھی تو پرنسپل صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہندوستان کی تاریخ جو زبان عربی ہو نصاب میں داخل کیجیے، اب میں علامہ شبلی کا مُنہ دیکھتا، اور وہ مجھے دیکھتے، آخر میں جب دوبارہ سہ بارہ پرنسپل صاحب نے کہا تو یونیورسٹی میں نے اُنکے کُرآن سے کہا، کہ افسوس عربی زبان میں کوئی تاریخ ہندوستان کی ابھی تک نہیں لکھی گئی، جیسرہ سچید متیج اور تیسرے ہو کر رہ گئے!

### انا لله وانا اليه راجعون

مسلمانوں کیسے سخت صدمہ کی بات ہو کہ آٹھ سو برس تک یہاں مسلمان برسرِ حکومت رہے مگر اب تک باوجود عربی درس و تدریس کے کوئی تاریخ ہندوستان عربی زبان میں نہیں لکھی گئی، خیر جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ راسخوٹاب ہمیں اُسکی طرف توجہ کرنی چاہیے، مشکل کام انسان سے حل ہوتا ہو، اسی لیے صاحبو ہم جماعت علماء دیوبند نے مذکورہ علماء کے ذریعہ اس بات کی ہمت کر لی ہو کہ جہانگیر مکن تو تاریخ لکھائی کہ اور خاص کر مذہبی تاریخ سے قوم کے ہونہار یوں کو آراستہ دپیرستہ کر دین تاکہ تاریخی غلط الزام جو غیر توہین ہم کو دیا کرتی ہیں اُس کا بخوبی دفعہ ہو سکے، الحمد للہ کہ ہمارے دارالعلوم کو اس مقصد میں بہت جلد کامیابی ہوئی اور ہمارے لئے تاریخ دسیر میں محتفہ پایہ لکھتے ہیں جس طرح چاہیے اس کا امتحان کر لیجئے،

خطبہ صدارت کے ختم ہونے پر محترم صدر نے بعض دوسرے سائل پر بھی گفتگو کی اور اسی سلسلہ میں قدیم و جدید تعلیم کا موازنہ کیا اور یہ نصیحت کی کہ قدیم و جدید تعلیم یافتہ اصحاب کو باہم مل کر کام کرنا چاہیئے تاکہ دونوں ایک دوسرے کے معلومات سے فائدہ حاصل کریں اور ہر شخص باہمی مصالحت سے اپنے منصب کے فرائض انجام دے یعنی علماء بحیثیت ایک مذہبی رہنما ولیڈر کے تسلیم کیے جائیں اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب دینی امور میں مسلمانوں کی رہنمائی کریں آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے اور معاندانہ نکتہ چینی و مخالفت کا سلسلہ جاری رہے گا اس وقت تک مسلمانوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچے گا بلکہ قوم کی رفتار ترقی رک جائے گی۔

غرض محترم صدر نے اسی سلسلہ پر ورت تک تقریر کی جو اپنی روانی و سلاست کی وجہ سے قلمبند نہ کی جاسکی، اُس کے بعد جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء نے حسبِ نیل سالانہ رپورٹ اجلاس میں پیش کی جسکو مولوی غلام محمد صاحب شلوی ذیل نودۃ العلماء نے نہایت بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔

## رپورٹ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

جناب صدر! محترم! ارکان ندوۃ العلماء! اعیان مدارس! اندوۃ العلماء کا یہ سوہوان سالانہ جلسہ ہر جو آپ کے شہر میں منعقد ہوا ہر اس سے پہلے ۳۳ سالہ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس دہم اسی شہر میں ہو چکا ہوا اور جو واقعات اُس زمانہ میں پیش آئے تھے وہ اب تک ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں آپ نے باوجود عام مخالفت کے جو حقوق میری ادا کیئے تھے اور جس طور پر اپنے غم و استقلال کا ثبوت دیا تھا اُس کی یاد ہمارے دلوں سے کبھی دور نہیں ہو سکتی آپ کی محبت و ہمدردی کا ہم نے دوسرے

مقامات پر بار ہاڑ کر رکھ دیا ہوا اور آپ کے معین اللہ وہ نے ابتدا سے قیام سے اب تک جو وقتاً فوقتاً ہم کو مدد دی جو اُس کو ہم نے ہمیشہ بطور نوز کے دوسری جگہ پیش کیا ہے۔

ہم کو اس بات سے بہت شہرت ہو کر اس مرتبہ ہمارا مدراس کا آنا پہلے بار کے آنے سے بہت سی باتوں کے لحاظ سے مختلف شکل رکھتا ہے،

پہلے با وجہ ہم آئے تھے تو گو ہمارے عزیز ترین مقصد اصلاح و ترقی تعلیم نے عملی شکل اختیار کر لی تھی مگر اُس وقت دارالعلوم ابتدائی حالت میں تھا، شہر لکھنؤ کے بعض تنگ کوچوں میں ایک زر حسنہ مکان تھا جس میں مدرسہ بھی تھا اور دارالافتاء بھی، درجہ ابتدائی مکمل چکا تھا اور درجہ متوسط کی صرف دو جاعتیں اُس وقت تعلیم پا رہی تھیں عربی کے ساتھ اُس وقت انگریزی زبان لازمی نہیں کی گئی تھی آمدنی کا مدار غیر مستقل چند دن پر تھا، جسکی مقدار چھ سات ہزار روپیہ سے زیادہ بھی لکھنؤ کے لوگوں کے خلاف ایک عظیم الشان طوفان موجزن تھا، ارکان مدرۃ العلما نے ایسی اہم ذمہ داری اپنے سر لی تھی جو کچھ خود امید و ہم کی حالت پیدا کر دینے والی تھی انصاف درس و طریقہ تعلیم کا جو تقریباً دو سو برس سے عمل میں آ رہا ہو دفعۃً بدل دینا بڑی ذمہ داری کا کام تھا، مگر چونکہ اُن کو اس بات کا پورے طور پر جہالت نہ ہو چکا تھا اور احساس کے بعد اطمینان بھی حاصل تھا کہ قوم کی فلاح و بقا کا مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ اب ایسے علمائے ملک میں پیدا ہوں جو اپنا اعتبار از سر نو قائم کریں اور کافی طور پر مسلمانوں کی رہبری کر سکیں جو وقت تک افراد قوم مغربی علوم و فنون سے واقف نہیں تھے اس وقت تک پڑنے مدرسوں کے نکلے ہوئے فاضل ملک نے قوم کو مخاطب کرنے کی اہمیت رکھتے تھے آج جبکہ ایک ایک بچہ علوم جدیدہ کو حاصل کرنے پر تڑا ہوا ہو تو یہ ناممکن ہو کہ وہ پڑنے طریقہ استعمال پر قانع ہو سکے،

ایسا منصوبہ تھا جس پر خدا کی عنایت سے ہم قائم رہے، آمد عیان آئین طوفان اُٹھے زلزلوں نے ہمارے منصوبوں کو خاک میں ملا دینا چاہا یہاں تک کہ خود آپ کے شہر مدراس میں کیا کچھ نہیں ہوا، ان افغان



کو آپ بھولے ہوں گے اور ہم تو اسکو بھول نہیں سکتے اس واسطے کہ ہماری زندگی کا یہ ایک قابل فخر  
 کارنامہ ہو مگر صاحبو! ان طوفانوں کا ہم نے مقابلہ کیا اور بارہ برس کے بعد ہم پھر آپ کے شہر میں  
 آئے ہیں اسوقت ہماری حالت پہلے سے کسی قدر بہتر ہو،

ہم کو عمارت دارالعلوم کے واسطے شہر کے بہترین حصہ میں جو لکھنؤ کا علمی مرکز سمجھا جاتا ہے تقریباً  
 تین ہزار زمین گورنمنٹ عالیہ کی عنایت سے حاصل ہوئی، اور جناب بگم صاحبہ بجا پور دام اقبالہا  
 نے پچاس ہزار روپیہ عمارت دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمایا جس سے ایک عالیشان عمارت  
 تیار کی گئی اور تقریباً اسی ہزار روپیہ اس پر صرف ہو چکا ہے یہ عمارت اگرچہ اب تک نامکمل ہو اور  
 تقریباً تینتیس ہزار روپیہ اس کی تکمیل کے لیے ہنوز درکار ہو مگر جلد رہتے اسکے تیار ہو چکے ہیں  
 وہ کام دے رہے ہیں یہ عمارت و منرنی چوبیس تین کمرے اور ایک نہایت شاندار ہال ہو جو  
 باعتبار وسعت کے علیگڑھ کے اسٹریجی ہال سے کسی قدر زیادہ ہو اور اگر لکھنؤ میں مدوۃ العیال  
 کے سالانہ جلسے کبھی ہوں تو صرف دارالعلوم کی عمارت مہمانوں کی آسائش اور اجلاس کے لیے  
 کافی ہو سکتی ہو۔

تقریباً تین سال سے دارالعلوم اسی عمارت میں ہو اور چونکہ اب تک دارالاقامہ تیار نہیں ہوا  
 لہذا اس کے نصف حصہ میں طلبہ رہتے ہیں اور نصف میں تعلیم ہوتی ہے، دارالعلوم سے کچھ فاصلہ پر ایک  
 عارضی مکان باورچی خانہ اور کھانا کھانے کے لیے تیار کرالیا گیا ہے اور ہم کو خوشی ہو کہ مدراس کے  
 نامور ممبر نریل مشرقیوب حسن صاحب سیٹھ چند روز پیشتر لکھنؤ جا چکے ہیں اور وہ اسکی تصدیق کر سکتے  
 ہیں، دارالعلوم کی عمارت کا نقشہ ملاحظہ ہو جلد سیاہ روشنائی سے بنایا گیا ہے یہ سب مکمل عمارت کا  
 نقشہ ہے اور جلد نقشہ روشنائی سے کھینچا گیا ہے وہ ہنوز نامکمل ہے اور اس بات کا محتاج ہے کہ اولیٰ العزم  
 اور فیاض طبیعت سلمان اس کو نفرتوجہ سے ملاحظہ فرمائیں (یہ نقشہ جگہ ہ میں مناسب موقع پر آدیزان تھا)

ہم جسوقت پہلے بار آپ کے یہاں آئے تھے تو اسوقت دارالعلوم اور مذکورہ علما کے تمام  
 صیغون میں مصارف سالانہ تقریباً دس ہزار روپے تھے اور اب اس سال جو تخمینہ جلسہ نظامیہ منعقد  
 ۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء میں طے ہوا جو دہتر تین ہزار ایک سو پچیس روپیہ تین آنے پانچ پائی کا جو ستر گزشتہ سے  
 کچھ زیادہ ہی ہو اسوقت ہماری آمدنی کا مارتا تشریف معین چند دن پر تھا، اگرچہ اب بھی مصارف کا زیادہ  
 حصہ غیر معین چند دن سے پورا ہوتا ہوتا ہے مگر فکر گزاری کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا چاہیے  
 کہ تقریباً ستر ہزار روپیہ کی آمدنی مستقل جو حسین ہماری مہربان گورنمنٹ عالیہ برطانیہ دست سلطنت  
 چھ ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ کی شکل میں ہم کو عنایت فرماتی ہو اور علیا حضرت  
 سرکار عالیہ بھوپال خلد اللہ ملکہا تین ہزار روپیہ سالانہ دارالعلوم کو عنایت فرماتی ہیں اسکے علاوہ  
 کچھ مستقل چندے وظائف طلباء غیر سطح کے لیے ہم کو فیاض مسلمانوں سے حاصل ہوتے ہیں،  
 جنہیں آپ کے مدرس کے چندے بھی شریک ہیں اور ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے  
 ہیں کہ آپ کے چندے ہم کو اسوقت سے مل رہے ہیں جبکہ پہلے بار ہم آپ کی مہمان نوازی سے مسرور  
 ہوئے تھے کچھ روپیہ ہم کو جائدادوں کی آمدنی سے حاصل ہوتا ہوا اگر وقت کتنا ل کے عتد میں  
 پریوی کونسل سے بھی کامیابی ہو گئی تو ہماری مستقل آمدنی میں کسی قدر اضافہ ہو جائے گا،

مگر صاحبو! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اسی موقع پر آپ سے یہ بھی عرض کر دوں کہ ایسی حالت میں جبکہ  
 مذکورہ علما کا تخمینہ مصارف سالانہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء کا تقریباً ۱۸ ہزار روپیہ امر کسی طرح تشفی بخش نہیں ہو سکتا کہ اس کی مستقل آمدنی کم و بیش  
 تین ہزار روپیہ ہو، اسکے معنی ہیں کہ تقریباً تین ہزار روپیہ کے واسطے ہم کو مسلمانوں کی حیثیت دامن کی  
 آزمائش کرنی پڑے گی اور ممکن ہو کہ اسکے کرنے میں ہم کو سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں جیسا کہ  
 سال گذشتہ کا تجربہ ہم کو بتا رہا ہے جب تک کہ مذکورہ علما کی مستقل آمدنی اس قدر نہ ہو جائے کہ اسکی روز افزون  
 ضرورتوں کو پورا کر کے اسوقت تک اطمینان نہیں ہو سکتا۔

بہر حال مدوۃ العلماء نے باوجود چند در چند کادٹون کے اپنی علمی زندگی میں برابر پیش قدمی کی اور سینیں گذشتہ تین اُس نے دارالعلوم کو ایک اسکول کے درجہ سے ترقی دے کر کالج کے درجہ تک پہنچا دیا، میں نے بھی بیان کیا ہو کہ جب ہم پہلے بار مدرس میں آئے ہیں تو اُس وقت تک درجہ ابتدائی کھل چکا تھا اور درجہ متوسط کی صرف دو جماعتیں کام کر رہی تھیں اُس کے بعد سے سال بسال درجے بڑھتے گئے یہاں تک کہ ہشت سالہ خواندگی کا پورا انتظام مکمل ہو گیا یعنی درجہ ابتدائی کی تین جماعتیں اور درجہ متوسط کی پانچ جماعتیں تمام ہو گئیں اور چند روز میں خدا کے فضل سے درجہ تکمیل بھی کھول دیا گیا جسکی خواندگی دو سال کی ہو اور اُس درجہ میں مختلف فنون ادب، حدیث اور کلام کی تکمیل جاری ہو

اس وقت تک بہت سے طلبہ فارغ التحصیل ہو کر نکل چکے ہیں اور انھوں نے خود اپنی علمی بنیاد اور ضرورت شناسی کی وجہ سے اپنے آپ کو ملک میں روشناس کرا دیا ہو اُنکے کے لیے بہت سی ضرورت نہیں کہ اُن کا تعارف آپ سے کراؤں، وہ دارالعلوم سے نکلے ہی اپنی علمی کارگزاریوں کی بدولت معروف و مشہور ہو چکے ہیں۔ آپ نے سنا ہو گا کہ عظیم گدھ میں دارالمصنفین کے نام سے ایک انشٹیشن قائم ہوا ہو وہ ہمارے مدرسہ کے متفرجین کا کارنامہ ہو، مولوی سید سلیمان صاحب نبوی اُسکے سکریٹری ہیں مولوی مسعود علی صاحب تنظیمین اور مولوی سید سلیمان صاحب مولوی عبدالسلام صاحب مولوی حاجی معین الدین صاحب وغیرہ تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف ہیں سیرۃ نبوی کا کام علامہ شبلی مرحوم نے شروع کیا تھا پانچ جلدوں میں سے صرف ایک جلد وہ تیار کر چکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنے کا وقت آگیا، اب اُس کی تکمیل کا دارالمصنفین نے بیڑہ اٹھایا ہو، دو جلدیں اسکی انھوں نے اور تیار کر لی ہیں سیرۃ الصحابہ کے نام سے ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہو جس کا مقدمہ مولوی عبدال

عبدالسلام صاحب نے ایسا لکھا ہے جو اشاعت کے بعد زمانہ حال کی بہترین تصنیف سمجھا جائیگا  
مولوی عبدالسلام صاحب نے اسکے علاوہ سرطور الامم کا ترجمہ بھی کیا ہے جو عنقریب شائع  
ہوگا، مولوی سید سلیمان صاحب نے دوسرا لادب لغات جدیدہ ارض القرآن وغیرہ  
تصنیفات کے علاوہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت لکھی ہے جو عنقریب شائع  
ہوگی علاوہ اسکے المعاریف کے نام سے ایک مامور رسالہ بھی دہان سے نکلتا ہے جو علمی مضامین کے  
اعتبار سے ہندوستان کا بے نظیر رسالہ ہے۔

چند لوگوں نے سر اسے میر خلع اعظم گڈہ میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہے جو دارالعلوم کے نصاب  
درس و طریقہ تعلیم کا نمونہ ہے اس کے مدرس اول ہمارے دارالعلوم کے تخرج مولوی شبلی صاحب  
ندوی ہیں اور اب مولوی عبدالرحمان صاحب نکلومی تخرج دارالعلوم بھی اسی مدرسہ میں  
بلائے گئے ہیں کچھ زمانہ گزرا ہے کہ یہ لوگ ہندوستان کے نامور مدرسین میں شمار کیے جائیں گے۔  
ہمارے دارالعلوم کے ایک تخرج مولوی ضیاء الحسن صاحب ایم اے ہیں  
جنھوں نے شرمع سے آخر تک دارالعلوم میں تعلیم پانے کے بعد علیگڑھ کالج میں ایم اے  
تک کامیابی حاصل کی۔ اب ان کو گورنمنٹ عالیہ نے مالک متحدہ کے عربی مدارس کا  
انسپکٹر مقرر فرمایا ہے۔

دارالعلوم کے چند فارغ التحصیل رنگون میں ہیں اور انھوں نے علوم و فنون اسلامیہ کی  
ترقی کے خیال سے اردو زبان کی ترویج کی کوششیں کیں جس میں وہ ایک حد تک کامیاب  
ہو چکے ہیں اور اسکے بعد انگریزی قائم کی ہے ان میں ایک مولوی شیدابو ظفر صاحب ہماری  
آج کل برہمی زبان سیکھ رہے ہیں تاکہ اس ملک میں اشاعت اسلام کی خدمت انجام دین  
علاوہ ان کے مفتی محمد یوسف صاحب انصاری مولوی محمد یوسف صاحب منطقی

حافظ فضل الرحمن صاحب اور مولوی عبدالودود صاحب دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہو کر اُسی دارالعلوم کے مدرس مقرر کیے گئے ہیں اور اپنے کارِ مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں، مولوی عبدالغفور صاحب دفترِ ندوۃ العلماء کی خدمت پسند کی اور مجھ کو خوشی ہو کہ وہ اس خدمت کا حق نہایت محنت اور جانفشانی سے پورا کر رہے ہیں، مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب اللہ وہ کے ایڈیٹر ہیں اُن کو روشناس کرنے کی ضرورت نہیں جنھوں نے اُنکے مضامین دیکھے ہیں وہ خود اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کس قابلیت سے اس کام کو کر رہے ہیں،

مولوی اجعلہ لواجد صاحب اپنے زمانہ طالب علمی میں ہمارے دارالعلوم کے بہترین طلبہ ہیں شمار کیے جاتے تھے وہ آج کل کلکتہ کے امیریل لائبریری میں کام کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالباری صاحب پونہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں مولوی سید نجم الہدیٰ صاحب بہاری مولوی قمر الدین صاحب لموی، مولوی سید عبدالمبین صاحب بنسوی، مولوی سید عبدالحفیظ صاحب وبعض دیگر تخریجین دارالعلوم مختلف مقامات کے گورنمنٹ اسکولوں میں ہیڈ مولوی و سیکنڈ مولوی ہیں اور ہمارے دارالعلوم کے ایک پُرانے طالب علم مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب مدرسہ عالیہ کلکتہ میں فنِ ادب کے مدرس ہیں اور مٹرمارسے پرنسپل مدرسہ عالیہ نے جس وقت لکھنؤ آکر دارالعلوم کا معائنہ فرمایا ہو تو مولوی خلیل صاحب کا خاص طور پر معائنہ کی کتاب میں تذکرہ کیا جو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ ہمارے عزیز دن نے کس طور پر علمی کاموں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہو اور بغیر کسی خارجی اثر کے خود اپنے علمی شوق کی وجہ سے انھوں نے اپنے لیے کیسی راہیں پیدا کر لی ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد طب کی طرف متوجہ ہوئے اور چند روز کی مشق و تجربہ کے بعد مختلف مقامات پر کامیابی کے

ساتھ اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں ازاںچہ مولوی حکیم رکن الدین صاحب سہسراوی کلکتہ میں مولوی حکیم عبدالباری صاحب پورنیہ میں مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب مونگیر میں مولوی حکیم مظہر قدیم صاحب لمبے بریلی میں مولوی محمد خلیل صاحب رنگون میں اور مولوی حکیم سید تمیز الدین صاحب انبالہ میں نہایت ہوشمندی اور قابیلیت سے مطبکے رہے ہیں۔

میں نے چند ایسے متحررین دارالعلوم کا آپ کے سامنے تذکرہ کیا ہے جو یہاں سے نکلنے کے بعد علمی خدمتوں میں مشغول ہو گئے ہیں ورنہ ان کے علاوہ بہت سے فرزندانِ مدوہ ہیں جو ضروریات زندگی کی مختلف شاخوں میں مصروف کار ہو گئے ہیں کچھ ایسے ہیں جو یہاں سے نکل کر انگریزی اسکولوں اور کالجوں میں داخل ہو گئے ہیں وہاں سے کامیاب ہونے کے بعد اگر زمانہ نے سعادت کی تو یہی لوگ ہندوستان کے درخشندہ گوہر بن گئے۔

حضرات ۱۹ ارکانِ مدوۃ العلماء کو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس بارہ برس کے عرصہ میں بہت سے ناگوار تغیرات بھی ظہور پذیر ہوئے ہیں کتنے حضرات تھے جنہوں نے ہمیشہ مدوۃ العلماء کا کام دلآویزی کے ساتھ انجام دیا اور مسکو بقدر امکان ہر طرح کی مدد دی وہ اب ہم میں نہیں ہیں۔ اسی مدرس کے تعلقات کے لحاظ سے الحاج عبدالملک بادشاہ صاحب کو ہماری آنکھیں

ڈھونڈھتی ہیں اور انکی نمایاں خدمتیں ہم کو یاد آتی ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ اب ہم میں نہیں ہیں۔

ہمارے ارکان خاص میں علامہ شبلی شمس العلماء مولوی عبدالحق مولوی مسیح الزماں خان وغیرہ جو مدرس کے پچھلے جلد میں شریک تھے اور مدوۃ العلماء کے دست و بازو بن گئے تھے وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ یہ لوگ اب ہم میں نہیں ہیں مگر انکی یاد ہمارے دلوں میں تازہ ہے اور مدوۃ العلماء کے صفحات تاریخ ہمیشہ انکی یاد تازہ رکھیں گے، ہم انکے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ ان کو اپنے جوار رحمت میں رکھے،

جناب صدر انجمن و مجھ کو بحیثیت ناظم ندوۃ العلماء کے صرف سا لگدشتہ کے کارروائی اس موقع پر بیان کرنی چاہیے تھی مگر جو واقعات مدراس سے ندوۃ العلماء کو بارہ برس پیشتر حاصل ہو چکے ہیں ان کا اقتضایہ تھا کہ اس بارہ برس کی مدت میں ندوۃ العلماء نے اپنے فرائض میں جو تھوڑی بہت کامیابی حاصل کی ہو اس کا مختصر سا تبصرہ کر دیا جائے تاکہ میزبانان مدراس کو یہ معلوم ہو کہ اس مدت میں ہم خاموش نہیں رہے اور ہم نے جو وعدے اُن سے کیے تھے اُن کو نہیں بھولے اس معذرت کے ساتھ میں سال زیر بیان کی کارروائی جناب کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت پا رہا ہوں۔

## ندوۃ العلماء

سا لگدشتہ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس پانزدہم پونامین ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوا تھا اور اٹھین علاقہ تعزیت و دہلیت کی تجویزوں کے تین تجویزین نہایت ضروری منظور ہوئے تھے (۱) یہ جلسہ تجویز کرتا ہو کہ پونامین ایک انجمن معین الندوہ کے نام سے قائم کی جائے اور اُس انجمن کی ماتحتی میں ایک ابتدائی اسکول قائم کیا جائے جس میں ندوۃ العلماء کے تجویز کردہ نصاب کے مطابق تعلیم ہو اور بعد کامیابی رفتہ رفتہ اسی نمونہ کے اسکول دیگر مقامات پر قائم کیے جائیں

(۲) یہ جلسہ احاطہ بیلہ کے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہو کہ اپنے احاطہ کے چند ہونہار مسلمان بچوں کو دارالعلوم لکھنؤ میں عربی و دینی علوم کی کامل تحصیل کے لیے بھیجیں اور اُس کے لیے ایک چندہ و خالصت قائم کریں تاکہ وہاں سے واپس آکر اپنے ملک کی بہترین خدمت انجام دے سکیں۔

(۳) یہ جلسہ اُن تجویزوں کی تجدید کرتا ہو جو اجلاس چارڈم ندوۃ العلماء میں بابتہ مکمل دارالعلوم و تعمیر دارالاقامہ و مسجد و کتب خانہ کے منظور ہو چکی ہیں۔

یہ تجویزین جیسی کچھ ضروری اور اہم ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں مگر افسوس ہو کہ علمی کارروائی ان کی

بمیزان نمونے کے جوین نے جلسہ کے بعد خود عاملین پونہ سے معین اللہ وہ کے قائم کرنے کے متعلق گفتگو کی اور وہاں سے آنے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی کو بھیجا وہ کئی مہینہ تک مسلسل اس کی کوشش کرتے رہے مولوی عبد الباری صاحب اسٹنٹ پرنسپل پونا کالج کو جو ہمارے دارالعلوم کے متخرج ہیں توجہ دلائی گئی وہاں کے حضرات کو خطوط بھیجے گئے مگر کئی مہینوں کے بعد وہد کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

تجویز نمبر ۲۔ ایک حد تک ہم لوگوں کے کرنے کی تھی اس واسطے ہم نے مولانا غلام محمد صاحب مداح کو جبکہ وہ پونا میں تھے اُس کی طرف توجہ دلائی اور انھوں نے دوڑ کے وہاں سے منتخب کر کے بھیجے جن کو ہم نے وظائف دیکر دارالعلوم میں داخل کر دیا جو اور وہ زیر تعلیم ہیں۔

تجویز نمبر ۳۔ کے متعلق جلسہ میں بہت کم چندہ ہوا کچھ نقد کچھ موعود اور افسوس ہے کہ موعودہ تو ابھی تک کچھ باقی ہے جو وصول نہیں ہوئی، جلسہ کے بعد وکلائے ذرۃ العلماء نے مختلف مقامات کے دورے کئے مگر جنگ کے اثر نے کچھ مفید نتیجہ نکلنے نہیں دیا ان مسلسل ناکامیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دارالعلوم ہندوستان مکمل ہے دارالاقامہ کی تعمیر شروع نہیں ہوئی مسجد کا کام شروع ہونے کو تھا مگر سرمایہ کی کمی سے اُس میں بھی ابھی تک ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ دارالعلوم جس زمین پر بنایا گیا ہے وہ ہم کو گورنمنٹ عالیہ نے چھ روپیہ بیکہ کے حساب سے لگان پر عطا کیا ہے چونکہ اسی زمین پر شرعاً مسجد نہیں بنائی جاسکتی اس واسطے ہم نے پہلے اس بات کی کوشش کی کہ اُسے متصل کوئی قطعہ زمین کا یقینیت ہم کو مل جائے تو اُس پر مسجد بنائیں مگر اُس میں ناکامی ہوئی اس واسطے ہم نے گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی کہ وہ اس قدر قطعہ زمین کا جو مسجد کی ضرورتوں کے لیے کافی ہو ہم کو بہہ فرادے چنانچہ عالیجناب نواب لفٹننٹ گورنر مالک متحدہ دہم اقبالہ نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور



۲۲۲ فٹ زمین ۵۳۵ فٹ طول میں ۷۷ فٹ عرض میں ہم کو عنایت فرمائی اور اس کا نقشہ اور اسٹیٹ تیار کر دیا گیا ہوا اور داغ بیل پڑ چکی جو اب اہل کرم کی فیاضی کا انتظار ہو میں نے سال گذشتہ کی رپورٹ میں بیان کیا تھا کہ ۱۹۱۶ء مارچ ۱۷ء کو جناب نواب حمزہ حسین مسٹن لٹنٹ گورنر بہار و رام اقبالہ نفس نفیس دارالعلوم کے معائنہ کے واسطے تشریف لائے تھے جناب مدوح نے روانہ ہوتے وقت ناظم ندوۃ العلماء کو حاضر ہونے کے لیے ارشاد فرمایا تھا اُس زمانہ میں جلسہ پونا کا کام چھڑا ہوا تھا اس وجہ سے میں حاضر نہیں ہو سکا۔ پونہ سے واپس آنے کے بعد میں نے حاضری کی اجازت چاہی اور جناب مدوح کی اجازت سے جناب خان بہادر کرنل محمد عبدالحمید خان صاحب حامی ندوۃ العلماء جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رکن انتظامی رادور خاکسار پنی تال میں باریابی سے مشرت ہوئے جناب مدوح نے ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کے ساتھ اپنی دلاویزی کا اظہار فرمایا اور اُس کے مقاصد و اغراض سے کامل ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے ہر طرح کی مدد دینے کا اقرار فرمایا اور دارالعلوم کو جلد سے جلد مکمل کر دینے کی خواہش فرمائی اور ارشاد کیا کہ تکمیل دارالعلوم کا اسٹیٹ او نقشہ انکی خدمت میں بھیجا جائے جو محض ضروری ضروری کاموں پر مشتمل ہو جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر آنے والے دارالعلوم کی تکمیل میں کافی مدد دینے کا ارادہ فرمایا تھا مگر ذرائع امداد کے متعلق گفتگو ہونے کے بعد فرمایا کہ کھنؤ میں چٹھ کو یاد دہانی کیجئے۔

اسی سفر میں صاحب ڈاکٹر کٹر مالک متحدہ کی خدمت میں بھی ٹھکڑا اور جناب منشی محمد احتشام علی صاحب کو حاضری کا اتفاق ہوا تھا اور اُن سے بھی دارالعلوم پر دیر تک گفتگو رہی، ۹ جون ۱۹۱۶ء کو میرے پاس ایک چٹھی نمبر ۳۹ صاحب ڈاکٹر نصیحتہ تسلیم کی موصول ہوئی اُس میں جناب مدوح نے اس بات پر آمادگی ظاہر فرمائی کہ اگر ارکان ندوۃ العلماء اس بات کو منظور کریں کہ وہ ایک خاص نقشہ کے موافق بائیس ہزار روپیہ کی لاگت سے دارالاقامہ تیار کریں گے

تو گورنمنٹ ان کو اندراہ مہربانی چندرہ ہزار روپیہ عنایت فرماے گی یہ چھٹی ۹ ستمبر ۱۹۱۶ء کے جلسہ میں پیش ہوئی اور یہ سٹہ ہوا کہ ڈاکٹر کٹر سہاہر کی خدمت میں گورنمنٹ کی اس توجہ اور مہربانی کا شکریہ ادا کیا جائے اور یہ اسے دعا کی جائے کہ وہ اس عطیہ کو مکمل دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمائیں چنانچہ اس مضمون کی چھٹی انکی خدمت میں بھیج دی گئی ہو اس کا جواب ہنوز وصول نہیں ہوا جب ہنر آئربالقاہ لکھنؤ تشریف لائے تو جناب منشی محمد حشام علی صاحب نے باریابی حاصل کر کے یاد دہانی کی ہنر آنر نے فرمایا کہ انکی خدمت میں میموریل بھیجا جائے چنانچہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۶ء کو منظور شدہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۶ء ارکان انتظامیہ کی جانب سے میموریل بھیجا گیا اور اُس میں تفصیل کے ساتھ اپنی تمام ضرورتیں عرض کی گئیں ہم کو کامل توقع تھی کہ ہنر آنر ہماری درخواست کو شرف پذیرائی عنایت فرمائیں گے مگر افسوس ہو کہ جنگ کی وجہ سے اس قدر جلد جلد حالات بدلتے رہتے ہیں کہ اُنہ کی کسی بات پر بعد وہ نہیں کیا جاسکتا، ہنر آنر نے ہمارے میموریل کے جواب میں دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے حالت موجودہ میں مدد دینے سے معذرت ظاہر فرمائی اور اس طرح ہماری یہ امید بھی جاتی رہی،

حضرات ۹ باوجود ان تمام دشواریوں اور ناپوسیوں کے ہم نے جدوجہد میں کوئی کمی نہیں کی نذرۃ العلما کا اثرا سرسوزید کرنے کے لیے ملک کے با اثر حضرات سے خط و کتابت کی گئی و کھلا روانہ کئے گئے، ارکان انتظامیہ کو بار بار توجہ دلائی گئی، دوران سال میں تقریباً تین مہینہ کے بعد مجلس انتظامی کے چار اجلاس اور مجلس نظامت کے دس اجلاس منعقد ہوئے اور ارکان انتظامی نے توجہ اور دلچسپی سے سب کام انجام دیئے ابھی یہ نہیں ہوا کہ کورم پورا ہونے کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا ہو، جیسا کہ ہندوستان کے دیگر مجالس میں اکثر ہوا کرتا ہوا اور خود نذرۃ العلما میں اس سے پہلے کئی بار ہو چکا ہو یہ بات اس کی دلیل ہے کہ پہلے سے زیادہ ارکان کو نذرۃ العلما کے ساتھ دلچسپی پیدا

ہو گئی ہو۔

اس سال جناب بابونظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امترسہ کی توجہ اور مہربانی سے امترسہ میں از سر نو معین الندوہ قائم ہوئی اور خوشی کی بات ہو کہ ارکان و عہدہ داران معین الندوہ و آؤیری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

نورۃ العلماء کے صیفہ تعمیر کا کام بہت عرصہ سے بند ہوا و جناب فشی محمد حشام علیضارٹیں کوری سکرٹری تعمیرات اس عہدہ سے بہت زمانہ ہوا مستعفی ہو چکے ہیں اس سال اس عہدہ پر نواب سید علی حسن خان صاحب بہادر کا انتخاب کیا گیا اور انکی مدد کے واسطے خواجہ شیدالدین حسین صاحب جو انٹ سکرٹری منتخب کئے گئے۔

نواب صاحب ممدوح نے بحیثیت معتمد مال و معتمد صیفہ تعمیر صیفہ مال و صیفہ تعمیر کے علمی و علمیہ ضوابط تیار کئے ہیں جنہیں ضابطہ تعمیرات جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۹- مارچ ۱۹۱۱ء میں بعد غور و بحث کے طے ہو کر منظور ہو گیا ہوا و رضا بطہ مال ایک مجلس ماتحت کے سپرد (بعض غور و بحث) کر دیا گیا ہے نیز نقشہائے کتب حساب ایک و دوسری مجلس ماتحت کے سپرد کئے گئے ہیں امید ہو کہ آئندہ جلسہ انتظامیہ میں یہ دونوں چیزیں طے ہو جائیں گی۔

ضابطہ تعمیرات کی منظوری کے علاوہ جو کام صیفہ تعمیر میں ہے ہیں وہ جب سند جزیل میں (۱) جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۰ء میں طے ہوا کہ آئندہ سے کام ذریعہ ٹھیکہ کسی ماہر انجینیر کی نگرانی میں ہوا کرے اور مال مصالحو بطور امانی خریداجائے اس سے مقصود یہ تھا کہ مستقل علامہ تعمیر کی بچت رہے گی اور کام اصول فن تعمیر کے موافق ہو گا، اس تجویز کے موافق مسٹر محمد حسن الزمان سندیانہ کو برزیل کالج سے جو دولت آصفیہ حیدر آباد میں مدت تک کار تعمیر انجام دے کر اب لکھنؤ میں کاروبار کرتے ہیں خط و کتابت کی گئی اور جناب ممدوح نے ازراہ ہمدردی کار طے فیصل کی

انجام دہی کا معاوضہ پانچ فیصدی منظور فرمایا (الف) تیاری نقشہ جات ڈرائنگ ایجنٹ (ب) جلیقہ ڈگری کارٹھیکہ دار وغیرہ (ج) پیالٹس کارٹھیکہ دار (د) جلیقہ اشیاء تعمیر (ہ) تیاری بل، یہ بھی ملے ہو گیا ہو کہ فیس ہمیشہ ختم کار کے وقت دی جائے گی

(۲) حسب ذیل نقشہ ہائے عمارات دارالعلوم نہایت محنت سے مرتب کئے گئے جنکی ساخت میں کفایت شعاری، استحکام، سادگی اور عربی طرز عمارت ملحوظ رکھی گئی ہو (الف) نقشہ تقسیم عمارت ارضی دارالعلوم نقشہ مسجد مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ پر جو نہایت واضح و تفصیلی بنایا گیا ہو اور اس کے اجزاء گنبد، مینار، محراب اور پچھلاٹک کے جدا جدا نقشے بناے گئے ہیں (ج) نقشہ کتب خانہ جو دارالعلوم کے جانب شرق مسجد کے مقابل تجویز کیا گیا ہو (د) نقشہ دارالاقامہ مع عمارات المتحدہ و شاگرد پیشہ وغیرہ دو منزلیہ عمارت تین حصوں پر تقسیم کی گئی ہو، اس کا درمیانی حصہ دارالعلوم کے محاذ میں ہو گا اور دو دیگر حصے مشرق و غرباً میں ڈیڑھ سار ہونگے سمت شمال پچھلاٹک مع جنگلہ ہو اور وسطین حوض، فوارہ، چمن اور ٹرکین ہوگی، دارالعلوم اور دارالاقامہ کی مابین ارضی طلبہ کی ورزش کے لئے چھوڑی جائے گی پوری تفصیل اس کے ضمیمہ پورٹ اور نقشوں کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہو جو چھپو اگر آؤ زبان کر دیئے گئے ہیں (۳) سال زیر بیان میں بنگلہ کار ہائے تعمیر کے حسب مندرجہ ذیل کام انجام دیئے گئے ہیں۔ (الف) سفیدی دارالعلوم دومرتبہ باورچی خانہ و دارالطعام وغیرہ (ب) کمرہ ہائے دارالعلوم میں جوڑ دروازے لگائے گئے اور ۴ جوڑ کھڑکیاں اور ۶ عدد چوکھٹ بازہ اور ۲ عدد کھڑکیاں روشنہ انون میں لگائی گئیں۔ (ج) دارالعلوم کے مال اور برآمدہ میں کٹی کٹوا کر زمین کوئی الجھہ مضبوط کر دیا گیا ہو (د) سلسلہ تعمیر مسجد مطبخ و دارالطعام کہنے کی عمارت اپنے موقع سے ہٹائی گئی اور زمین ہموار کر کے مسجد کی داغ بیل ڈالی گئی اور اسی سلسلہ میں خدا کے بھروسہ پر آغاز کار کر دیا گیا ہو اب ضرورت اس بات کی ہو کہ آپ ہمارے

حوصلہ افزائی فرمائیے اور فراخ دلی سے ہم کو مدد دیجیئے۔

## دارالعلوم

مثل سال گذشتہ کے اس سال بھی دارالعلوم کی طرف ارکان انتظامیہ نے زیادہ توجہ مبذول کی سب سے پہلے نصاب درس پر غور کیا گیا ۲۱- اپریل ۱۹۱۶ء کے جلسہ انتظامیہ میں مجلس علم اصلاح نصاب کے واسطے قائم کی گئی اور سندھستان کے چیدہ اشخاص جو تعلیمی کاموں میں مہارت رکھتے ہیں اس مجلس کے ممبر نامزد کیے گئے قبل اسکے کہ مجلس علما کا کوئی جلسہ منعقد کیا جائے ناظم ندوۃ العلماء نے ہتتم دارالعلوم سے خواہش کی کہ وہ مدرسین دارالعلوم سے نصاب زیر درس کے متعلق رپورٹیں حاصل کر کے مع اپنی یادداشت کے بھیجیں ان رپورٹوں کے آنے کے بعد انکی متعدد وکاپیاں مع نصاب زیر درس کے ہر ایک ممبر کو بھیج دی گئیں تاکہ وہ پہلے سے اُس پر تیار ہو جائیں اُسکے بعد دسمبر ۱۹۱۶ء میں جلسہ منعقد کیا گیا اور تمام کتابیں جن پر بحث ہونی چاہیئے تھیں موجود کر دی گئیں نیز مدرسین دارالعلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اس مجلس میں شریک ہو کر اپنے خیالات اظہار فرمائیں چنانچہ اس طریقہ سے مسلسل کئی روز کی نشست اور غور و بحث کے بعد نصاب مرتب کیا گیا جو اسید ہو کر دارالعلوم کے مقاصد و اغراض کے لحاظ سے بہترین نصاب ہو گا اس نصاب کو دوران سال میں نافذ کرنا مناسب نہ تھا اس واسطے قرار دیا گیا ہو کہ شوال ۱۳۳۵ھ سے جو تعلیمی سال کے آغاز کا زمانہ ہو اسکے موافق تعلیم دی جائے گی۔

اس نصاب کی متعدد خصوصیتوں میں سے بڑی خصوصیت یہ ہو کہ ہشت سالہ خواندگی میں سے پہلے اور دوسرے درجہ سے انگریزی تعلیم کمال دی گئی ہو کیونکہ دو دو شکل زبانوں کے سیکھنے کا بار چھوٹے چھوٹے بچوں پر ناقابل برداشت تھا اور نتیجہ اس کا یہ ہوتا تھا کہ ابتدائی پڑھائی

تھی پھر آخر تک یہ بگاڑ انکی استعداد و فن میں باقی رہتا تھا ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہو کہ اسکو قابلِ تحمل بنانے پر زیادہ کوشش کی گئی ہو تاکہ عربی اور انگریزی کے ایک ساتھ پڑھنے اور دونوں پر برابر محنت کرنے سے اُنکے قلوب دماغی پر مضرت نہ پڑے جو زمانہ حاضرہ میں انگریزی تعلیم کا لازمی نتیجہ ہو گیا ہے ایک خصوصیت اُسکی یہ ہو کہ باوجود اُسکے ہلکے کیئے جانے کے ادب اور دینیات کا معیار تعلیم مہبتِ ملن کر دیا گیا ہے ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہو کہ بعض ضروری ضروری فنون جو اب تک کسی وجہ سے چھوٹے ہوئے تھے اُنکے لیے بھی اُس میں گنجائش نکالی گئی اور فنِ مناظر و وسعت کی تعلیم بھی داخلِ نصاب کر دی گئی علاوہ اسکے اور بھی خصوصیتیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گئی۔

مگر صاحبِ اسرتِ نصاب کی مناسب ترتیب کافی نہیں ہے اس کے ساتھ طریقہ تعلیم کو بھی مصل ہو اس لیے ارکانِ مودۃ العلماء نے مدرسین دارالعلوم کے انتخاب میں پوری پوری جدوجہد کی ہے اور بہترین لوگوں کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے اور صرف و نحو کے درجہ کے لیے ایک مدرس کو کافی نہیں سمجھا اس سال ایک مدرس کا اور ضافہ کر دیا ہے جس سے امید ہو کہ چھوٹے بچوں کی تعلیمی پرداخت بہ نسبتِ پہلے اب زیادہ ہو سکے گی۔

بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال طلبہ کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے اور اگزۃ العلماء میں تالیفِ تفسیر کی زیادہ گنجائش ہوئی اور داخلہ لاقامہ بن چکا ہوتا تو دو چند و تہ چند طلبہ لے جاسکتے تھے۔ تاہم بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال چالیس طلبہ کا اضافہ ہوا ہے پچھلے سال اپریل ۱۹۱۶ء تک ستر طلبہ درجِ رجسٹر ہوئے تھے اور اس سال اب تک ایک سو طالبِ علموں کا نام درجِ رجسٹر ہو چکا ہے جن کی اوسطِ حاضری ۹۴ ہے ان میں ۹۵ طلبہ دارالاقامہ میں رہتے ہیں اور ۲۵ طلبہ کو مودۃ العلماء کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

# گوشواره حساب و صرف نذرة العلماء و دارالعلوم

من ابتداء کیم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر	تفصیل مدت آمدنی	مقدار			تفصیل مدت خرج	مقدار			نمبر
		روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
	بقایا ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	۱۳۰	۱۰	۰	تختہ ملازمین دارالعلوم	۲	۱۳۰	۱۰	۰
	تحويل بنک الی بنگال محمد اللہ علیہ				وظائف طلباء غیر مستقیم	۲			
	تحويل سرائے محفوظ ماس				ڈاک دارالعلوم	۳			
	تحويل متعدد صاحبان ۱۶ پ				طبع دارالعلوم	۴			
۱	تعلیم دارالعلوم	۱۵	۰	۰	خرید کتب درسیہ	۵			
۲	وظائف طلبہ	۱۱	۰	۰	نگارن رخصتی نزول دارالعلوم	۶			
۳	انعام تفسیر و حدیث	۱۱	۰	۰	دور الاقامہ	۷			
۴	چندہ تعمیر مسجد	۰	۰	۰	طبع پرچہ امتحان دارالعلوم	۸			
۵	چندہ تعمیر دارالاقامہ	۱۵	۰	۰	کتب خانہ دارالعلوم	۹			
۶	عام اغراض نذرة العلماء	۱۳	۰	۰	مرمت و صفائی دارالعلوم	۱۰			
۷	چندہ کلینت	۰	۰	۰	تختہ و کلاہ دارالعلوم	۱۱			
۸	امانت	۱۳	۰	۰	تختہ ملازمین نذرة العلماء	۱۲			
۹	زکوٰۃ	۰	۰	۰	سفر خرچ و کلاہ	۱۳			
۱۰	فروخت کتب کتب خانہ	۸	۰	۰	سفر خرچ عہدہ داران	۱۴			
۱۱	فروخت کتب روئداد	۵	۰	۰	طبع نذرة العلماء	۱۵			
۱۲	رسالہ النذودہ	۱۰	۰	۰	ڈاک نذرة العلماء	۱۶			
۱۳	چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم	۱۳	۰	۰	متفرقات ساز خرچ نذرة العلماء	۱۷			
۱۴	محمد ہاشم ہواری معلم دارالعلوم	۰	۰	۰	مصارف جلسہ لائے نذرة العلماء	۱۸			
۱۵	متفرقات نذرة العلماء	۸	۰	۰	مہمانداری نذرة العلماء	۱۹			
	میزان صفحہ	۱۲	۰	۰	میزان صفحہ	۲۰			

ردیف	تفصیل مبالغ آمدنی	مستدار				تفصیل مبالغ خرج	مستدار			
		روپیہ	آنہ	پائی	درہم		روپیہ	آنہ	پائی	درہم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
	میزان صفو سابق	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	میزان صفو سابق	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۶	دارالارقامہ	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	امانت	۲۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۷	لگان ارضی نزول	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	سید محمد ہاشم بہاری شعلہ	۲۱	۱۰	۱۰	۱۰
۱۸	وایسی ڈاک	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	متفرقات سائنس و دارالعلوم	۲۲	۱۰	۱۰	۱۰
	میزان اصل آمدنی	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	زکوٰۃ	۲۳	۱۰	۱۰	۱۰
	وایسی حسب الخرج	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	رسالہ اندودہ	۲۴	۱۰	۱۰	۱۰
	میزان سال حال	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	تعمیر دارالعلوم	۲۵	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	مفر خرج دارالعلوم	۲۶	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	خرید فرنیچر دارالعلوم	۲۷	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	میزان کل اصل مصارف	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	حسب الخرج	۲۹	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	میزان کل مصارف	۳۰	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	بقایا سال سائنس ۱۹۱۷ء	۳۱	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	تحویل بنگالون بنگال لکھنؤ دارالعلوم	۳۲	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	تحویل معتمد صاحب مال دارو	۳۳	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	میزان کل	۳۴	۱۰	۱۰	۱۰
	میزان کل سال حال بقایا سابق تا سال ۱۹۱۷ء	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	محمد علی عثمانی (مستمدال)	۳۵	۱۰	۱۰	۱۰



# نقل تنقیح جناب مولوی نظام الدین صاحب بنی کبی ایل منقح حسابات و تعلیمات

متعلق گوشوارہ آمد و صرف وۃ العلماء بن ابتدائے کلم ایل ۱۹۱۶ء لغایت ۱۳ ماہ ۱۹۱۷ء

گوشوارہ سالانہ بابہ سین ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ ماہ ۱۹۱۷ء دست بین جلد طبع ہو کر شائع کیا گئے

نظام الدین حسن بی۔ لے بی ایل  
تنقیح حسابات وۃ العلماء لکھنؤ۔

رپورٹ ختم ہونے پر جناب مولوی عبدالمداح صاحب نے تحریک کی رپورٹ منظور کی جلسہ  
جسکی تائید امرتیل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے کی اور رپورٹ بالاتفاق منظور کی گئی، بعد ازاں  
جناب صدر انجمن کی طرف سے تجویز نمبر حسب ذیل الفاظ میں پیش کی گئی۔

”اس جلسہ کی رائے میں مسلمان باشندگان ہند کو جو گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ امن و امان سے

زندگی بسر کر رہے ہیں لازم ہو کہ موجودہ زمانہ میں بھی اپنے وفادارانہ طریق عمل کو قائم رکھیں

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے جناب صدر انجمن نے مختصر تقریر فرمائی جس کا ماحصل

حسب ذیل ہے۔

”آپ نے فرمایا کہ اسلام نے ہم کو تہذیب و امتیاز و راج کی تعلیم دی ہے اسی لیے بچے والدین کا  
اور چھوٹے پیرائے سال بزرگوں کا ادب کرتے ہیں اگرچہ اس نے مانگی یہ کیفیت ہے کہ بچہ ہر چیز کی علت و  
سبب دریافت کرتا ہو اگر یہی لیل و نہار رہا تو خدا حافظ ہو، بہر حال مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ  
اُن کو حکام کی اطاعت و وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے یعنی یہ جایا گیا ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہو  
اُنکی اطاعت کرو اور اگر تم کو کوئی شکایت ہو تو اُسکو ادب و شایستگی سے پیش کر دو واقعہ ہجرت حبشہ سے  
اسلام کے طریق عمل کا اندازہ ہو سکتا ہے جو غرض ہر حکومت و گورنمنٹ کے ماتحت وفادارانہ زندگی ہمارا طریق عمل

ہونا چاہیے اسکے لئے کسی رزلوشن کی مطلق حاجت نہ تھی لیکن چونکہ آجکل زمانہ بھڑکنے لگی ہوئی ہو اور عناصر اربعہ ہم مصروف پیکار میں اور لوگ ترمیم بجاۃ کامصداق بن رہے ہیں اور گورنمنٹ کے مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے اس لئے گورنمنٹ کی مصروفیت کے زمانہ میں امن وامان کا قائم رکھنا ہمارا فرض ہے یعنی اس موقع پر امن وامان قائم رکھنے میں ہم کو گورنمنٹ کی مدد کرنا چاہیے۔ لہذا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو قیام امن و وفادارانہ طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔  
مذکورہ بالا تقریر کو لوگوں نے عام طور پر پسند کیا اور تجویز نمبر (۱) بالاتفاق منظور کی گئی۔

اسکے بعد آئرلینڈ کے سربراہ سر جیمز کونولس نے اپنا خطاب کیا کہ ۳۰ ستمبر کو ندوۃ العلماء کے پنڈل میں آئین تعلیمی جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس منعقد ہو گا چنانچہ یہ اجلاس زیر صدارت آئرلینڈ کے سربراہ سر جیمز کونولس منعقد ہوا جس کے حالات ہم عدم گنجائش کی وجہ سے ندوۃ العلماء کی سالانہ رپورٹ میں شائع کرنے سے معذور ہیں

افتتاحی اجلاس ختم ہونے سے پہلے لارڈ فیلڈ گورنر مدد اس کی چٹھی حاضرین کو سنائی گئی کہ ترجمہ سب ذیل ہے۔

ترجمہ چٹھی پرائیوٹ سکریٹری گورنر مدد اس

موضوعہ۔ اپریل ۱۹۱۷ء

جناب من ابجو اب اس عنایت آئینہ دعوت کے جو آپ نے ہر کلسنی کو جلد ندوۃ العلماء کی شرکت یا اسکے افتتاح کے لیے دی تھی، میں ہر کلسنی کے رنج کار کا اظہار کرتا ہوں کہ یکساں کاموں اور دوسرے کاموں کا اتنا بار اُن پر ہو گیا ہے کہ اس میں اضافہ کرنا ممکن نہیں۔

میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ جلسہ ندوۃ العلماء میں ہر کلسنی کی بھی خواہی اور اُن کی اس توقع کا اظہار کر دیں کہ ہر کلسنی یہ چاہتی ہے کہ اس جلسہ سے اراکین ندوۃ العلماء کے توقعات پورے ہوں

مندرجہ بالا چٹھی منانے کے بعد مذکورہ علما کا افتتاحی جلسہ کیلئے بجے ختم ہوا اس اجلاس میں سٹر  
ایف آر ٹیج کفٹر پولیس اور سٹر باؤ انڈم پے اسٹنٹ کفٹر پولیس آخر تک شریک ہے۔  
شب کو حسب دستور عام جلسہ وعظ منعقد ہوا جس میں ہزاروں مسلمان شریک تھے۔

## دوسرا اجلاس

۸۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ کو یکشنبہ

۹ بجے صبح سے ۱ بجے تک

سب سے پہلے مولوی حسین میان صاحب خلیف مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پہلواروی نے  
قرآن مجید کی تلاوت کی اُس کے بعد جناب مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب فخری میلپوری نے تجویز نمبر ۱  
حسب ذیل الفاظ میں پیش کی۔

”یہ جلسہ جناب نواب وقار الملک بہادر کے انتقال پر ملال کو قومی مصیبت خیال کرتے ہوئے اپنے دلی  
ریح و تاسع کو ظاہر کرتا ہوا اور تجویز کرتا ہے کہ نواب صاحب مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور اُس کے  
پسماندوں سے دلی ہمدردی ظاہر کی جائے۔“

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے مجھ کو نے نواب صاحب مرحوم کے کفنائیل و محاسن کا ذکر کیا اور فرمایا  
کہ وہ ہماری قوم کے نہایت ممتاز و نامور شخص تھے اور کالج میں مذہبی رنگ پیدا کرنے اور دینداری کے  
پھیلانے میں انہوں نے نہایت سعی و کوشش کی۔

مولوی عبدالمداح صاحب محافظہ حاج نے اسکی تائید کی اور تمام حاضرین نے مرحوم کے لیے  
دعائے مغفرت مانگی اُس کے بعد جناب مولوی محی الدین صاحب چیدہ نے تجویز نمبر ۲ حسب ذیل الفاظ میں

پیش کی:-

”یہ جلیلہ جناب مولانا مفتی محمد طیف المصاحب علیہ رحمۃ اللہ کی وفات پر اپنے دلی بیچ و انوس کا اظہار  
کیتے جسے تجویز کرتا ہوں کہ اس کے لیے وطن متفرت اور اس کے پس انداز سے اظہار ہمدردی کیا جائے۔“

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے فاضل عمر کے نے بیان کیا کہ میرے ذمہ ایک دردناک فرض مقرر کیا گیا  
ہو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہاری زبان میں ایک لفظ احساس ہو جو ہمارے تعلقات ارشدہ واری و مشاگردی و  
استادی کو شامل ہے، اس احساس کی بدولت انسان انسان بن سکتا ہو اور یہ احساس زندگی کے ساتھ منقطع  
نہیں ہو جاتا بلکہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے، اسی احساس کا اثر ہو کہ ندوۃ العلماء نے اپنا فرض خیال کیا  
کہ وہ مرحوم کی تعزیت کا رذو لیوشن پاس کرے اگر آپ مولانا مرحوم کے حالات زندگی پر غور کریں تو آپ کو  
معلوم ہو گا کہ انکو ندوۃ العلماء سے کیا علاقہ ہو ندوۃ العلماء سے علاقہ رکھنا گویا تمام ہندوستان کے مسلمان  
سے علاقہ رکھنا ہو۔ مولانا مرحوم کو تمام ہندوستان اور جنوبی ہند سے خاص تعلق تھا یہاں جو علم کی  
نہرین جاری ہیں ان کا سرچشمہ مولانا مرحوم ہی کی ذات مبارک تھی، مدراس کے پہلے اجلاس کے موقع پر  
جب کو کچھ شکوک تھے ناظم ندوۃ العلماء نے ان کا عدمی سے ازالہ کیا لیکن پھر مولانا مدوح نے اس طریقہ سے سمجھایا کہ  
میں سمجھ گیا، اگر میں مولانا مدوح کی زیادہ تعریف کروں گا تو وہ سلسلہ تلمذ کی وجہ سے بھی جائے گی۔ لیکن  
مشک آنت کہ خود بود، علما ہاری قوم کی آبا سے روحانی ہیں اس لیے قابل عزت ہیں لہذا میں شریک  
کرتا ہوں کہ اس تجویز کو پاس کیا جائے۔

مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ فاضل و یلو نے جو تجویز  
پیش کی ہے میں اس کی تائید کے لیے کھڑا ہوں میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ مولانا مرحوم کو ندوۃ العلماء سے کیا تعلق تھا  
حضرت مولانا مدوح حقیقت بنیان ندوہ میں سے ہیں اور انکو ندوۃ العلماء سے تعلق تھا اسکو الفاظ میں ظاہر  
کرنا دشوار ہے اگرچہ موت العالم موت العالم عام طور پر شہر ہو لیکن مولانا مرحوم حقیقت اسکے صحیح مصداق تھے

میں مدد تک انکی صحبت میں رہا ہوں اور انکے محاسن و کمالات سے واقفیت حاصل کرنے کا جو موقع ملا ہجڑ میں نے کبھی انکی مجلس میں ہر گونہ نہیں سنی جب کبھی کفر کا فتویٰ انکے سامنے پیش ہوتا تھا تو وہ اُس پر دستخط نہیں فرماتے تھے۔ مولانا مرحوم بذات خود ایک یونیورسٹی تھے۔ ہندوستان کے تمام نامور علما انکے سلسلہ تلمذ میں داخل ہیں بلکہ انانندہ جلا میں بھی قریباً ہر شخص کو انکے سلسلہ تلمذ میں داخل ہونیکا شرف حاصل تھا۔ انکی وفات پر انظار رنج و الم اس لیے کیا جاتا ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں احساس پیدا ہو غرض میں نہایت جوش سے اس تجویز کی تائید کرتا ہوں، چنانچہ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے تجویز نمبر ہر پیش کی جسکے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"یہ جلسہ شمس العلماء مولانا عبدالوہاب صاحب بہاری، شمس العلماء مولانا غلام رسول صاحب مدرسی اور مولانا مرتضیٰ صاحب مدرسی کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انکے لیے دُعا و منفعت کی تحریک کرتا ہوں"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے محرک نے بیان کیا: "حضرات اگرچہ مخلوقات پر اللہ جل شانہ کی نعمتیں بے شمار ہیں لیکن سب سے بڑی نعمت علم ہے علم ایسی نعمت ہے کہ جس سے انسان خود بھی لطفِ مقرر حاصل کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ ایک غلوک الحال عالم جو کچھ تنہائی میں بیٹھا ہو مطالعہ کتب کرتا ہو، یا مباحثہ و مذاکرہ سے جو لطف حاصل کرتا ہو وہ سلاطین کو بھی سیر نہیں ہے۔ اس لیے علمائے ربانی کا دنیا سے اُٹھ جانا ایک ایسا واقعہ ہے جس پر ہر شخص کو ماتم کرنا چاہیئے۔ چونکہ وقت کم ہے اس لیے میں کوئی طویل تقریر نہیں کروں گا، بلکہ اُمید ہے کہ آپ اس تجویز کی تائید کریں گے،

مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا حضرات! آج کا اجلاس صبح سے مجلس ماتم بنا ہوا ہے، داستان رنج و الم کچھ سطحِ چٹری ہے کہ ختم ہونے پر نہیں آتی۔



انجام دینے کا موقع دیا ہو، لیکن اسکے ساتھ ہی ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ موجودہ تعلیم اس قابل ہو کہ جلد گورنمنٹ اُس پر نظر ثانی کرے ماہرین تعلیم ہرگز یہ نہ کہیں گے کہ مذہبی تعلیم غیر مفید ہے۔ بلکہ اکثر اوقات کار صحاب نے تسلیم کیا ہو کہ موجودہ تعلیم کا اصلی نقص یہ ہو کہ اُس میں مذہبی تعلیم کا عنصر نہیں ہے۔

لارڈ مارڈنگ نے ایک موقع پر بیان کیا تھا کہ ہماری تعلیم میں ایک خرابی ہے جو چیز ہمارے یہاں نہیں پائی جاتی وہ خدا ہے، لیکن یہ چیز ہمارے مسلمانوں کے یہاں موجود ہے اور ہم اُس کو چھوڑنا نہیں چاہتے لہذا ہم کو اجازت دیجائے کہ ہم مذہبی تعلیم کا مستقل انتظام کریں جو گھنٹے اب نئے جاتے ہیں وہ نا کافی ہیں، جو لڑکا ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ذمہ داری کے بوجھ اور احساس کے ساتھ کام کرتا ہو، وہ دنیات کی تعلیم کے لیے وقت نہیں نکال سکتا بلکہ دنیات کے مدرس اُس کو اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ انگریزی کے لیے تیاری کرے جو مستقل کام ہو لہذا ایسا وقت جو مذہبی تعلیم کے لیے مفید ہو صرف باضابطہ اوقات کے اندر مل سکتا ہو کیا سبب ہے کہ انجیل کی تعلیم کے لیے تو وقت ہے لیکن قرآن مجید کے لیے نہیں ہے، کہا جاتا ہو کہ انجیل کی تعلیم ہمیشہ سے ہوتی ہو لیکن یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

گورنمنٹ انگریزی علوم و فنون کو پھیلاتا چاہتی ہو اور ہم اسکے ساتھ اپنی زبان میں مذہبی تعلیم بھی دینا چاہتے ہیں اگر گورنمنٹ مذہبی و اخلاقی تعلیم کا فیصلہ ہماری رائے و اختیار پر چھوڑے تو وہ ہماری اخلاقی خوبیاں شاہدہ کر سکتی ہو اگر مسلمانوں کو مسلمان رکھا جائے تو وہ ہمیشہ وفادار رہیں گے۔

اسی طرح ہماری یہ بھی خواہش ہو کہ جو طلبہ انجیل نہ پڑھنا چاہیں ان کو اُس کا اختیار دیا جائے۔  
خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب نے اس تجویز کے متعلق ترمیم پیش کی اور مختلف اصحاب نے

اس تجویز پر مباحثہ کیا آخر کار جناب صدر نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ تجویز نظر ثانی اور دوبارہ غور و فکر کے لیے جماعت استقبالیہ کے سپرد کر دی جائے غرض یہ تجویز ملتوی کر دی گئی۔

اس کے بعد تجویز نمبر ۶ جو پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ۶ پر درج ہو خود محترم صدر نے پیش کی اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

”یہ جلسہ دارالعلوم حیدر آباد دکن کے اصلاح نصاب اور ترقی کو بہ نظر سرت دکھتا ہے اور امید

کرتا ہے کہ حسب وعدہ دارالعلوم حیدر آباد کو مشرفی و بنوری کے درجہ تک جلد پہنچایا جائے۔“

محترم صدر نے مذکورہ بالا تجویز کو پیش کرتے ہوئے ایک دلچسپ تقریر کی جس کا ماحصل یہ ہے کہ ناظم صاحب اور بعض دوسرے اصحاب کو معتز فریضہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے نصاب میں اصلاح ہونے والی ہے، ریاستوں کی خبروں کے متعلق جب تک صاف صاف معلوم نہ ہو کہ کیا نہیں جاسکتا، تاہم جھک کر یہ خبر سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ اصلاح نصاب کی طرف اب ہر جگہ لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔

ہم مولویوں پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ پڑانے نصاب کی اصلاح نہیں کرتے اب تک پڑانی لکھائیں پڑھاتے چلے آئے ہیں لیکن ہم مذکورے اس الزام سے بری ہیں کیونکہ بمصدق

سوئے خود را و طرز سوختن شمع را پروا نہ دارا آموختہ

یعنی اصلاح نصاب کا اصلی محرک مذوقہ العلماء ہے اور سب سے پہلے مذوقہ العلماء ہی نے اس کے

لیے آواز بلند کی جس کی صدائے بازگشت گویا حیدر آباد و بھوپال بلکہ مصر و دیگر ممالک اسلامیہ تک پہنچی

اصلاح نصاب کے نام سے لوگ خواہ مخواہ گھبراتے ہیں اور درس نظامیہ کو ناقابل تفسیر سمجھتے ہیں حالانکہ

جیسے بزرگ ملا نظام الدین نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ اب اس نصاب میں ہاتھ نہ لگانا یہ ہمیشہ قیامت

تک یوں ہی رہیگا ایسا کہ المصطفیٰ و نصاب میں برابر تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں اور

ہونگی اس تبدیلی کا مقصد یہ ہے کہ روشن خیال علماء پیدا ہوں جن کل بھی عرض کر چکا ہوں کہ زائد بدلنا



جانتا ہوا سنیے زمانہ کے ساتھ ہم کو بھی بدلتا چاہیئے۔ اور ہر سے خیال میں شیعہ سنی اہل حدیث سب کو ایک نصاب پڑھانا چاہیئے۔ ان باتوں کو سن کر لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم کوئی نیا مذہب بنانے والے ہیں لیکن خدا جانتا ہے کہ یہ ہم لوگوں پر اتنا ہی ہے۔

ابتداء میں جب ندوۃ العلماء نے اصلاح نصاب کے مسئلہ کو چھیڑا تو کس قدر شور و غل برپا ہوا یہاں تک کہ علمائے ندوہ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور طرح طرح کے فتوے ہم لوگوں نے دیکھے جن پر مرجع شمس، مستطیل، مدور و مہرین لگی ہوئی تھیں لیکن خدا جانتا ہے ندوہ ہٹا نہیں آخر کار حق کو فتح ہوتی، بعض اوقات لوگ جھوٹ بول کر فتح حاصل کر لیتے ہیں اور سرخرو دین جاتے ہیں لیکن یہ فتح عارضی ہوتی ہے اسکا انجام بُرا ہوتا ہے، حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ آپ کے سامنے ہے وہ نہایت بے رحمی سے شہید کیے گئے، اور زن و فرزند قید کیے گئے لیکن آخر کار دنیا میں دُعا حسین کا بجا نہ کہ زیر کا۔

غرض اصلاح کے معاملہ میں ہم کو کسی کی پروا نہ کرنا چاہیئے، بلکہ ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہیئے، جب اصلاح کا کام شروع ہوتا ہے تو لوگ ہمیشہ شور و غل برپا کرتے ہیں لیکن آخر کار زمانہ ان کو ستام ضرورت میں خود دکھا دیتا ہے اور جس کام سے ابتداء میں لوگ اعراض کرتے ہیں آخر میں اُسکو خود کرتے ہیں۔ اور بعض ناعاقبت اندیش لوگ سب کے آخر میں کرتے ہیں، غرض میں نہایت مسرت کے ساتھ کس تجویز کو پیش کرتا ہوں امید ہے کہ آپ منظور کریں گے، چنانچہ تائید کے بعد یہ تجویز بالافتاق پاس کی گئی۔ اسکے بعد جناب مولانا عبد المجید صاحب ایچ پی ٹی سرٹیفکٹ لائے اور آپ نے تجویز نمبر پڑھائی کہ جسکے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

”ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ تحریک کرتا ہے کہ مدارس میں ایک مرکزی مجلس اشاعت الاسلام کے نام سے باضابطہ قائم کی جائے وہ اپنا مستقل سرمایہ غریبا کی تعلیم، مساجد اسلامیہ کی اصلاح، اور عام مسلمانوں کی بہبودی کے واسطے قائم کرے اور ہندو، عظیم و مبلغین کے اُس کا انتظام کرے اور اس

مجلس اشاعت الاسلام کا دستور العمل زیر نگاہ فی معین اللہ وہ مدرس مرتب کیا جاسے:

اس مجوز کو مولانا عبد المجید صاحب نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ پیش کیا، اور اشاعت اسلام کے مسئلہ پر پُر مغز تقریر کی جسکی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ہندوستان کی قریباً ہر اسلامی مجلس کے مقاصد میں ایک مقصد اشاعت اسلام بھی رکھا گیا ہو لیکن کافی سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے اب تک یہ کام باقاعدہ طور پر نہیں شروع کیا گیا۔ ہمارے صوبہ میں محدود سرمایہ جمع کیا گیا ہے جو کافی چھوٹی تنخواہوں کے واسطے دورہ پر بھیجے گئے تو انھوں نے اشاعت اسلام کو تو علمی دیکھا خود اپنا کام شروع کیا۔ اس لیے میرے خیال میں اس کام کو کافی سرمایہ سے باقاعدہ طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی اس کام کو جاری کرنے کے لیے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ لہذا اس کام کے لیے ہم کو پانچ لاکھ روپیہ بطور سرمایہ جمع کرنا چاہیے۔

مسلمانوں کا اصلی کام امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہوا ہے ہم مسلمان جب اشاعت اسلام کے فرض کو ادا نہ کریں کیونکہ مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اگر دہاں کے مسلمان اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اسکو دل پر رکھ لیں اور صرف ایک ایک روپیہ دین جب بھی ۲۴ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے جس سے یہ ضروری کام نہایت آسانی سے شروع کیا جاسکتا ہو۔ خدا کے لیے ذرا دیہات کے مسلمانوں کے حالات دریافت کیجئے جسکے واقعات سنکر پلک بچھڑھ کو آتا ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ ان مقامات پر جاتے ہیں اور ان کو اپنے مذہب میں داخل کر لیتے ہیں۔ لہذا ہم کو جلد ان دو افتادہ دیہات کے مسلمانوں کی خبر لینا چاہیے۔ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی کام اشاعت اسلام تھا۔ اس لیے ہم سچے مسلمان ایسوقت ہو سکتے ہیں جب اس کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں لہذا میں تمام حاضرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سچے اسلامی جوش سے اس تحریک کی تائید فرمائیں۔

معزز محرر کی تقریر کے بعد آنریبل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس سے اس

تجویز کی تائید کی اور عالیجناب شمس الحسن علی رحمہ اللہ نے نہایت پرجوش و مؤثر لہجہ میں تائید مزید کی تقریر میں ایسا سوز و گداز تھا کہ جس نے حاضرین کے دلوں کو جوش و انداز سے لبریز کر دیا۔ افسوس کہ یہ تقریر قلمبند نہیں ہو سکی ورنہ ہم ناظرین روداد کی خدمت میں پیش کرتے، غرض کسی قدر تفسیر لفظا کے بعد عام رائے کی تائید سے یہ تجویز منظور کی گئی اور علی ثبوت کے طور پر بزرگان مداس نے قریباً ۴۰ ہزار روپیہ کے عطیات کا اعلان کیا۔

۱۔ اس مبارک تجویز کے پاس ہونے کے بعد قریباً ۲ بجے اجلاس ختم ہوا۔  
 ۲۔ بجے ۳ سے پہر کو عموماً علما کے پنڈال میں انجمن مشرقی اطباء جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب آنریبل خان بہادر میر اسد علی خان صاحب منعقد ہوا۔ اور جناب مولانا قاری شاہ محمد سلیمان صاحب نے مدرسہ طلبیہ قدوسیہ کے کامیاب طلبہ کو اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم فرمایا۔  
 ۹ بجے شب کو حسب دستور اجلاس عام منعقد ہوا، اور سب سے پہلے مدرسہ لطیفہ ویلیور کے دو عربی خوان طلبہ نے باہم عربی زبان میں مکالمہ کیا جس پر جناب صدر نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کلمات تحسین سے ان کا دل بڑھایا۔ بعد ازاں جناب مولوی سید عبدالواجد صاحب منہاوی نے حقانیت اسلام پر نہایت مبسوط مدلل اور پُر اثر تقریر کی جس کو تمام سامعین نے شوق و ذوق سے سنا۔ آخر میں مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے وعظ بیان کیا جو بڑی دلچسپی سے سُنایا یہاں تک کہ ۱۲ بجے شب کو جلسہ برخاست ہوا۔



# اجلاس سوم

۱۶ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۷ء روزِ شنبہ

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

حسب دستور ملاوت کلام مجید سے اجلاس شروع ہوا بعد ازاں جناب مولوی کنجی احمد صاحب نے اپنا عربی قصیدہ سنایا۔

## القصيدة الخویة

انشدها المولوی کنجی احمد الخوی فی جلسته ندوة العلماء

بِزُهوٍ رَحِمَدٍ مَنْ هُوَ الرَّحْمَنُ  
الْعَدُوُّ يَقْصُرُ عَنْهُ وَالْأَوْزَانُ  
يَهْدِي بِهِمْ لَصِراطِهِ الْمَنَانُ  
يَتَفَاضَلُ مِنْ رَبِّنا الْقُرْآنُ  
مَا نَالَ رِفْعَةً وَتَدْرِيهِ اخْدَانُ  
صُنْهُ الْكَيَانُ اِنِّي بِهِ الْبَرْهَانُ  
وَجَمِيعُ كُتُبِ طَهْمَةِ الْفُرْقَانِ  
وَبِأَخْبَرِ اَظْهَارُهُ وَبَيَانُ  
لَا لَانِي مِنْ بَعْدِهِ اِنْشِيَانُ  
مِقْدَارُ عَظَمَتِهِ ذَاتِهِ الْحَنَانُ

لَوْضُ الْمَقَالَةِ اِسْمًا تَزْدَاكُ  
كَمْ نِعْمَةٍ جَبَّاهُ مِنْهُ مَعَ عِصْيَانِنَا  
الْأَرْقَعُ الْأَرْسَالُ لِلْوَسْلِ الْأَلَى  
لَا كُلُّهُمْ بِالِاسْتِواءِ فَقَدْ اَنَى  
فَمُحَمَّدٌ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
نُورُ الْوُجُودِ وَأَوَّلُ الْمَوْجُودِ مَنْ  
لُسُخْتُ بِمِلَّتِهِ الْمَذَاهِبُ وَالْمِلَلُ  
مِنْ أَوَّلِ الْأَزْمَانِ لَا تَرَجَمَالُهُ  
فَنَحْنَامُ كُلَّ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدُ  
مَلَى عَلَيْهِ سَلَامًا وَعَلَيْهِمْ

مِنْ أَجْلِ هَذِهِ الْخَلْقِ جَاءَ كَانِيَسَا  
 ظُلُمَاتُ جَهْلٍ فِي أَنْجَابِ بَنَانِهِمْ  
 وَشَرَّائِعُ الْإِسْلَامِ بَعْدَ مَمَاتِهَا  
 مِنْ هُؤُلَاءِ جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ فِيهِ  
 كَبَارُ أَعْلَامِ خِيَارِ أَلْكَمَلِ  
 حِينَ انْتَدَاهُمْ أَنْجَمُ الْجُوزِ أَنْزَلِي  
 لِلْمُتَّقِينَ أَيْمَةً فِيهِمْ أَسَا  
 الْإِقْتِدَاءِ بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ كَمَا  
 نَادَى ابْتَدَى كُلُّ الْأُمُورِ لَهُمْ عَلَى  
 أَرَاءِهِمْ بِإِصَابَةٍ مَشْهُورَةٍ  
 بَأَعْيَ قَصِيدَةٍ فِي ثَنَائِهِمْ عَاجِزُ  
 مَقْصُودُهُمْ إِعْلَاءُ دِينِ اللَّهِ وَالْ  
 بَحْسَانِ مَوْعِظَةٍ وَدَعْوَةٍ حَكِيمَةٍ  
 وَجِهَادُهُمْ لِسَبِيلِ رَبِّي دَائِمًا  
 دَارُ الْعُلُومِ وَدَارُ فِتْوَى دَارِهِمْ  
 دَارُ الْيَسَامَى عَلَيْهِنَّهَا تَرْبِيَةٌ  
 مِنْ فَوْقِ عِشْرِينَ السِّنِينَ لِنَلَاةِ  
 مَنْ أَخْلَصُوا لِلَّهِ دِينَهُمْ وَلَا  
 يَبْقَى مَا تَرْتَفَعُ فِي قُوَّةِ

عُلَمَاءُ أُمَمٍ أَوْ هَمُّوا الْخَوَاتِ  
 بِسَنَائِهِمْ كَمَا فِي الضَّلَالِ مُبَانِ  
 حَيِّتْ لَهَا مِنْ رُوحِهِمْ رِيحَانُ  
 نَائِدُ وَهْ الْعُلَمَاءُ لَهَا الْعُلُوانُ  
 بَاهَتِ بِرُؤُوقِ نُورِهَا الْبُلَّةُ أَنْ  
 تَجَلَّتْ ظَرَامِينُهُمْ لَهَا الْهُيَّانُ  
 الْمُهْتَدُونَ وَمَنْ لَهُمْ إِيْمَانُ  
 بِالْتَّجَرُّ يُهْدَى مِنْتَهَا الْأَحْزَانُ  
 شَوْرَى فَهَلْ لِلشَّيْءِ مِنْ شَكَاكُنْ  
 أَنْظَارُهُمْ بِدَلِيلِ إِمْعَانِ  
 بِمَدَنِيَّتِهِمْ لَا لَا يُخْبِطُ لِسَانُ  
 إِصْلَاحِ خَلْقِ اللَّهِ وَالْإِحْسَانِ  
 وَبِأَحْسَنِ قِيَدِ الْهُمُ تَنْبِيَانُ  
 بِأَحْسَنِ الْحُجْرِ الْحَبْلِيَّةِ تَرَانُ  
 تَصْنِيفُ كُتُبِ الْإِصْلَاحِ ضَمَانُ  
 أَيْتَامُنَا بَرَكَا تَهُمُ أَفْنَانُ  
 الْعُلَمَاءِ يَقُودُ زِمَامُهَا فُرْسَانُ  
 جَيْشُ يَهُوْلَهُمْ وَلَا طُوقَ فَنَانُ  
 وَمَتَانِ يَعْزِلُ لَهَا الْإِفْهَانُ

جَازَاهُمْ بِالْفَضْلِ الْمَأْمُونِ الْحَسَنِ  
 فَلَا جِلَّ حَسَنِ الظُّمْرِ فِيهَا وَالصَّفَا  
 جَاهَا حُكُومَةُ هِنْدٍ نَاعُطِفَا لَهَا  
 بِعَطِيَّةٍ عَامِيَّةٍ وَيُبْقَعَةُ  
 فَالْحَقُّ فِيكُمْ لَا زَمْلًا مَدَادُهَا  
 يَنْوَاجِدُ عَصُوءًا عَلَيْهَا وَأَنْتَرَكُوا  
 اسْلَافَكُمْ جَادُوا بِأَرْوَاحِهِمْ  
 مَا بَالُكُمْ أَخْلَافُهُمْ فِي مَا لَكُمْ  
 لَا تَهْمِلُوهَا عَنْ مَعُونٍ فَاجْهَدُوا  
 أَنَا وَقَعْنَا فِي زَمَانٍ قَدْ لَعِبَ  
 فَالْغَفْلَةُ لِحُسْرَانٍ وَهِيَ هَلَاكُنَا  
 وَالْإِعْتِصَامُ بِحَبْلِ رَبِّي فَالْسَّعَا  
 هَذَا الْيَحْتَامُ حَوَالَهُ الْبَاقِي عَلَى  
 لَا أَطْلُبُ لِنَفْسِي أَوْ قَاتٍ لَكُمْ  
 لَا بُدَّ مِنْ أَفْرَاطٍ تُكْرَانِ الْمَلِكُ  
 شُكْرِيَّةً بِحُكُومَتِهِ الْمَدْرَاسُ جَلُّ  
 شُكْرِيَّةً يَا أَهْلَ الْإِسْتِقْبَالِ وَالْ  
 وَاجْعَلْ إِلَهِي جَمْعَنَا فِي رَحْمَةٍ  
 لَا تَجْعَلُنَا مِنْ أَشَقِيَاءِ بَلْ سَعِيٍّ

دِينًا وَدَارَيْنِ الْعِلَى الدِّيَانُ  
 وَبِهَا السَّلَامَةُ مِنْهُجًا وَأَمَانُ  
 بِعِنَايَةٍ جَادَتْ لَهَا الْمَعُونُ  
 مَرْضِيَّةً مِنْهَا لَهَا الشُّكْرَانُ  
 يَا أَسْخِيَاءَ الْقَوْمِ وَالشَّجْعَانُ  
 مَا عَابَكُمْ فِي شَانِهَا أَفْكَرَانُ  
 فِي مِثْلِ هَذَا الْخَيْرِ يَا حُلَّانُ  
 فِي أَمْرِ هَذَا الْخَيْرِ مَاذَا الشَّاكُ  
 فِي أَمْرِهَا لَا مَسْكُمْ لِسِيَانُ  
 بِفَخَارِنَا الْمَاضِي فَيَا حُسْرَانُ  
 فَالْإِلَازِمُ الْجَمَاعُ لَا الْفُرْقَانُ  
 دَعُوهُ يَا أَيُّهَا الْأَعْيَانُ  
 أَفْكَارُ الْيَاسِ هُوَ الْيَصِيفَانُ  
 بِالْصَّرْفِ يُعْفَى عَنْ مُسِيٍّ عَصِيَانُ  
 ذَا الْقَيْصَرِ الْهِنْدِيِّ وَالْبُرْطَانُ  
 وَيَصْدُرْنَا أَشْرَافُنَا الشُّكْرَانُ  
 مَدْرَاسُ الْكَرَامَاتِ كُمْ فُوزَانُ  
 وَالْإِفْتِرَاقُ بِعِصْمَةِ غُفْرَانُ  
 دَاكُنَا أَجْعَلْ بِالنَّبِيِّ سُلْطَانُ

وَعَلَيْكَ وَالْآلِ الصَّحَابِ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ اللَّهُمَّ اِنَّمَا هَظَلْتُ  
وَالْحَمْدُ لِلرَّحْمَنِ خَتَمًا مَا ابْتَدَى رَوْضُ الْمَقَالَةِ اِنَّمَا تَزِدَانِ

مولوی احمد صاحب کنجی کے قصیدہ کے بعد جناب مولانا شیخ محمد صاحب ادیب دارالعلوم کا قصیدہ  
مولوی محمد حسن صاحب تنقلم دارالعلوم نے پڑھ کر نایاب جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقُلْتُ فِي شَكْتٍ عِنْدَ ذَهَابِ عِلْمَاءِ النَّدْوَةِ وَبَعْضِ أَرْكَانِهَا لِلْإِحْتِفَالِ  
فِي مَدَارِسِ وَارِسَاتِهَا مِنْ لَكْنَأُ وَمَعَ نَازِمِ النَّدْوَةِ ذَكَرْتُ فِيهَا أَنْ  
دَارَ الْعُلُومِ غَيْرُ تَامَةٍ وَتَرْجِيئِ مَنْهُمْ أَنْ يَجْتَهِدُوا فِي إِتْمَامِهَا بِقَوْلِي

وَنَادَتْ وَلَكِنْ مِنْ يَحْيِي بِنْدَاهَا  
لَتَبْلُغَ مِنْهُمْ مَا يَزِيلُ عَنْهَا  
جَفْوَهَا وَلَمْ يَعْنُوا بِرَفْعِ بِنَاهَا  
وَلَمْ يَعْبَأْ وَأَبَا الطَّالِبِينَ وَلَا هَا  
شَكْتُ بِلِسَانِ الْحَالِ طُولَ جَفَاهَا  
أَوَّلِي هِمَّةً عَلِيًّا تَشِيدُ سِمَاهَا  
وَطَالَ عَلَيْهَا أَكْرَبُهَا وَعَنَاهَا  
بِكَاءٍ فَهَلْ عَيْنٌ تُعِيرُ بَكَاهَا  
بِدَارِ مَتَى أَدْعُو أَجَابَ صِدَاهَا  
فَطَلَبَهَا هُمْ يَوْمَهَا وَصَدَاهَا  
جِنَاعًا وَاطْمَأْهُشَ دَيْدِ صِدَاهَا

شَكْتُ بِلِسَانِ الْحَالِ طُولَ جَفَاهَا  
وَشَدَّتْ إِلَى مَدَارِسِ أَمْرَاسِ حُلَاهَا  
وَجَاءَتْ إِلَيْهِمْ تَسْتَعِيثُ مِنَ الْأَوَّلِي  
وَلَمْ يَكْمُلُوا مَا قَدْ بَقِيَ غَيْرُ كَامِلِ  
وَلَمْ يَجْهَدُوا فِيهَا التَّعْمِيمَ فَفَقَدُوا  
عَسَا أَهْلُ مَدَارِسٍ مِنْ حُلِّ قَرْبِهِمْ  
فِي أُنْدَرَةِ قَدْ كَدَّ الرَّالِدُ هَرَفُوهَا  
خَلِيلِي لَمْ يَبْقِ الْجَفَاءُ لَنَا ظَرِي  
فَنَابِكِي مِنْ هَجْرٍ طَوِيلٍ وَغَرَبَةِ  
إِحْاطَتِهَا بِالْأَفْلَاسِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ  
يَصْبِحُونَ فِيهَا كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

فیا اهل دین الله قوموا فبادروا  
 نجاؤا الى مدراس يستجدوهم  
 يقولوهم خبر نبیل معظم  
 فتی همہ التقوی و همہ نفسه  
 فتی قد جنى من کل فن ثماره  
 قریب الى اهل الشریعة والتقی  
 عفیف عن الاموال الا بحکمها  
 فیا عبد سبحان الذی شاع صیته  
 الیک فشم رسا عدا فی مرامهم  
 ولیس لهم فیما ارى من مساعده  
 خلیل هل من سامع لشکیة  
 الم تر بالاعلام جاءک للتى  
 الم تعلم ما قد اتوا الطلاب  
 بها عرف مینیة غیر انها  
 سواکم اهل الفضل والبذل والنذل  
 فهل سامع قولاً لصد راتی بها  
 لشروان منسوب بالبحان لقبوا  
 اذا عدا اهل البذل عدو له اولاً  
 وهذا الیمن فی بوخلیل محمد

لنصر عباد الله من علمائها  
 یقولوهم ابن الوصى وطاها  
 وذلك عبد الحق بدرسمها  
 انا فت علی مریحها وسهاها  
 وحاز من العلیا رفیع ذراها  
 بعید بن یهدی بغیر هلاها  
 یرى زهرة الدنیا یطیر هباها  
 ونال من العلیا علی علاها  
 وجد لهم واجهد نبیل مناهها  
 سواک فلا تحفل بغیر سواها  
 اذا انبثت الشکوی الیه دعاها  
 ورا ظهروهم اضحت تمید اها  
 لتشیید دارکے یتم بناها  
 ترى ناقصات من یعید رواها  
 لها حامیا فی اری لذراها  
 جیب لمن قام حور حیاها  
 له العزة القعساء دام علاها  
 وان نسبوا العلیاء کان آباها  
 مدرس دار العلم دام بقاها



اتى بقصيدكى ينوب منابه  
فقابل قصيدى بالقبول فانه  
قصير اعلى ما يصدع القلب دون  
فبالصبر تنحل الشدائد كلها  
عليكم سلام الله فاهبت الصبا

وقد عاقه فى لکهن نور و ساهها  
الى سو حکم القى الجران و فاهها  
عسا غارة تشغى القاوب عساهها  
وينجاب بالصبر الجميل دجاها  
فردت على نفس المشوق صباها

ناظم عقدها و ناسخ بردها  
ابو خليل محمد بن حسين الانصارى السعدى  
الخزرجى اليماني عفا الله عنه

عرب صاحب کے قصیدہ کے بعد محرم صدر نے جانب لوی محی الدین صاحب پہلوار دی  
المخلص بتنا ہما عربی قصیدہ اور فارسی ترکیب بند اجلاس بن پیش کیا لہذا دونوں کو بے ذیل میں  
لکھا جاتا ہے۔

## قصيدة عربية ميمية

صالى ارانى مطرباً بترتيم  
آم نلت من هند الميعة وصلها  
انار فرحى قد بدلت من تحبى  
قد كنت قبل اليوم ابكى شدة  
جدلى بان سرلة قومي كلهم  
قل للذى يرجو الفلاح لنفسه

أبرعت من داء الأسى وتألّم  
فترى بوجعنى نضرة المتنعّم  
بهملى ونضادنى وتبسّم  
كابدت من نار الأسى واللّوم  
جاء وأجمع عساثرين كأنهم  
ونجاتها من حر نار جهنّم

جالس كرام القوم كن متعلماً  
وَأَشْهَدُ بِمَجَالِسِهِمْ بِصَالِحِ نِيَّةٍ

منهم كتاب الله تَجِبُ وتَسْلَمُ  
وَأَسْمَعُ لِمَا وَعْظُوا وَتَعْلَمُ

+

يَا مَعْشَرَ الْخُلَآئِ قُومُوا وَانْقَضُوا  
لَا تَزُحْخُوا أَذْيَا لَكُمْ جَبْرِيشَةٌ  
خَيْرُ الْمَدَارِسِ نَدْوَةٌ وَكَانَهَا  
فَشِيرٌ وَأَذْيَا لَكُمْ لِعَانَةٍ

حَتَّى مَتَى فِي غَفْلَةٍ وَإِلَى كَيْفٍ  
جِيئُوا هَذَا تَكَلُّمٌ بِقَلْبٍ مُقْصَمٌ  
قَدِمْتُ إِلَى الْمَدَارِسِ خَيْرُ الْقَدَمِ  
بِجَوَارِحٍ وَمَوَاعِظٍ وَدَرَاهِمِ

أَيَا كُفْرًا تَبْخُلُوا وَعَلَيْكُمْ إِلَّا نَفَقًا لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمُنْعِمِ  
أَهْلُ السِّخَاءِ تَكْرُمُونَ وَاجِرُهُمْ

مَنْ أَتَلَبَّتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ يُعْلَمُ  
جَنَّةُ الْفَرْدُوسِ وَهِيَ بَدْرُهُمْ

أَسْتَفِي عَلَى الْبُخْلَاءِ هُمْ لَا يَتَرَوْنَ  
هَلْ لَا يَتَرَوْنَ الْجُودَ خَيْرَ سَجِيَّةٍ  
فَعَلَيْكُمْ أَنْ تَقْدِرْتُ سَرَائِكُمْ  
جَاءَ وَالذِّكْرُ لِلَّهِ بَيْنَ يَدَيْكُمْ  
مَا أَحْسَنَ الْأَجْمَاعَ أَجْمَاعَ الْوَرَى  
لَا يَلْسَمِينَكَ وَاحِدٌ مِنْ جَنَسِنَا  
ذِكْرُكَ يَجْرِي مُدَّةً فِي بَيْتِنَا

أَمْ لَمْ يَظْهَرُوا الْبُخْلُ شَيْمَةً أَشْأَمَ  
أَهْلُ الْكَرَامَةِ وَالنُّحَى كُلُّهُمْ  
فَلِذَا الْمَلَأْتُ هَهُنَا عَظْمَكُمْ  
أَكْرِمَ بِهَذَا الْمَجْلِسِ الْمَعْظَمِ  
يَا مُحَضَّرَ الْأَعْيَانِ خَيْرَ الْمُتَجَمِّمِ  
رُؤْيَا الْعَمَلِ مُذَكَّرُ اللَّسَائِمِ

+

أَسْكَنْتَ تَمَنَّا فَأَلْقَمْتِ لَأَجْمَلُ

إِيَّاكَ وَالطُّولِ الْمُحِيلِ الْمُؤَلِّمِ

عنه المتنون في كل من هذه المقامات اظن ان الترمذ قال انقل ١٢

<p>اِرْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَاءِ تَضَرَّعًا  قُلْ يَا اِلَهَ الْعَالَمِينَ وَرَبَّهُمْ  اِنْ تَسْتَقِمْ فِيْهَا الْحَيَاتِ فَمَنْ ثَبَّتْ  الْأَصْرَامُوكَ وَالْقَضَاءُ قَضَاءُكَ  نَحْنُ عِبَادُكَ عَابِدُونَكَ وَلَوْ بَدَأْتَ  اِنْ كَانَ كَالْحَبْلِ الْعَظِيمِ ذَنُوبُنَا  فَاغْفِرْ لَنَا وَاسْمَعْ تَضَرُّعَنَا يَرْحَمُ</p>	<p>اِنَّ لِلْقَصِيْدَةِ ذَاكَ خَيْرَ الْخَاتَمِ  لَا غَيْرَكَ فِي الْعَالَمِينَ بِنُجْمِ  اِنْ شِدَّتْ اَنْتَ هَلَاكُنَا مَنْ يَعِصُ  مَا لِلْعِبَادِ هِنَا مَسَاعُ نَكَالُكُمْ  مِثْلًا جَرَاءُ جُمَّةً فَلَسْنَا دَمِ  مِنْ عَفْوِكَ اَللَّهُ لَيْسَ بِاعْظَمِ  مَتَاكَ الْوَسِيْعِ وَتَبَّ عَلَيْنَا وَارْحَمِ</p>
--	---

<p>وَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَى مَنْ ذَاتُهُ  هُوَ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ خَيْرُ خِيَارِهِمْ  الْمُرْسَلُونَ تَحَمَّلُوا بِحَبِيْبِهِ  هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ وَجُودُهُ  لَوْ اَنْتَنِي اَدْرِكْتُهُ لَا طَعْمُهُ  مَنْ لَمْ يَجِدْهُ مَطَاوِعًا مَتَدَلَّلًا</p>	<p>كَهَفَتِ الْعَصَاةُ فِي السَّبَبِ الْاَعْظَمِ  هُوَ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ مَوْلَى الْعَالَمِ  نَعَمَارِ تَفَاعُ الشَّمْسِ مُحْفَى لَا تُجْمِ  وَلَسَوْفَ يُبْعَثُ فِي الْمَقَامِ الْاَعْظَمِ  وَحَدْمَتُهُ مَعَ مَنْ يُطِيعُ وَيُجْدِمِ  وَاللَّهُ عِنْدَ اللَّهِ لَيْسَ بِالْكَرَمِ</p>
---	---

وَعَلَيْهِ سَلَامٌ دُرِّ بَارِكَةٍ وَعَلَى  
أَصْحَابِهِ وَآلِهِمْ كُلِّهِمْ

## ترکیب بند

<p>آه! پر سید که ما بے سرو سامانی را</p>	<p>بے خود انیم و ندانیم بخود شانی را</p>
--	--

<p>مانخواہیم گمے عیش تن و جانی را  مانخواہیم در دولت و ایوانی را  جانداہیم بدل ملک سلیمانی را  در جهان ہیچ ندانیم جہانی را  مانخواہیم بسر افسر سلطانی را  از دلم حسرت بام و در و ایوانی را  زیر بارش نکلیم من تن عریانی را</p>	<p>مانداہیم بدل حسرت سامان طرب  مانجویم اہالی و موالی و خدم  مانکردیم نظر بر چشم و جاہ و جلال  پیش من ہیچ نیز نہ سلاطین من  خرقہ کہنہ پسندیم و کلاہی رنگیم  ذوق باخانہ بدوشی کہ مراہست بفر  عرضہ دارند اگر خلعت سلطانی ہم</p>
<p>ما قلند رمنشایم۔ زما ہیچ پیرس  بجز شبیج و مصلا و دعا ہیچ پیرس</p>	
<p>ماجرای دل از باب و قازا پارس  ہان مقالات شہ ہر دوسرا از پارس  ہمت حضرت فاروقی بیا از پارس  قوت دست زبردست از پارس  خبرے باندار از سعد ترا از پارس  ماجرای ستم کرب و بلا از پارس  حالت مسجد و محراب دعا از پارس  حال آن ہاکہ گزشتند زما از پارس</p>	<p>اگر تو پرسی خبر از اہل و قازا پارس  مانداہیم کہ اسپنسر و اسکاٹ چہ گفت  مانخواہیم ز آسکندر و سیرز حرفے  مانداہیم کہ رستم کہ و سہراب کہ بود  مانداہیم کہ نلسن کہ و کنگلن بود است  مانداہیم چہ کردست ستم تو نا پاٹ  مانداہیم ز آئی بی و کر شٹلن  مانداہیم پٹ و برک و گلیڈ سٹونی</p>
<p>کار در ہر دو جهان چون زد گرانمیت  بخدا از دگران ہیچ خبر رانمیت</p>	

<p>حیف آنست شما تفرقه انداخته اید جان بفرموده اسپند و بکن اودید برگپ جانسل و مل همه دارید نظر حکمت بلل یورپ همه آیند صحیح آه! آنجا که سر عجز نگون می باند و قدر دین آه بیاد از پے دنیا دادید حیف آنست که بگذاشته خود لری هم صورت شمع ز شبهای تغافل شرب</p>	<p>مسجد خویش ز ما دور جدا ساخته اید دل ز ارشاد نبی صاف بیرونخته اید قدر قول نبوی حیف که نشناخته اید نظر بر حکم شرع نیانداخته اید علم کبر بصدف غرور بیا فراخته اید آبرو و گهر بے باشکے باخته اید دارمیده ز خود و سوی دیگر باخته اید دل از باب و فابود که بگذارخته اید</p>
<p>آخر این خواب گران حیل و رست تانکه غفلت ای اهل ایم از غم ملت تانکه</p>	
<p>آخر این جلسه که مستجمع انس را آمد از پے حیست بگوئید ز روی انصاف از تغافل بسر ندوده و هم بام درش بعد این جلسه هم ارماند تغافل عیال ناظرم ندوده و هم این علما و فضلا غایت الامر خود این مدرسین بول دل لایان بهمه یا سس اسیدی دارد همت ای اهل کرم بصورت دم خیز</p>	<p>مجمع اهل صفاء مرجع زهاد آمد همه نخواست و یا استحق داد آمد حالتی رفت که محراب بفریاد آمد آه ز این محنت جانکاه که بر باد آمد هر یکے پیش شما بدل نا شاد آمد سائل طفت و کرم طالب امداد آمد و ده چه ویران کده هست که آباد آمد هر که عالی نجم هست از غش آزاد آمد</p>
<p>هر که امداد کند روح نبی شاد کند وین تمنای غرضش بد عایا د کند</p>	

اسکے بیکہ جناب سیٹھ اسماعیل صاحب مغموم نے دو قومی نظمیں پڑھیں جو ذیل میں درج ہیں۔

## نظم

غمِ الفت کے سوا کچھ دل سوزان میں نہیں  
رو چکے قوم پہ اور پھر بھی وہی رونما ہے  
ہے یہ ممکن کہ نہ ہونا ملے و فریاد بلند  
جوشِ ملت میں غمِ دل کی فراوانی ہے  
ہستی ملت عالم نہیں جز شرع رسول  
وقت تبلیغ ہوے مدعیانِ تشلیف  
فیلسوفانِ جہان سے ہمیں مطلب کیا ہو  
دونوں عالم کے مقاصد کا یہی ضامن ہو  
فکرِ عقبے ہو کہ دنیا نہیں کچھ جاے قیام  
آہ! وہ قوم زمانے میں ہوئی ہے رسوا  
خود شناسی ہو فقط معرفت حق کی سبیل  
طرزِ اختیار پہ افسوس اٹھے جاتے ہیں  
دور ہو علم کا اور جہل و تعصب برباد  
ہے عجب روحِ فزا علم کے گلشن کی سہا  
سعی و ہمت سے ہوا کرتی ہے شکلِ آسمان  
شرفِ علم سے انسان نے خلافت پائی

اور کوئی تازہ حکایت مرعوبِ عنوان میں نہیں  
کوئی مضمون نیا طبع پریشان میں نہیں  
طاقتِ ضبط مگر دیدہ گریبان میں نہیں  
بے سبب جوشِ مے آشکِ طوفان میں نہیں  
قولِ بل کی ہو گلشنِ ایمان میں نہیں  
نورِ ایمان بھی کیا قلبِ مسلمان میں نہیں  
دین و دنیا کی ہو کیا بات جو قرآن میں نہیں  
گلِ رحمت کے سوا شرع کے دامان میں نہیں  
لطفِ جو اپنے مکامن ہو وہ زندان میں نہیں  
جسکے گلشن کی ہو اخلاص کے ایوان میں نہیں  
اور کچھ اسکے سوا قالبِ عرفان میں نہیں  
دینِ احمد کی ضیا مغل یا ران میں نہیں  
بات کچھ اسکے سوا سوزِ نپسان میں نہیں  
بیخبرانِ گل کوئی ایسا چمنستان میں نہیں  
کوئی بات ہے جو طاقتِ انسان میں نہیں  
ورنہ کس شے کا انصاف ہو جو حیوان میں نہیں

چمن علم کا حفاظ گلستان میں نہیں  
 جسکی تشیل کمین مہر درخشان میں نہیں  
 اور ایسا نہیں یہ کام جو ہکان میں نہیں  
 کیا ہوا قدر جوانکی دل نادان میں نہیں  
 جسکی تشخیص غلط درد کے درمان میں نہیں  
 سخت بدنام ہے جو علم کے میدان میں نہیں  
 اور کچھ انکے غم و حسرت و ارمان میں نہیں  
 غیر ہمدردی اخوان دل نالان میں نہیں  
 کہ کوئی وجہ فضیلت تن بیجان میں نہیں  
 یاس و حرمان کا گداز قلب پشیمان میں نہیں  
 چارہ کار فقط اشک کے طوفان میں نہیں  
 ناامیدی کی جھلک دامن عصیان میں نہیں

کیون نہ ہو جلوہ فردوس برین پیش نظر  
 علم کے نور سے ہو آئینہ دل روشن  
 یہی مقصد ہے جو فرماتے ہیں سکے بزرگ  
 درد سے قوم کے بچیں ہو ادل انکا  
 مرض دل کے معلق لہجہ طیب حافظ  
 دین و دنیا کی ترقی کا وسیلہ ہے علم  
 یہی مقصد ہے کہ ہو علم کی تابندہ ضیا  
 انکے اقوال گہ بار سے دامن بھر لو  
 جسم میں روح نہیں علم میں گہونہ عمل  
 وقت رفتہ یہ ہے حسرت تو تلافی کر لو  
 اپنی غفلت کا ہوا احساس تو ہوش بر طاعل  
 پھر وہی لطف وہی رحمت حق کی سوز

چچ اٹھا جو غم قوم سے بے چین ہوا  
 بے نیازی دل منہموم سخندان میں نہیں

## نظم دیگر

عمر برباد ہوئی جاتی ہوا و غم بھی نہیں  
 وہ جو بیگانہ نہیں دین سے محرم بھی نہیں  
 جو ہین دلسوز انہیں چین کوئی دم بھی نہیں

فکر عقبہ نہیں کوئی خوش و خرم بھی نہیں  
 دل تہی صدق سے اور قہقہے سر بہر سود  
 کیا مصیبت نہ مانے کی ہوا بگڑی ہے

روش اختیار کی ہے ملت اختیار نہیں  
 منفلت و جہل میں ہوتی ہو بسر عمر اگر  
 سعی و محنت ہو ترقی کی ہو تدبیر یہی  
 ہو کی طرح سے ذائل مرض و روحانی  
 بات بن بسنے کے بگاڑ جاتی ہو حکم کیا ہو  
 ول عبت تیغ جہالت سے جو مجروح ہو  
 رنگ تقلید کا مغرب کی چڑھا اور نہ مٹا  
 دین سے بیخبری نوک زبان علم فرنگ  
 قول مسن کا ہے اور شکسپیر کی تعلیم  
 پھیلے جاتے ہیں مذہب میں بھی کچھ تعلیم  
 نہ سمجھ کا غیر کے آگے سر سرکش نہ سہی  
 مجلس و عظیمان اور وہاں قصہ سرور  
 روشنی ہوگی جو ملت سے تو مٹ جاوے  
 جو ہیں مصروف عمل راہ عمل نامعلوم  
 بزم آرائی حکمت نہ ہو جز شرع رسول  
 اُڑھنا اول بچھو نا ہے ہمارا مذہب  
 ہے ہر اک شے کو فنا علم کو حاصل ہے بقا  
 نور سے علم کے سمور ہو دل لئے منعم  
 چشمہ علم تو ہے تشنگی علم کہان

اور قدم جاوے توحید پر محکم بھی نہیں  
 منفعل قلب نہیں دیدہ پر غم کبھی نہیں  
 چند روزہ غم دُنیا ہے جو بیم بھی نہیں  
 یہ نہ کیئے کہ کوئی اس کا مُسلم بھی نہیں  
 صدق و اخلاص نہیں غمِ سرم بھی نہیں  
 کیا جہان میں کوئی اس زخم کا مہم بھی نہیں  
 محفل علم مگر درہم و برہم بھی نہیں  
 شان اسلام نایاب ہو وہ عالم بھی نہیں  
 آہ کیا حرمت قرآن معظّم بھی نہیں  
 اور اگر غور سے دیکھو تو مجسم بھی نہیں  
 طاعت حق میں سر عز مگر جسم بھی نہیں  
 کیا سنگر ہے یہ دل رام نہیں رام بھی نہیں  
 جنگ قدرت سے ہو ایسا کوئی رستم بھی نہیں  
 خلد خواہان نہیں انکی تو جسم بھی نہیں  
 وہ تو خیر جو نہیں ہیں تو مت رام بھی نہیں  
 اور پابندی مذہب جو نہیں ہم بھی نہیں  
 قصر کسرے نہیں خسرو نہیں اور جسم بھی نہیں  
 ورنہ کس کام کی دولت ہو جو دُغم بھی نہیں  
 یہ وہ ہے آبِ مصفا کہ جو مبہم بھی نہیں



<p>نئے کہتے ہیں جو ندوے کے مقدس علماء  ہم کہاں اور کہاں پھر یہ سب زہمان؟  اُٹھتے جاتے ہیں مقدس علماء دُنیا سے  انکی کچھ فسد کر و قوم کے غمخوار ہیں یہ!  بد نصیبی ہے جو ہوں فیض سے اُنکے محروم  روپے قوم کو اور کھو بھی چکے اپنا شباب</p>	<p>انکے اقوال میں تلخی نہیں اور سبھی نہیں  ساتھ قائم ہے ایسا کوئی موسم بھی نہیں  جس کا احساس اگر بیش نہیں کہ سبھی نہیں  عمر و اُم نہیں اور بزمِ یرستام بھی نہیں  زندگانی کا بھروسہ تو کوئی دم بھی نہیں  طاقتِ گرہ نہیں حسرتِ ماتم بھی نہیں</p>
--	--

طلبِ علم ہی مغموم ہے شام و سحر  
کوئی مونس نہیں ایسا کوئی ہدم بھی نہیں

ان قصائد کے بعد مولوی عجم الدین صاحب سلم درجہ کیل دارالعلوم ندوہ نے عربی زبان  
میں تقریر کی جسکو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا، اس کے بعد مولوی منظور احمد صاحب  
اور مولوی محمد حسن صاحب سلمان درجہ عالیت نے ترتیباً عربی میں برجستہ تقریریں کیں۔  
یہ تقریریں یادہر یک جاری رہیں لیکن جناب صدر نے طلباء کو روکے یا کیونکہ آج اجلاس کا آخری  
دن تھا اور ابھی کام کا بڑا حصہ باقی تھا اور قصائد میں زیادہ وقت صرف ہو چکا تھا۔

طلبہ کی تقریروں کی بعد آرتھل جناب یحییٰ یعقوب حسن صاحب نے تجویز نمبر پیش کی  
جو پروگرام میں حسبِ اِل الفاظ میں شائع کی گئی تھی،

”ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ گورنمنٹ کے درخواست کرتا ہو کہ جنوبی ہند کے اوقات کا انتظام  
ایک کمیٹی کے حوالے کرے یعنی ایسے مذہبی اوقات کو جو گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں مسلمانوں  
کی مقامی انجمنوں کو ان کا متولی بنایا جائے۔“

اس تجویز کے الفاظ حاضرین کو سنا کر معزز محکمے نے ایک تقریر کی جس کا مضمون یہ ہے  
”کہ جب اس تجویز کے الفاظ ترتیب دیئے گئے ہیں اس وقت موجودہ تھا، اس لیے میں الفاظ کا

ذمہ دار نہیں ہوں صرف تفصیل حکم کے لیے لکھا ہوا ہوں اور میں جناب صدر سے اس کے الفاظ میں ترمیم کا خواستگار ہوں اس تجویز کے پہلے حصہ میں اوقات کی کوئی تفصیل و تشریح نہیں۔ آخری حصہ میں مقامی انجمنوں کو اور اصل تجویز میں کمیٹی کو ذمہ داری کی راس دی گئی ہے حالانکہ محرک کے لیے یہ بتانا ضروری ہو کہ وہ کون سے اوقات ہیں جن کا انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور ان کا انتظام کس طریقہ سے اچھا ہو سکتا ہے؟ میرے علم میں گورنمنٹ کے ہاتھ میں چند اوقات ہیں اور ان کا انتظام قابل اطمینان نہیں ہے! اور میں اس مسئلہ کو کونسل میں پیش کرنے والا ہوں؟۔

اس تقریر کے بعد محرک نے بتغیر الفاظ اس تجویز کو پیش اور خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب تاج صاحب کی میر سلطان محمد الدین صاحب بیرسٹریٹ لائن نے مزید ترمیم پیش کی اسپر مولوی عبد المجید صاحب شرم نے فرمایا کہ اس تجویز کے الفاظ و حقیقت آریسل سیٹھ یعقوب صاحب نے ترتیب دی تھی لیکن سبکدستی نے اس میں تصرف کیا جس سے اس تجویز کا مفہوم بدگیا اس کے بعد جناب شرم نے اصل الفاظ سنائے تو میر سلطان محمد الدین صاحب نے ترمیم کو واپس لیا جناب صدر نے بھی اس مباحثہ میں حصہ لیا آخر کار یہ تجویز حسب ذیل الفاظ میں منظور ہوئی۔

”ندم العلماء کا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ جنوبی ہند کے ایسے اوقات کا انتظام جواب گورنمنٹ کے ذمے ہیں ایک کمیٹی کے حوالے کرے“  
اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب تاج صاحب نے منگلو نے حسب ذیل الفاظ میں تجویز منسوب پیش کی۔

”یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب شتی قادری کی غفلت کے اعتراف میں

وظائفِ سلیمانی کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے، جس سے غیر مستطیع طلبہ کو دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظائف دیے جائیں۔

مولوی غلام محمد صاحبِ ملوی نے نہایت پر اثر طریقہ سے اس تجویز کی تائید کی۔

تحریکِ قنائد کے بعد خود مولانا شاہ سلیمان صاحبِ استاد ہوئے اور اپنے یہ ترمیم پیش کی کہ اس فنڈ کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے انتساب سے وظائفِ محمدیہ رکھا جائے، اس موقع پر جناب ممدوح نے محبتِ رسول کریم اور اسلام کی اخلاقی و روحانی تعلیم پر ایسی پر اثر و دلگداز تقریر کی کہ ہر شخص کا دل فرط جوش سے تڑپ اٹھا اور تمام مجلس ہاتھ بندھ بن گئی۔ ہر شخص کی آنکھ سے بے اختیار آنسو جاری تھے، اور تمام مجمع پر ایک عجیب عالم بے خودی چھایا ہوا تھا، مولانا کی یہ تقریر مددِ اس میں ہمیشہ یادگار رہے گی افسوس کہ اس تقریر کی روانی، سلاست و سحر کاری نے اس عالم جوش و خروش میں کسی کو اس کے کھٹے کا موقع نہیں دیا۔ اسیلے ہم اس کو ناظرین تک پہنچانے سے معذور ہیں!

اس تقریر کے بعد وظائفِ محمدیہ کے لیے مختلف عطیات کا اعلان کیا گیا۔ بعض اصحاب نے مستقل سالانہ اعانت اس فنڈ کے لیے منظور کی اور اس تجویز کے محرک مولوی عبدالغفور صاحب نے پانچ سو روپیہ نقد اور سو روپیہ سالانہ کا اعلان کیا۔

اس کارروائی کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ عالی جناب نوابیہ غلام محمد علی خان صاحبِ دارالعلوم نے پرنس آف آرکاٹ جلسہ میں تشریف لائے صدر و داور پر اعیان مدد اس اور والٹیروں کی جماعت نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ پرنس کی تشریف آوری کے بعد جناب ممدوح کے سکریٹری نے ایک لپسٹ دپڑھی نظم بھی جلسہ میں پڑھ کر سنائی۔

اسکے بعد جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی نے تجویز نمبر در ۱۱ حسب ذیل الفاظ میں پیش کی۔

”یہ جلسہ سن تجویز و نمکی تجدید کرتا ہے جو اجلاس گذشتہ ندوۃ العلماء میں بابت تکمیل دارالعلوم و تعمیر دارالافتاء مسجد و کتب خانہ کی منظور ہو چکی ہیں“

نواب صاحب ممدوح نے اس تجویز کو پیش کر کے ایک پر مغز تقریر کی جس میں دارالعلوم و ندوہ کی ضرورت و اہمیت اور اسکی تمام ضروریات کو تفصیل بیان کیا اور آخر میں حاضرین سے چند کے لیے اپیل کی، آپ کی تقریر سے غیر معمولی جوش و خلوص ظاہر ہوا تھا اسکے بعد مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید میں تقریر کی اور دارالافتاء کی ضرورت کو مفصل طور پر بیان کیا بعد ازاں محترم صدر نے اس تجویز کی تائید فرمادی اور عالی جناب جسٹس عسکریہ الرحیم نے ندوہ کے مفید مقاصد و خدمات کو بیان کر کے اہل علم کو ترغیب دی کہ وہ دل کھول کر اسکی امانت کریں۔

اسکے بعد جناب مولانا عبد السبحان صاحب اپنی کرسی سے اُٹھے اور آپ نے فرمایا تجویز ہے کہ اس تجویز کی تحریک کی تائید میں میرا نام کیون نہیں رکھا گیا حالانکہ گزشتہ سال سے اس مفید تحریک کا زبردست حامی ہوں۔ پھر آپنے اہل علم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے برادران مدراس جب بن گذشتہ سال مع چند بزرگان مدراس کے پونامین ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوا تو میں نے ارکان ندوہ سے وعدہ کیا اور جلسہ میں بھی اعلان کیا کہ اگر ارکان ندوۃ العلماء آئندہ سال مدراس میں نہ ملے گا سالانہ اجلاس منعقد کریں اور اہل مدراس کی دعوت کو قبول کریں تو ہم مدراس کی طرف سے دس ہزار روپیہ تعمیر دارالافتاء کے لیے ندوہ کو دینے آپ جانتے

ہیں کہ یہ وعدہ میں نے آپ کے اعتماد پر کیا تھا بلکہ یقین تھا کہ جب تک ایک صالحی کسی سے وعدہ کرے گا تو آپ اُس وعدے ضرور پورا کریں گے۔

کل مہتر جسٹس عبدالرحیم نے فرمایا تھا کہ اہل مدراس جب کسی بات کا وعدہ کرتے ہیں تو اُسکو ضرور پورا کرتے ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا۔ اگر آپ نے میرے وعدے کے مطابق دس ہزار روپیہ ندیا تو میں مدرسہ کے ایک ایک ضلع کا دورہ کر دوں گا اور بیس بیس مانگ کر دس ہزار روپیہ جمع کر دوں گا۔ جو وعدہ کیا ہے اسکو انشاء اللہ ضرور پورا کر دوں گا۔

اے برادران اسلام! جلدی کیجیے ورنہ میں پینچھتر لاکھ لوگوں کے پاس اُن کا اور فرقہ فردا ہر شخص سے وصول کر دوں گا۔ مدد اس کے اولوالعزم و باہمت مسلمانوں کے نزدیک دس ہزار روپیہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ نیکی ہے اُٹھنے والا منٹے اندر دس ہزار روپیہ جمع ہو جانا چاہیے۔

مندرجہ بالا تقریر کے بعد حکومت نے اختتام کے ساتھ طلبہ کیا ہے مولانا عبدالباقی صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور مدد اس کے فیاض مسلمانوں نے حقیقت نصف گھنٹے کے اندر مطلوبہ رقم کا اعلان کر دیا اور جو وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کر دکھایا۔ اسکے بعد ایک بجے کے قریب اجلاس ختم ہوا۔

## اجلاس چارم

۳۔ بجے سے ۵ بجے تک

تلاوت کلام مجید کے بعد اجلاس شروع ہوا اور جناب صدر نے دارالعلوم ندوہ

کے نتائج پر ایک پر اثر تقریر کی اس کے بعد عالی جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب  
ایڈجسٹر تشریف لائے اور آپ نے نہایت جوش و اخلاص سے بحیثیت صدر جماعت تہذیبیہ  
میزبانوں کا شکریہ ادا فرمایا اور جن اصحاب نے مذکورہ کے اجلاس کو کامیاب و شاندار بناتے  
ہیں حصہ لیا ان کا نام بنام ذکر کیا سلسلہ تقریر میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے اجلاس کے صدر  
مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب باوجود پیرانہ سالی اجلاس سے دس تین ماہ  
قبل بنگلور تشریف لائے، اور برابر مذکورہ کام کرتے رہے شاہ صاحب کے متعلق زیادہ  
کہنے کی حاجت نہیں تمام اصحاب اُن سے واقف ہیں میں نے بہت سے خوش بیان و اعظا  
و خطیب دیکھے لیکن ایسا نہیں دیکھا اُن کا بیان عجب پر تاثر ہوتا ہے اُن کو ہنسانے و رلانے  
دولوں میں کمال ہے ہم مولانا کے شکر گزار ہیں کہ ہم نے اُن کے مفید نصائح سے فائدہ اٹھایا  
مولانا حمید الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم حیدرآباد و دارالعلوم حیدرآباد  
سے تشریف لائے اور ہم سب کو شکر گزار فرمایا۔ مولانا محمد اسلم صاحب فرنگی علی  
علامہ بحر العلوم کے پوتے بمبئی آ کر تیار ہو گئے لیکن انھوں نے اجلاس میں شریک ہو کر کچھ  
شکر گزاری کا موقع دیا۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب بمبئی سے تشریف لائے وہ  
ہمیشہ قومی کاموں میں دلچسپی سے شریک ہوتے ہیں اور ہر مفید کام میں حصہ لیتے ہیں  
ہم ہر مانس سلیم صاحب بھوپال کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ریاست کی طرف سے  
مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم۔ اے کو اجلاس ندوہ میں شریک ہونے کے لیے روانہ  
فرمایا۔ سرکار عالیہ کی ندوہ پر خاص توجہ ہے یعنی تین ہزار روپیہ سالانہ ندوہ کو  
عطا فرماتی ہیں۔

ہمارے جلسہ میں مولانا ناظر حسن صاحب، مولوی شاہ نظام الدین صاحب بھوپال

مولوی عبدالسلام صاحب پانی پتی، اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری  
 بھی تشریف لائے ہیں جو پنجاب کی زندہ دلی کا ثبوت ہیں۔ مولانا سید امیر علی صاحب  
 پرنسپل دارالعلوم ندوہ بھی یہاں موجود ہیں یہ تمام علماء رہاے خاص شکر یہ کہ مستحق ہیں۔  
 سب سے زیادہ لائق شکر یہ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم  
 ندوۃ العلماء ہیں جو اپنے خاص کاحونکو چھوڑ کر باوجود کثرت مشاغل کے ایک نشست ندوۃ العلماء کی  
 خدمت کرتے ہیں اور انکی وجہ سے ندوۃ کا کام چلتا ہوا ہے اپنے مشاغل کو چھوڑ کر یہاں تشریف لائے ہیں اور اس  
 میں انکی تشریف آوری حقیقت ندوۃ کی کامیابی کا ایک ثبوت ہے ہم ان کا سلام بھی شکر گزار ہیں جو ہر روز  
 کی تعداد میں اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔

یہ امر بھی رہا ہے لیکن قابل مسرت ہے کہ اجلاس ندوۃ العلماء کی وجہ سے ندوۃ اس  
 میں اشاعت اسلام کے کام کی بنیاد رکھی گئی اور خود دار العلوم ندوۃ کے متعلق جو کچھ  
 کارروائی ہوئی وہ بھی قابل اطمینان رہی۔

آخر میں ہمیشہ صدر جماعت، استقبالیہ میں افتخار و رضو رکھنے والے گاہک اس کے خاندان  
 بادشاہ کے معزز اصحاب نے اس کام میں خاص حصہ لیا اس خاندان کے سربراہ اور درکن  
 جناب حاجی عبد الغر زباد شاہ یہاں موجود ہیں جو ندوۃ کے خاص ہمدرد ہیں۔

مولانا عبد السبحان صاحب تین ماہ سے ندوۃ کا کام کر رہے ہیں انکی وجہ  
 سے ہم کو بہت کامیابی ہوئی، ہم ان کے خاص طور پر شکر گزار ہیں۔ اس اجلاس نے  
 تمام احاطہ مدراس میں خاص طور پر شہرت حاصل کی اور ہر جگہ اس کا خیر مقدم کیا گیا خاص کر  
 بنگلہ دہا اور لاہور کے بہت سے ہماں یہاں تشریف لائے اور ہم کو ممنون کیا۔

ہماری نوجوان والینیر خصوصیت شکر یہ کہ مستحق ہیں، انھوں نے ہمارے ہمارے

خاطر و مدارات کے فرائض کو نہایت خوبی سے ادا کیا اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ یہ تمام حسن نظام اور کام کی باقاعدگی جو آپ دیکھ رہے ہیں، والٹیر وکنلی سہی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس لیے ہم خصوصیت سے اُس کے شکر گزار ہیں، ہم سب لوگوں کی خواہش تھی کہ جلسہ نہایت قابل اطمینان طریقہ سے منعقد ہو، ہم کو سرسریہ کہ لائق و فرض شناس والٹیر وکنلی مدد سے ہم کو اس معاملہ میں کامیابی ہوئی، یہاں تک کہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

مالیجناب مسٹر جسٹس عبد الرحیم کی تقریر کے بعد جناب مولانا عبد السبحان نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے اجلاس سالانہ کی کیفیت اور اُس کے انتظامات کی مختصر و داد بیان کی اور اُن تمام اصحاب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا جو آغازِ عمل سے آخر تک جلسہ کے انتظامات میں اُن کو مدد دیتے رہے۔ خاص کر مالی جناب مسٹر جسٹس عبد الرحیم کی توبہ اور دلچسپی کو خصوصیت سے بیان کیا۔

بعد ازاں مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء اسٹیج پر آئے اور اپنے نہایت جوش و خلوں سے بزرگانِ مدراس کی ہمان نوازی، فیاضی، اور حسن اخلاق کا شکریہ ادا کیا اور نام بنام ان تمام بزرگانِ مدراس کا تذکرہ کیا جو حقیقت مدراس میں اجلاس ندوۃ العلماء کی شاندار کامیابی کا باعث تھے اپنے بتایا کہ کس طرح مولانا عبد السبحان صاحب سلسل چند ماہ تک مدراس کے کام میں مصروف رہے اور بعض اوقات ان کو کام میں مقعد رہنا تک رہا کہ اپنے تجارتی کاروبار اور ذاتی مشاغل کے لیے بھی ان کو مہلت نہ ملی۔ اپنے یہ بھی بیان کیا کہ مولانا عبد السبحان صاحب کی اہلیہ محترمہ اس عرصہ میں برابر سخت علیل رہیں اور یہ سلسلہ علالت اب تک جاری ہے لیکن مولانا کو



تدریج کے کام میں اس قدر مصروفیت رہی کہ وہ علاج و تیمار داری میں اپنا وقت نہ صرف  
کرسکے اور یہ فرض خاندان کے دوسرے لوگوں کے فتنے رہا۔

اسی طرح اپنے عالی جناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب  
اور جناب سی عبدالجبار صاحب کی غیر معمولی سعی و کوشش اور مالی اعانت کا تذکرہ کیا اور مقامی  
اجنارات کے محترم ایڈیٹروں کے خدمات بھی بیان کیے آخر میں والتیرون کا شکریہ ادا  
کیا اور تفصیل بتایا کہ انگریزی اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ نے محترم مہمانوں کی کس طرح  
خدمت کی حالانکہ امتحانات کا زمانہ بالکل قریب تھا اور قدرتاً انکی شغولیت غیر معمولی  
تھی، غرض ہوا لامعج کے اپنا پر جوش سلسلہ تقریر بزرگان مدراس کے مکرر شکریہ پر ختم کیا  
اور دن کا جلسہ بھی اسی تقریر پر باقاعدہ طور سے ختم ہو گیا۔

شب کا جلسہ جو گویا اس مجلس سہ روزہ کا آخری اجتماع تھا، نہایت شاندار  
طریقہ سے شروع ہوا ہزاروں برادران اسلام اس جلسہ میں شریک تھے، مولوی حسین  
میان خلع جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب نے چند نعتیں اشعار خوش الحانی سے سنائے  
مولانا عبد التواب صاحب علی گڑھی نے وعظ بیان کیا اور مولوی عبدالواحد صاحب  
نے بھی ایک زبردست تقریر کی۔ مولوی شاہ نظام الدین صاحب چنبھری  
نے بھی اپنے دلچسپ و پر لطف بیان سے حاضرین کو مغلوظ کیا اور آخر کا جناب  
کی دُعا و دُکداز کے بعد نصف شب گزر جانے پر یہ محبت سراپا برکت ختم  
کو پہنچی اور وہ چل پھل جو در اس کے شاندار پایہ تحنت میں تین روزہ  
نظر آتی تھی سکون و خاموشی سے بدل گئی اور وہ شاندار مصنوعی قصر جو دور  
سے سنگ مرمر کا ایوان امارت معلوم ہوتا تھا اب سسنان نظر آنے لگا صرف

بدنی روشنی اس برہم شدہ سمیت کی یادگار باقی رہ گئی تھی صبح تک وہ بھی خاموش  
ہو گئی۔ فقط

محمد اکرام اللہ خان ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء عیسوی

## شذرات

روداد کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوا ہو گا کہ کس طرح اہل مدد اس نے  
ندے کا خیر مقدم کیا اور مالی اعانت کا جو وعدہ کیا تھا کس استعداد سے پورا کیا،  
خصوصاً جناب مولانا عبد السبحان صاحب کی مسلسل مصروفیت قابل تائش ہے  
کہ جب تک دسہرا روپیہ جمع نہ ہو گیا انھوں نے اپنی کوشش کو برابر جاری رکھا  
اسی طرح خان بہادر جناب عبدالغفریادشاہ اور ان کے معزز خاندان نے ہر موقع  
پر نذرے کی تحریک پر لبیک کہا اور اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن طریقہ سے  
کوشش کی، ہم جناب جمشید عبدالرحیم صاحب کے شکریہ سے بھی عمدہ برآ نہیں ہو سکتے  
جو ہماری خوش قسمتی سے نذرے کے سرگرم معاون و مقتدر کارکن ثابت ہوئے اور  
بہت سے معاملات میں ہماری رہنمائی کی اسی طرح جناب خان بہادر حاجی بطلین صاحب

کی مسلسل محنت اور جوش و خروش نے ندوے کو غیر معمولی فائدہ پہونچایا اگر ان کی کوشش نہ ہوتی تو ندوے کو اس قدر مالی کامیابی حاصل نہ ہوتی، جناب مولانا فخری صاحب اور ٹی ایم الدین صاحب کی غیر معمولی توجہ آخر تک ہمارے حال پر رہی اور ان بزرگوں کے وسیع اثر سے ندوہ نے پورا فائدہ اٹھایا۔

جناب سعد اللہ پاشا جناب ولی اللہ پاشا کے حسن معاشرت اور عمدہ اخلاق نے ہماروں کو غیر معمولی آرام پہونچایا ان دونوں صاحبوں کے وسیع اور آراستہ بنگلے ہمارے لئے وقت تھے، جہاں ضرورت کا تمام سامان ہر وقت مہیا رہتا تھا، جناب عبد الحکیم صاحب تو ہمیشہ سے ندوہ کے غلصہ ہمدرد ہیں اور ان کی فیاضی سے اس دفعہ بھی ندوے نے فائدہ اٹھایا۔ جناب خطیب عبد الرشید صاحب، جناب حاجی موسیٰ سیٹھ صاحب کی فیاضی بھی ندوہ کے لئے آب حیات ثابت ہوئیں، غرض اگرچہ مدرسہ اس کا اجلاس اب قصہ ماضی ہو گیا، لیکن مذکورہ بالا بزرگوں کی اسلامی محبت، مہمان نوازی، فیاضی اور حسن اخلاق کی داستانیں آج بھی ہماری نیا نو پیر ہیں اور ہماری دعا ہو کہ خدا ان کو تمام مقاصد میں کامیاب کرے اور ملک و ملت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے،

ہم جنوبی ہند کے علماء کے بھی شکر گزار ہیں انہوں نے اخوت اسلامی کا پورا ہوتہ دیا اور اس جوش و غلوص سے ہمارا خیر مقدم کیا جو ہماری توقع سے کہیں زیادہ تھا، خاص کر ویلور کے علماء نے ہمارے مقاصد سے نہایت دلچسپی ظاہر کی اور ہماری آواز کو دور دور تک پہونچایا علماء کے طبقہ میں یہ واقعات نہایت حوصلہ افزا و قابل تائید ہیں۔ جنوبی ہند کے علماء نے ہمارے جلسہ میں شریک ہو کر عملی حصہ لیا قصائد پڑھے تقریریں

لیکن اور ہر موقع پر مفید مشورہ دیا، چنانچہ جناب مولانا مولوی احمد ابراہیم صاحب  
 (پاک پٹن) نے تحریک اشاعت اسلام کے سلسلہ میں شامل زبان میں ایک زبردست  
 و معرکہ آرا تقریر کی جو اس زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہم قلمبند نہیں کر سکے اور  
 اسلئے افسوس ہے کہ روداد میں درج نہیں کر سکتے لیکن اس پر جو ش تقریر نے حاضرین  
 پر زبردست اثر کیا ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوتی تھی چنانچہ جلسہ کے  
 بعد خود مولانا عبد السبحان صاحب نے ہم سے بیان کیا کہ یہ تقریر نہایت موثر تھی اور  
 جو لوگ اس زبان سے واقف ہیں انھوں نے نہایت توجہ سے سنا اور پسند کیا۔

افسوس! کہ جنوبی بہت سے مقدس و محترم بزرگ حضرت مولانا شاہ عبداللطیف  
 صاحب سجاد نشین قطب دیوار اس دفعہ علالت کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے  
 اور دعوت شرکت کے جواب میں اپنے مولانا عبد السبحان صاحب کو ایک معذرت نامہ  
 تحریر فرمایا اسکا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 نحمدہ و نصلیٰ و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اس میں کوئی شک نہیں کہ فقیر کے شریک جلسہ ندوۃ العلماء نہ ہو سکے پر آپ  
 سب دوستوں کو بہت پیاداری ہوگی فقیر خود چلنے پر مستعد تھا، مگر ساز سی طبیعت کی وجہ سے  
 اس قدر تر و تھکا کہ صبح وقت پر طبیعت کیسی رہنے لگی جانا ہو سکے یا نہیں اسی لیے آپ کے  
 اطمینان اور یلگ رام کے ادا سے جواب میں بھی کچھ دیر کی کہ طبیعت کی حالت طمانیت  
 ہو تو آپ کو اپنے آنے کی اطلاع کا تشفی بخش جواب دیا جائے، مگر افسوس کہ میری طبیعت

اب تک نہیں سدھری، اور قابل سفر نہیں ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ فقیر ترویجۃ العلم کا موقوفہ  
 دہ دگا رہے۔ ہر چند فقیر بھی شریک جلسہ ہونے کی خواہش رکھتا تھا مگر ناسازی مزاج  
 نے فقیر کو مجبور و مندود کر دیا۔ العذر عند کرام الناس مقبول  
 (مولانا) سید عبداللطیف قادری

عفا عنہ اللہ۔ ۱۹۱۷ء اپریل و یو۔

دور و دراز سفر کی وجہ سے بعض اور علی بھی شریک نہ ہو سکے اور انھوں نے  
 معذرت کے خطوط تحریر فرمائے۔ چنانچہ مولانا ابوالوفا شتار اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ  
 گرامی نامہ دعوتی پہنچا انھیں تاہم انھیں حمایت الاسلام لاہور کا جلسہ ہے جس کی  
 پہلے بغرض تقریر آئی ہوئی ہے۔ اسلئے حکم اڈل من دعا مجبوری ہے مگر میں نے فیصلہ کر لیا  
 ہے کہ دونوں جگہ شریک ہوں گا جسمانی طور سے لاہور و روحانی طور سے مدراس  
 میں۔ اللہ معکم جنتاً لکنتم والسلام۔

(مولانا) ابوالوفا شتار اللہ امرتسری۔

اسی سلسلہ میں حسب ذیل تاریخ بھی موصول ہوئے۔

خدا جلسہ میں برکت دے عدم حاضری کا نہایت افسوس ہے۔

(مولانا حبیب الرحمن) (خان) (شروانی)

شرکت جلسہ کے قابل نہ ہونیکا نہایت افسوس ہے اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

سیٹھ محمد یوسف بھائی میان رنگون

مجھ کو جلسہ میں شریک نہ ہونیکا افسوس ہے میں دعا کرتا ہوں کہ جلسہ کامیاب ہو۔

(مولوی) عبدالصمد ندوی رنگون۔

اگرچہ ندے کا باقاعدہ اجلاس صرف تین روز تک رہا۔ لیکن علماء کے وعظ کا سلسلہ قریباً ایک ہفتہ تک جاری رہا اور جناب مولانا قادی شاہ سلیمان صاحب جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جعفری و مولانا شاہ عبدالواحد متھراوی و مولانا عبدالنواب صاحب علیگرہی اور دیگر علماء نے متعدد مقامات پر خطبائے کیا سدرہ اعظم کی قدیم عمارت اور بعض مساجد میں بھی وعظ کی مجلسیں منعقد ہوئیں۔

بزرگانِ مدراس نے علماِ ندوہ کو دعوتیں بھی دیں اور نہایت احترام کے ساتھ مدعو کیا۔ اپنا پتہ مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب نے علماِ ندوہ کو شاندار دعوت دی، اسی سلسلہ میں ایک جلسہ تہنیت بھی مقرر ہوا یعنی جناب ٹی ایچ ایچ صاحب رئیس اعظم و انبیاؤی کو خطاب ”خان بہادر“ عطا ہونے کی تہنیت میں سرس مدی - ایم عثمان صاحب اینڈ سنس نے ۹ اپریل ۱۹۱۷ء کی شام کو گولڈنگ گلی میں ایک پتہ تکلف دعوت دی جس میں مدراس و انبیاؤی کے معزز تجار کے علاوہ علماِ ندوہ کو بھی مدعو کیا، ہمانوں کے جمع ہو جانے پر جناب ملیا لم حاجی عبدالرحمان صاحب کے فرزند جناب عبدالشکو صاحب نے خان بہادر موصوف کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جس میں ان کی قومی خدمات اور وسیع تجارتی تجربات کا ذکر تھا آخر میں جناب مولانا قادی شاہ سلیمان صاحب نے خان بہادر موصوف کو پھولوں کا باد پہنایا اور دعائے خیر و برکت فرمائی۔ ۹ بجے شب کو یہ جلسہ دعوت ختم ہوا۔

جناب آنیریل مسٹر جٹس عبدالرحیم صاحب نے اپنے وسیع و پرفضا کونٹری میں تمام علماء کرام کو ایٹ ہوم دیا جان ہر قسم کے فوٹاکمات و سٹائیان اور خود و خوش کی دوسری چیزیں ہتیا کی گئی تھیں۔ یہ جلسہ بڑے لطف و مسرت کے ساتھ ختم ہوا علماء کے علاوہ

مدرس کے اعیان و اکابر بھی ایٹ ہوم میں شریک تھے،

اب آخرین ہم ایک دفعہ اور برادران مدرس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے  
 رواد کو ختم کرتے ہیں باروداد کے لکھنے میں حتی الامکان اختصار کا لحاظ رکھا گیا ہے  
 تاہم کوئی قابل تذکرہ واقعہ بالقصد قلم انداز نہیں کیا گیا ہے، ہم کو اپنے قیام مدرس  
 کے زمانہ میں جن جن اصحاب کی خدمات کا علم ہوا رواد میں سب کا تذکرہ کر دیا ہے، اگر  
 سہو کسی صاحب کا نام رہ گیا ہو تو ہم اسے معافی کے خواستگار ہیں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم  
 بزرگان مدرس کی مہربانی و حسن اخلاق کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

آخر میں ہم ناظرین کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ مدرس سے واپسی کے چند  
 روز بعد دارالافتاء کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا اور اب تعمیر کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو خدا سے  
 دعا ہے کہ مسلمانوں کو اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمے۔

محمد اکرام اللہ خان ندوی

دارالعلوم ندوہ

لکھنؤ

# فہرست پیرکیزی اجلائے اعلیٰ ۱۹۱۷ء منعقدہ اس

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱	جناب آئی بیل ستر جٹن مولوی		۸	جناب یحییٰ عبد اللہ صاحب	
	عبد الرحیم صاحب در کالج		کپنی	بڑیٹ مدراس	۱۷
	برج ہاوز - مدراس	۱۸	۹	جناب الفی عبدالرحمان صاحب	
۲	جناب ساہوکار حاجی محمد بیٹا		کپنی	" "	۱۸
	صاحب کپنی - بادشاہ لڈنگ		۱۰	جناب ایچ ایچ عبد الشکور صاحب	۱۹
	جارج ٹون	۱۷	۱۱	جناب روشن ایم ایمن اللہ	
۳	جناب ن بہادر حاجی بد الدین صاحب		سید صاحب کپنی	مٹال ٹیچہ	۱۸
	بہادر تاجر بڑیٹ	۱۷	۱۲	جناب جو حاجی زین العابدین صاحب	
۴	جناب سی عبد الحکیم صاحب		کپنی	بڑیٹ	۱۷
	تاجر	۱۷	۱۳	جناب کو عبد الغفور صاحب	
۵	جناب کے حاجی عبد القادر صاحب		کپنی	" "	۱۷
	علی بادشاہ صاحب کپنی	۱۷	۱۴	جناب کے ایل پریمیا نامر کار کپنی	
۶	جناب باکتنی حاجی بادشاہ صاحب		" "	" "	۱۷
	کپنی	۱۷	۱۵	جناب یم عبد الغفرین صاحب	
	جناب رنگ حاجی عبد الرحمان صاحب		کے شیخ حمید صاحب کپنی	" "	۱۷
	کپنی	۱۷	۱۶	جناب تانایم غمان صاحب کپنی	۱۷



نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۱۷	داوود تاقا حسین صاحب کپنی	۲۶	جناب ایس لے قمر الدین صاحب	۲۷	کپنی بڑیٹ مدراس
۱۸	جناب حاجی سعید صاحب کپنی	۲۷	جناب ماراجی بادشاہ مینا	۲۸	صاحب کپنی
۱۹	جناب حاجی سعید صاحب کپنی	۲۸	جناب ٹی کے فقیر صاحب	۲۹	جناب بی لعل بادشاہ صاحب
۲۰	جناب حاجی بدرتین امین الدین صاحب	۳۰	جناب بی حاجی فقیر محمد صاحب	۳۱	جناب سی تلہ حاجی محمد
۲۱	جناب کشنچندریل صاحب کپنی	۳۱	قاسم صاحب کپنی	۳۲	جناب ایس۔ اے۔
۲۲	جناب گرامنی عبدالغفر صاحب	۳۲	محمد عثمان صاحب کپنی	۳۳	جناب دی عبدالوہاب
۲۳	جناب ایم اے حاجی عبدالوہاب	۳۳	صاحب کپنی	۳۴	جناب ایم محمد صاحب کپنی
۲۴	صاحب کپنی	۳۴	جناب ایم محمد صاحب کپنی	۳۵	کپنی
۲۵	جناب عبدالرزاق صاحب کپنی	۳۵	کپنی		

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۳۵	جناب لیلی محمد لوازخان	۴۳	جناب مولوی مودی محمد زبیر	۳۵	۴۳
۳۶	صاحب کپنی بزمیٹ داس	۴۴	صاحب بزمیٹ مدراس	۳۶	۴۴
۳۷	جناب موکانم سلیمان صاحب	۴۵	جناب پی شمس الدین صاحب	۳۷	۴۵
۳۸	کپنی " "	۴۶	کپنی " "	۳۸	۴۶
۳۹	جناب کوٹے حاجی محمد قیوم	۴۷	جناب بی حاجی اسماعیل صاحب	۳۹	۴۷
۴۰	صاحب انیسٹنس " "	۴۸	کپنی " "	۴۰	۴۸
۴۱	جناب کورے حاجی بدلتون	۴۹	جناب آئی عبدالرحمان صاحب	۴۱	۴۹
۴۲	صاحب کپنی " "	۵۰	کپنی " "	۴۲	۵۰
۴۳	جناب باگئی حیات بادشاہ	۵۱	جناب ساہوکار محمد علی احمد	۴۳	۵۱
۴۴	صاحب کپنی میتال پیٹھ " "	۵۲	بادشاہ صاحب بہادر	۴۴	۵۲
۴۵	جناب سی عثمان صاحب	۵۳	بادشاہ بلڈنگ مارج ٹون	۴۵	۵۳
۴۶	کپنی بزمیٹ " "	۵۴	جناب بی عبدالوہاب صاحب	۴۶	۵۴
۴۷	جناب نانامحمد میان صاحب	۵۵	بہادر میتال پیٹھ " "	۴۷	۵۵
۴۸	کپنی " "	۵۶	جناب دھابہ واسے سنجیاضا	۴۸	۵۶
۴۹	جناب ذابجا حسین صاحب	۵۷	" "	۴۹	۵۷
۵۰	ذوواب غلام احمد صاحب	۵۸	جناب الخلاج آغا مرزا محمد	۵۰	۵۸
۵۱	کلامی کار و منڈل منیس	۵۹	خیل صاحب شیرازی	۵۱	۵۹
۵۲	کولارڈ و شرکٹ " "	۶۰	" "	۵۲	۶۰

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۵۱	جناب پانچ۔ ایم ناگپو میران	مار	۵۸	جناب ایم عبدالوہاب صاحب	۵۸
۵۲	صاحب میثال پٹھہ مدراس	مار	۵۹	کپینی بزمیث مدراس	۵۹
۵۳	جناب ساہوکار حاجی محمد	مار	۶۰	جناب ڈکو بہار الدین صاحب	۶۰
۵۴	صنیف صاحب بہار	مار	۶۱	کپینی " " " " " "	۶۱
۵۵	جناب محمد موسیٰ حاجی براہیم حسن	مار	۶۲	جناب ایس صفدر صاحب	۶۲
۵۶	سیٹھ صاحب گڑنگ گلی	مار	۶۳	کپینی گڑنگ گلی مدراس	۶۳
۵۷	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب	مار	۶۴	جناب خطیب حاجی قادر بادشاہ	۶۴
۵۸	بہادر سکرٹری دفتر معین النور	مار	۶۵	صاحب کپینی " " " " " "	۶۵
۵۹	ڈائریری پریسڈنسی مجسٹریٹ	مار	۶۶	جناب ویلور حاجی محمد یوسف	۶۶
۶۰	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب	مار	۶۷	صاحب کپینی " " " " " "	۶۷
۶۱	زین العابدین صاحب کپینی	مار	۶۸	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب	۶۸
۶۲	جناب اے آدے کے عبدالرحمان	مار	۶۹	ذاکر ہدایت اللہ صاحب	۶۹
۶۳	صاحب کپینی " " " " " "	مار	۷۰	کپینی " " " " " "	۷۰
۶۴	جناب کے باتر حسین صاحب کپینی	مار	۷۱	جناب سید زین العابدین	۷۱
۶۵	جناب " " " " " "	مار	۷۲	صاحب کپینی " " " " " "	۷۲
۶۶	جناب " " " " " "	مار	۷۳	جناب الحاج محمد علی الدین صاحب	۷۳

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۶۰	جناب فی آ عبد الحمید صاحب	ص	۸۰	رائس بازو جاج ٹون۔ مدراس	ع
۶۱	کپنی۔ بڑیٹ مدراس	ص	۸۱	جناب عبدالقادر صاحب بہادر	ع
۶۲	جناب منو محمد یقوب صاحب کرا	ص	۸۲	محمد منزل رائے پٹھ	ع
۶۳	صاحب کپنی	ص	۸۳	جناب نازی حاجی عبدالعزیز صاحب	ع
۶۴	جناب سی ایس عبدالرحیم صاحب	ص	۸۴	کپنی بڑیٹ	ع
۶۵	کپنی	ص	۸۵	جناب لیا لم این الدین صاحب	ع
۶۶	جناب کی حاجی غلام محی الدین صاحب	ص	۸۶	کپنی	ع
۶۷	کپنی	ص	۸۷	جناب سی حاجی خضر خٹا کپنی	ع
۶۸	جناب تاجی ربابو صاحب کپنی	ص	۸۸	جناب سی میرا صاحب کپنی	ع
۶۹	کپنی	ص	۸۹	کپنی	ع
۷۰	جناب عبدالقادر صاحب بہادر	ص	۹۰	جناب پے محمد محی الدین صاحب	ع
۷۱	محمد منزل رائے پٹھ۔ مدراس	ص	۹۱	مر کیاڑ	ع
۷۲	جناب آغا محمد اسحاق صاحب کپنی	ص	۹۲	جناب کے ایس ایس محمد اعظم صاحب	ع
۷۳	جناب پی عبدالرحیم صاحب کپنی	ص	۹۳	کپنی	ع
۷۴	جناب کے رابو صاحب کپنی	ص	۹۴	جناب بی بی علی بادشاہ صاحب	ع
۷۵	جناب ساہوکار حاجی محمد لادشاہ	ص	۹۵	کپنی گڑنگ لگی	ع
۷۶	صاحب کپنی۔ بادشاہ لڈنگ لگی ٹون	ص	۹۶	وی ایم برمان الدین صاحب ٹنٹن	ع
۷۷	جناب محمد اسماعیل سیٹھ صاحب کپنی	ص	۹۷	کپنی	ع
۷۸	منو محمد پٹن چوک جاج ٹون	ص	۹۸	جناب شہادار ایم میر الدین صاحب	ع
۷۹	جناب سید یوسف صاحب کپنی	ص	۹۹	کپنی	ع
۸۰	کونہ طاہر صاحب کپنی۔ روڈ	ص	۱۰۰	جناب علی حاجی خضر خٹا کپنی	ع
۸۱	جناب سی عبد القادر صاحب کپنی	ص			

نمبر شمار	نام	رقم	نمبر شمار	نام	رقم
۹۱	جناب شجاعی مدر صاحب کپنی	عم	۱۰۳	جناب فضل محمد عبدالکریم صاحب	عم
۹۲	جناب تاجی راهو کار سید حسین صاحب	عم	۱۰۴	جناب یونس پسر شریف یونس	عم
۹۳	کپنی " "	عم	۱۰۵	معرفت ایدر صاحب مینورکن	عم
۹۴	جناب کرپی رزاق صاحب	عم	۱۰۶	رای پٹھ مدراس	عم
۹۵	کپنی " "	عم	۱۰۷	جناب سلطان علی ابر صاحب کینا نو	عم
۹۶	جناب غلام شمس الدین صاحب کپنی	عم	۱۰۸	جناب خان بہادر ڈاکٹر خاجہ	عم
۹۷	جناب داتا محمد میران صاحب	عم	۱۰۹	الطیف الدین صاحب کڈور	عم
۹۸	ایند سنس " "	عم	۱۱۰	جناب خان عبدالعزیز صاحب	عم
۹۹	جناب بی ایمن القادر صاحب	عم	۱۱۱	جناب یونس محمد عظیم کپنی	عم
۱۰۰	بی ایمن محفوظ خان باغ	عم	۱۱۲	جناب یونس محمد عظیم کپنی	عم
۱۰۱	جناب خان بہادر قادر نواز خان	عم	۱۱۳	جناب سودا کریم صاحب ایلو کشتا	عم
۱۰۲	صاحب بہادر پیریز ڈرائی	عم	۱۱۴	جناب حاجی محمد عیسیٰ صاحب کپنی	عم
	" "	عم	۱۱۵	جناب علی عبدالشکور صاحب	عم
	جناب علی نواب ابرار صاحب	عم	۱۱۶	جناب علی السلا صاحب	عم
	" "	عم	۱۱۷	جناب علی السلا صاحب	عم
	جناب لوی محمد صاحب بقی	عم	۱۱۸	جناب علی السلا صاحب	عم
	ضلع کرپی " "	عم	۱۱۹	جناب علی السلا صاحب	عم
۱۰۰	جناب نینا محمد صاحب فبر	عم	۱۲۰	جناب علی السلا صاحب	عم
۱۰۱	انگلیٹیکل شریعہ طبع ٹون	عم	۱۲۱	جناب علی السلا صاحب	عم
۱۰۲	جناب علی سمیع صاحب	عم	۱۲۲	جناب علی السلا صاحب	عم
	جناب خان بہادر لالہ علی صاحب	عم	۱۲۳	جناب علی السلا صاحب	عم

گوشتواره آمد و صرف اجلاس شازدهم ندوة العلماء مدراس مرسله  
جناب مع لانا عبد السبحان صاحب کتب طری مجلس استقبالی

آمد

آدماء عیالات اجرائی دیگر حضرات عیال  
از از فروخت ٹکٹ رکینیت و معاوضت  
مساء

از جناب فی محمد هدایت الد صاحب سید  
محمد صاحب کمپنی کا پنور  
از مولانا عبد السبحان صاحب کمپنی

۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸

صرف

مصارف چھپائی اشتہاد وغیرہ  
خرج متفرق النیسر دیگر اخراجات  
فردوری وغیرہ

خرج ڈاک تار  
نوٹ پیپر  
مصارف پٹال روشنی و کرایہ کرسی  
وغیرہ

۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸

مصارف طبع و سفر خرج علماء  
ہندوستان معرفت ناظم صاحب

۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸

ندوة العلماء  
مصارف صدقات و دیگر علماء

۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸

مصارف ہمانداری علماء وغیرہ  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸  
۱۲/۱۲/۱۳۲۸

نویسٹا جناب لانا عبد الباقی صاحب سکرٹری معین الذودہ و سکرٹری مجلس استقبالی  
اجلاس شانزدہم ندوۃ العلماء راس نے میرے پاس مندرجہ بالا گوشوارہ اور ایک مختصر  
سی فہرست چندہ رکنیت و معاونت کی بھیجی ہے جو اسکے ساتھ شائع کی جاتی ہو لیکن ساتھ  
ہی اسکے یہ ظاہر کر دینا ضرور ہو کہ چندہ رکنیت کی سابق فہرست اعمالہ سے اوپر معاد  
کی فہرست ایالہ سے کی تھی،

اسی فہرست رکنیت و معاونت جو اس گوشوارے کیساتھ شائع کی جاتی ہے علی الترتیب  
۱۔ اور ۲۔ پہلی کی ہو لہذا کل رقم چندہ معاونت و رکنیت کی یہ تہہ ہوتی ہے اور  
اس گوشوارے میں کل رقم اس مد کی تہہ سے کی دکھلائی گئی ہے جس سے عہ کا فرق  
ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) مصارف میں ہماری معرفت ایالہ سے کی رقم دکھلائی گئی چونکہ واپسی کے خرچ  
کے لیے علی الحساب روپیہ مولانا سے لیا گیا تھا اسوجہ سے ایالہ سے اس میں کچھ ہے اور دو  
روپیہ بعض علمائے ندوہ کے اشرفیت لیجانہ کی فہرست واپس ملے اس لیے مجملہ ایالہ سے  
کے مالہ سے بنجانب اہل مدرسہ صغیرہ مال ندوۃ العلماء میں جمع کر لیے گئے،

(۳) چونکہ میاں ایالہ سے چندہ بجاڑہ پہلے صغیرہ مال میں نام بنام یا ہم ہو چکا ہے اس لیے  
آمد و صرف سے اس قدر جب تحریر مولانا منح خارج کر دی گئی ہے۔

سید عبدالحی

ناظم ندوۃ العلماء

۱۳ دسمبر ۱۹۱۷ء

## ضمیمہ فرستہ کنیت و اجلاس و العلماء سالہ منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	جناب حاجی محمد ایوب سیٹھ صاحب	ص	۷	جناب میر سعادت اللہ صاحب	ص
۲	جناب خدین سیٹھ صاحب	ص	۸	جناب کنجی کمال صاحب	ص
۳	جناب حاجی جمال نور محمد سیٹھ صاحب	ص	۹	جناب محمد یوسف صاحب	ص
۴	جناب محمد حاجی بیر محمد سیٹھ صاحب	ص	۱۰	جناب حاجی عثمان صاحب	ص
۵	جناب بڑا ہیچام حاجی عبداللہ	ص	۱۱	جناب محمد اعظم صاحب تیشیناٹر	ص
	سیٹھ صاحب	ص	۱۲	جناب اکبر حسین صاحب	ص
۶	جناب حاجی احمد انور سیٹھ صاحب	ص	۱۳	جناب سید ارشد الغریب صاحب	ص

۱۱۸

## ضمیمہ فرستہ معات و اجلاس و العلماء سالہ منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبدالحق صاحب پور	ع	۴	جناب محمد عبداللہ صاحب	ع
۲	جناب نصیح الدین صاحب	ع		برہا پور	ع
۳	جناب شجاع الدین صاحب	ع	۵	جناب کریم صاحب شائرا	ع
۴	جناب سید اکبر صاحب	ع			



# اسمائی گرامی علماء و شایخ شریک جلسہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا قاری شاہ	۹	موشیا، پوری - پنجاب
۲	محمد سلیمان حبیبی ستادری	۱۰	جناب مولانا عبد التواب صاحب علیگرہی - علیگڑہ -
۳	جناب مولوی شاہ حسین سیاح صاحب	۱۱	جناب مولانا مفتی محمد اذار الحق صاحب ایم لے دائر کٹر سرشتہ تعلیمات -
۴	خلعت مولانا ممدوح الصدر	۱۲	منجانب ریاست جھوپال
۵	جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب	۱۳	جناب مولانا عبد اسد احمد صاحب
۶	جھیری - رہتک	۱۴	محافظ حاج - مبینی -
۷	جناب مولانا قاری عبد السلام صاحب	۱۵	جناب مولانا حمید الدین صاحب
۸	افضائی - پانی پت -		بنی سلسلہ پرنسپل دارالعلوم سرکاری -
۹	جناب مولانا حکیم عبدالحی صاحب		حیدر آباد دکن -
۱۰	ناظم ندوۃ العلماء - کھنؤ		جناب مولانا غفر حسن صاحب
۱۱	جناب مولانا محمد اسلم صاحب -		کلکتہ -
۱۲	فرنگی محلی - کھنؤ -		جناب مولوی عبدالنواز صاحب
۱۳	جناب مولانا سید امیر علی صاحب		سودودی راجپوتانہ -
۱۴	مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء -		جناب مولانا غلام محمد صاحب
۱۵	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل		شملوی

# اسمای گرامی علای صوبه مدراس شریک حلیه و قه لعلها

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا شیخ محمود طاج، همدانی ناگل لما بار	۱۲	جناب مولانا الحاج محمد حسین خان صاحب خان بهادر
۲	جناب مولانا کنجی احمد صاحب خنجی	۱۳	جناب مولانا حکیم بدر الدین حسین صاحب -
۳	جناب مولانا مولوی محمد هاشم صاحب وانبازی -	۱۴	جناب مولانا سید برهان الدین صاحب -
۴	جناب مولانا قطب الدین احمد صاحب	۱۵	جناب مولانا الحاج محمد در صاحب مدرسہ عالیہ پر مور -
۵	جناب مولانا الحاج عبد الباقی خان صاحب	۱۶	جناب مولانا عبد القادر صاحب
۶	جناب مولانا الحاج محمد فضل الله صاحب	۱۷	جناب مولوی حاج قاری عبد الغنی صاحب -
۷	جناب مولوی سید سلطان محمد الدین	۱۸	جناب مولوی محمد قاسم صاحب آبوی
۸	جناب مولانا مولوی الحاج علی الدین	۱۹	جناب مولوی محمد موسی میان صاحب ولتوری
۹	سید صاحب قادری چیده - دیلور	۲۰	جناب مولوی حافظ عبد الزاق صاحب
۱۰	جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب دیلور	۲۱	جناب مولوی شاه عبد القدوس صاحب خنجی
۱۱	جناب محمد ابراهیم صاحب خنجی هند -		
	جناب العرفان لوی عبد الرحمن فاروقی		

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	اسمای گرامی روسا و امرا و عهد داران به کاری صوبه مدراس غیره شریک اجلاس ندوة العلماء
۲۲	جناب لوی محمد عبدالصاحب احقر	۱	جناب آنریبل حبش عبدالرحیم صاحب بهادر
۲۳	جناب غلام دستگیر صاحب	۲	جناب خان بہادر حاجی محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب
۲۴	پیش نام جناب مولوی حکیم شمس الدین صاحب	۳	جناب خان بہادر محمد القدر خان بادشاہ صاحب
۲۵	قادی حیدر آبادی - جناب مولوی سید شاہ ولی اللہ صاحب	۴	جناب خان بہادر قادر نواز خان صاحب سابق کلکٹر
۲۶	جناب مولوی سید کریم الدین صاحب حسینی قادی -	۵	جناب خان بہادر محمد الیاس صاحب مینوسل سپرین ویلور -
۲۷	جناب مشائخ حکیم سید شاہ محمد عبید اللہ صاحب قادی حسینی نور	۶	جناب خان بہادر شی امین الدین صاحب
۲۸	جناب مولوی حاجی محمد عظیم صاحب	۷	جناب خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب
۲۹	جناب مولوی سید نور محمد آفندی	۸	جناب مولوی حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب لقی وکیل پانچوئیس حیدر آباد دکن -
۳۰	جناب مولانا مولوی حاجی سید محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری -	۹	جناب آنریبل یعقوب حسن بیٹ صاحب
۳۱	جناب سید شاہ تقی علی حسینی قادی عرف حسینی پیران صاحب -		

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱۰	جناب آرتیل احمدی مرکار	۲۵	جناب عبدالقادر صاحب مالک
۱۱	جناب نواب عابد حسین صاحب		ایڈیٹر مخدوم کن مدراس
۱۲	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی	۲۶	جناب اوی عبد اللطیف صاحب
۱۳	جناب ملک احمد بادشاہ صاحب		مالک و ایڈیٹر حیدر دہ دزگار مدراس
۱۴	جناب سی عبد الحکیم صاحب	۲۷	جناب مولوی عبد الحمید صاحب
۱۵	جناب نواب ذاکر صاحب پتوچی		مشراندوری مالک ڈیٹر قوی پتوچی
۱۶	جناب نواب عبد القادر صاحب	۲۸	جناب منشی محمد انور صاحب بیخود
۱۷	جناب عبد الحق صاحب		مالک و ایڈیٹر سالہ المضمون
۱۸	جناب میر مظہر الدین صاحب نیل	۲۹	جناب خان صاحب شیخ اسماعیل
	اسٹنٹ پوسٹماستر جنرل		کنٹرکٹر ترچاپلی
۱۹	جناب خان بہادر محمد ندال صاحب	۳۰	جناب مولوی سید مرتضی صاحب
	سکنڈ پریسڈنٹ میجر بریٹ	۳۱	جناب آغا مرزا حاجی محمد خلیل صاحب
۲۰	جناب میر زین الدین صاحب نیل		شیرازی
۲۱	جناب میر سراج الدین صاحب سابق	۳۲	جناب آغا مرزا عبد الحسین صاحب
	پولیس سبڈیوڈنٹ ضلع	۳۳	جناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب
۲۲	جناب میر میر الدین صاحب	۳۴	جناب ٹی محمد حسین صاحب
۲۳	جناب میر سلطان علی الدین صاحب	۳۵	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب
۲۴	جناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب	۳۶	جناب لیال محمد حاجی عبد الرحمن صاحب

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۳۷	جناب خطیب عبدالرشید صاحب	۵۲	جناب ٹی ایس محمد حسین صاحب لے
۳۸	جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب -	۵۳	جناب خواجہ خان صاحب -
۳۹	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب ڈاکٹر	۵۴	جناب محمد عبداللہ صاحب سٹنٹ انسپکٹر آف اسکول -
۴۰	جناب محمد ہدایت اللہ صاحب ڈاکٹر	۵۵	جناب محمد رضا صاحب
۴۱	جناب ایس عبداللطیف صاحب	۵۶	جناب عبدالحیض صاحب گریڈنگ
۴۲	جناب نانامونا محمد عثمان صاحب راوتر -	۵۷	جناب مودی عبدالغفور صاحب گریڈنگ
۴۳	جناب دی محمد عثمان صاحب	۵۸	جناب محمد ای محمد ابراہیم صاحب گریڈنگ
۴۴	جناب جلال عبدالکریم صاحب	۵۹	جناب ساہوکار محمد علی اللہ بادشاہ صاحب
۴۵	جناب حاجی محمد صیف صاحب	۶۰	جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب -
۴۶	جناب کنیا دوی حاجی عبدالقادر صاحب	۶۱	جناب حکیم حاجی محمد عبدالغفر صاحب بہادر
۴۷	جناب دی محمد عبدالشکور صاحب	۶۲	جناب ٹی عبدالنور صاحب بہادر
۴۸	جناب پالکتنی عبدالقادر صاحب	۶۳	جناب محمد اسماعیل سیٹھ صاحب معتمد
۴۹	جناب آنجنی محمد اسحاق صاحب	۶۴	جناب سید یوسف صاحب
۵۰	جناب آنجنی عبداللطیف صاحب	۶۵	جناب حاجی سید عبدالقادر صاحب جیلانی
۵۱	جناب حمید حسن صاحب بی ایل - ایل - بی -		

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۶	جناب سید اگر عبد الرحیم صاحب بکھارہ۔	۸۷	جناب فی الدین عبد القادر صاحب بی حلی
۶۷	جناب غلام نبی الدین صاحب سونہ اگر	۸۸	جناب سید احمد صاحب سائری السیکنر
	بجواڑہ۔۔	۸۹	جناب سید حسین صاحب پراکٹا سائری شینہ ہوز
		۹۰	جناب محمد تاج الدین صاحب بی کلکٹر
۶۸	جناب ابی لوی محمد بن صاحب بقی	۹۱	جناب ابی لوی کریم الدین صاحب بی دار فوجداری
۶۹	جناب ابی عبد الرحمن صاحب سکرٹری انجمن اسلام	۹۲	جناب قاضی میر دوست خان صاحب ہار سکرٹری
۷۰	جناب شہر اساطع صاحب سیر سکرٹری	۹۳	جناب سید عبد الکریم صاحب الشیخزادہ پوٹو
۷۱	جناب ابی محمد بن صاحب سکرٹری بنگلوری	۹۴	جناب آصف علی صاحب کٹر کٹر کٹر کٹر
۷۲	جناب ابی لوی احمد صاحب ڈاکٹر ڈاکٹر	۹۵	جناب محمد ابراہیم صاحب قریبی بی ایل بی
۷۳	جناب ابی لوی صاحب لواء الاسلام	۹۶	جناب شیخ داود صاحب کٹر کٹر
۷۴	جناب خان بہادر ڈاکٹر ان محمد عثمان صاحب	۹۷	جناب محمد عباس صاحب
۷۵	جناب ڈاکٹر جمال الدین صاحب بی سی	۹۸	جناب ایم عبد الرزاق صاحب حیرین زمین
۷۶	جناب ابی لوی محمد محمد سعید صاحب چھری	۹۹	جناب محمد صاحب کٹر کٹر
۷۷	جناب ابی علی صاحب ایم۔ بی۔		فہرست ان غیر مسلم اصحاب کی جو
۷۸	جناب سید عبد الواحد صاحب عاتق		جلسہ میں شریک تھے۔
۷۹	جناب کیم عبد الغنی صاحب سونہ اگر محمد زارہا		جناب ابی بن حسن شریکری ایر (۲) جناب ابی ہار
۸۰	جناب سید احمد بن الدین ابراہیم صاحب		ایل۔ گویندہ اگر الہ۔ (۳) جناب ابی ہار جی
۸۱	جناب ابی محمد عبد القادر صاحب تنظیم مذہبی		نارن سائی (۴) جناب سکرٹری کٹر کٹر
۸۲	جناب ابی لوی محمد سعید صاحب بی کلکٹر		ڈاکٹر ندین دیویدہ جناب ابی ہار دیویدہ گوری سٹی
۸۳	جناب ابو حسن صاحب بی بی کلکٹر		(۵) جناب شری دیو گویدہ دیویدہ جی (۶) جناب
۸۴	جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب دیویدہ		بندت گویا لاجہ دیویدہ جناب ابی ہار بندت
۸۵	جناب محمد عبد الغنی صاحب کچھار ٹریننگ		(۷) جناب شری بی ام سائی ایر بی بی
۸۶	جناب مولوی محمد الدین صاحب ہار جی شریک		(۸) جناب شری دیو گویدہ دیویدہ جی

## فہرست ارکان انتظامیہ وۃ العلما بابۃ سہ

صوبہ متحدہ (جناب لوی عبداللہ انصاری ناظم مینیات مدرستہ العلوم مسلمانان علیگڑہ، (۳۲) جناب  
 آگرہ اوچھ مولوی حاجی محمد یونس صاحب میس قاولی ضلع علیگڑہ (۳۳) جناب لوی محمد خلیل الرحمن صاحب  
 سہارنپوری (۳۴) جناب لوی حکیم سید ظہور الاسلام فتحپور ہنسوہ (۳۵) جناب لوی حبیب الرحمن صاحب شریف  
 میس جھین پور ضلع علیگڑہ (۳۶) جناب لوی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما (۳۷) جناب مولوی محمد علی  
 صاحب میس کاکوری ضلع لکھنؤ (۳۸) جناب لوی حبیب الرحمن صاحب منسب دار سرکار عالی میس شاہجہانپور  
 (۳۹) جناب صفی الدلہ حامد الملک مولوی سید محمد علی صاحب مدرسہ مال ندوۃ العلما  
 (۴۰) جناب مولوی حمید الدین صاحب بی سٹے پرنسپل دار العلوم حیدر آباد دکن (۴۱) جناب مولوی  
 احمد زمان خان صاحب میس مجسٹریٹ شاہجہانپور (۴۲) جناب مولوی ابوبکر محمد شریف صاحب جونیہ  
 (۴۳) جناب لوی حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ (۴۴) جناب شمس العلما خان صاحب مدرسہ شاہ ابوالفتح رضوی  
 (۴۵) جناب منشی اعظم علی صاحب بی سٹے جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ  
 لکھنؤ (۴۶) جناب مظہر علی صاحب میس و آنریری مجسٹریٹ کانپور (۴۷) جناب شیخ محمد امین صاحب  
 میس فیض آباد متولی آباد موقوفہ ندوۃ العلما (۴۸) جناب سید ظہور احمد صاحب بی سٹے  
 ایل ایل بی وکیل ہالی کورٹ (۴۹) جناب فاضل حاجی محمد سحاق صاحب میس سکریٹری مدرستہ العلوم  
 مسلمانان علیگڑہ (۵۰) جناب شیخ شیر حسین صاحب والی بیرٹریٹ لکھنؤ (۵۱) جناب مولوی محمد  
 نسیم صاحب میس لکھت (۵۲) جناب منشی احتشام علی صاحب میس کاکوری ضلع لکھنؤ (۵۳) جناب  
 ڈاکٹر منظور الدین حسن صاحب بیرٹریٹ لاہور پی ایچ ڈی - لکھنؤ -

پنجاب عالم (۱) جناب لوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری بی بیٹ (۲) جناب لوی  
 صوبہ ہند لوی عبدالنور صاحب ہتک (۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب لویاٹی (۴) جناب

عبد السد صاحب عمادی (۵) جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب عباسی پانی پت (۶)  
 جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھیری (۷) جناب شمس العلام مولوی مفتی محمد عبد السد صاحب  
 لوکنی لاہور۔ (۸) جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ (۹) جناب  
 بابو نظام الدین صاحب میں آنریری مجسٹریٹ مسکرٹری معین النندہ امرتسر (۱۰) جناب غلام  
 پیرزادہ محمد حسین صاحب (۱۱) جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب میں آنریری مجسٹریٹ  
 امرتسر۔ (۱۲) جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب مناس ڈیئر اجنادیل امرتسر۔ (۱۳) جناب مرزا محمد  
 ظفر السد صاحب پیشتر کسٹروڈیشل اسٹنٹ کمشنر وزیر آباد۔

دستلی (۱)۔ جناب فاق الملک لوی حکیم غلام محمد جیل فاضل (۲) جناب شمس العلام مولوی احمد  
 بنگال (۱) جناب لوی ظفر صاحب مناس سہ عالیہ کلکتہ۔ (۲) جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب  
 مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری ٹھاکہ۔ (۳) جناب مولوی حکیم الرحمان صاحب ٹھاکہ۔ (۴) جناب آنر میل نواب  
 چودھری سید نواب علی صاحب (۵) جناب آنر میل سید غلام حسین صاحب عارف کلکتہ۔ (۶)  
 بہار (۱) جناب مولانا سید محمد علی صاحب (۲) جناب مولوی محمد قاسم صاحب (۳) جناب مولوی مفتی محمد عبد الطیف صاحب  
 جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب خشتی قادری (۴) جناب آنر میل سید شرف الدین  
 صاحب جج ہائی کورٹ پٹنہ (۵) جناب حافظ سید محمد الحق صاحب میں پٹنہ  
 مدراس۔ ۱۔ جناب مولوی حاجی منیار الدین صاحب (۲) جناب مولانا عبد السلام  
 صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ مسکرٹری معین النندہ۔ (۳) جناب  
 غلام احمد صاحب کلامی، گولڈفیلڈس کار و منڈل کولار

ممبئی (۱) جناب مولوی عبد السد احمد صاحب محافظ حاج ممبئی  
 مالک متوسط (۱) جناب مولوی محمد حسین صاحب پور۔



(۱) جناب خواجہ لطیف احمد صاحب تلمیذ اہل سنت ہائی اسکول مرادتی -

برہما (۱) جناب حاجی سیٹھ یوسف محمد بھائی میان صاحب رنگون -

دینی ریاست (۱) جناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسٹنٹ

کونسل آف انجینی ریاست بھادلیپور - (۲) جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل

مدرسہ عالیہ ریاست رامپور - (۳) جناب ملا عبدالباسط صاحب حیدر آباد دکن (۴)

جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب مفتی ریاست بھوپال (۱) جناب ذوالقدر جنگا در لکھنؤ -

(۲) جناب مولوی محمد دین صاحب چیف جج ریاست بھادلیپور -

طلبہ تلمیم جناب مولوی مسعود علی صاحب ناظم انجمن طلبہ ای قدیم (۲) جناب مولوی

ندوۃ العلما حکیم رکن الدین صاحب ندوی (۳) جناب مولوی محمد اکرم اندھا خان صاحب

ندوی - (۴) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی -





فہرست چندہ عام اغراض خیرۃ العلماء من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء  
تغاییت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

بیت	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	بیت
۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد (دکن) خلد اللہ ملک	۱
۲	جناب نواب جعفر علی خان صاحب نمبر ۱۱۶۵ شکر دار ٹھکانہ پونہ	۲
	معرفت جناب لوی غلام نبی صاحب فقیہ	
۳	جناب غلام نبی حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ پٹری	۳
۴	جناب عبد الرزاق حاجی شرف الدین صاحب فقیہ	۴
۵	جناب حاجی میان عبدالقادر صاحب ٹیٹل	۵
۶	جناب مرحوم غلام احمد صاحب جی نجم الدین صاحب	۶
۷	جناب خان صاحب ابراہیم خان صاحب	۷
۸	جناب عبدالقادر ابراہیم چھوٹے نیوسار	۸
۹	جناب علی صاحب حاجی میان فقیہ	۹
۱۰	جناب مریم بی بی زوجہ غلام حسین صاحب فقیہ	۱۰
۱۱	جناب مرحومہ عائشہ بی بی حاجی غلام حسین صاحب فقیہ	۱۱
۱۲	جناب محمد سعید حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ	۱۲
۱۳	جناب مولوی محمد امین صاحب	۱۳
۱۴	چندہ و عطا مسجد بہمنان	۱۴

نمبر	اسماء گرامی چندہ دہندگان	نمبر
۱۵	جناب ابراہیم صاحب مرعو سوداگر محلہ بہتری	۱۵
۱۶	جناب امیر صاحب غلام صاحب کیوٹ چوڑی محلہ بہتری	۱۶
۱۷	جناب نور محمد ابراہیم صاحب مین ٹنڈیل محلہ بہتری	۱۷
۱۸	بھوسار محلہ کی مسجد کے وعظ کا چندہ۔	۱۸
۱۹	دو کلون۔ کی مسجد کا وعظ کا چندہ۔	۱۹
۲۰	جناب عبدالکریم صاحب مین بندر محلہ بہتری	۲۰
۲۱	جناب نظام الدین صاحب قادری موٹے بھوسار محلہ بہتری	۲۱
۲۲	جناب معین الدین صاحب اکبر صاحب نقیہ بندر محلہ	۲۲
۲۳	جناب خدیجہ بی بی بنت حامی غلام حسین خان صاحب نقیہ سوداگر محلہ بہتری	۲۳
۲۴	جناب شمس الدین صاحب بھوٹے سوداگر محلہ بہتری۔	۲۴
۲۵	جناب معین الدین صاحب برہان " "	۲۵
۲۶	جناب ادریس صاحب۔ " "	۲۶
۲۷	جناب امین صاحب کانگرے بھوسار محلہ بہتری۔	۲۷
۲۸	جناب عبدالرحمن واحا صاحب واحا محلہ بہتری۔	۲۸
۲۹	جناب فقیر محمد صاحب لوپیری سوداگر محلہ " "	۲۹
۳۰	جناب علی صاحب کھوٹے بھوسار محلہ " "	۳۰
۳۱	جناب غلام حسین صاحب خدا سوداگر محلہ " "	۳۱
۳۲	جناب ہاشم نعمت خان صاحب بندر محلہ " "	۳۲

ردیف	اسماء گرامی چندہ دہندگان	پیشکش
عصر ۱	جناب امیر صاحب حسین بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۳
عصر ۱	جناب عبدالقادر صاحب بلیچکر چوڑی محلہ بھڑی۔	۳۴
عصر ۱	جناب ابراہیم صاحب رئیس بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۵
عصر ۱	جناب احمد بیٹے صاحب بھوسار محلہ بھڑی۔	۳۶
عصر ۱	جناب خیر الحسنانت حاجی غلام حسین صاحب سوداگر محلہ بھڑی	۳۷
۱۸	جناب جمو خاں صاحب معرفت شرن الدین صاحب فقیہ	۳۸
۱۸	جناب غلام رسول صاحب بوسرے	۳۹
۱۸	جناب بدر الدین صاحب بڑے میان فقیہ	۴۰
۱۸	جناب بانگی صاحب بھوسار محلہ	۴۱
۱۴	جناب امام الدین صاحب و نظام الدین صاحب فقیہ	۴۲
	مصرفت مین اندو شملہ ریلوے جناب مولوی ضیاء اللہ صاحب مسجد کشمیری محلہ	
عصر ۱	جناب ابو عبد الغفار صاحب مونوٹاپ پریس مشملہ	۴۳
عصر ۱	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب	۴۴
۱۲	جناب بابو جلال الدین صاحب	۴۵
۱۲	جناب بابو شمشیر افضل صاحب	۴۶
۱۴	جناب بابو بنی بخش صاحب	۴۷
عصر ۱	جناب بابو اکبر بخش صاحب	۴۸
۱۲	جناب بابو نعمت اللہ صاحب	۴۹

پہلی	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تاریخ
۵۰	جناب بابو کریم بخش صاحب " شمد	۱۱
۵۱	جناب بابو محمد بشیر الدین صاحب "	۱۳
۵۲	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب "	۱۴
۵۳	جناب بابو عبدالحمید صاحب "	۱۴
۵۴	جناب بابو خورشید محمد صاحب "	۱۲
۵۵	جناب بابو محمد عثمان صاحب "	۱۸
۵۶	جناب بابو نظر محمد صاحب "	۱۴
۵۷	جناب بابو احمد الدین صاحب "	۱۲
۵۸	جناب بابو لیاقت حسین صاحب "	۱۲
۵۹	جناب بابو محمد حسین صاحب "	۴
۶۰	جناب بابو محمد ظہیر الدین صاحب "	۱۲
۶۱	جناب بابو عبدالوحید صاحب "	۱۲
۶۲	جناب عروت حسین صاحب "	۱۴
۶۳	جناب بابو عبدالکریم صاحب اول "	۱۱
۶۴	جناب منظر الدین بیگ صاحب	۱۲
۶۵	جناب بابو محمد علی صاحب	۱۲
۶۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب شمیم مونیٹاپ پریس نمبر	۱۲
۶۷	جناب ابو غلام مسرور صاحب نوٹاپ پریس نمبر	۱۲

ردیف	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	تاریخ
۱۲	جناب بابو محمد اسحق صاحب مونوٹاپ پریس شملہ	۶۸
۱۳	جناب مولابخش صاحب	۶۹
۱۴	جناب بابو عبدالغفار صاحب	۷۰
۱۵	جناب بابو محمد شریف صاحب	۷۱
۱۶	جناب عسلا مہی صاحب	۷۲
عصر	جناب بابو محمد زبیر بابا صاحب	۷۳
۱۷	جناب عبدالحسین صاحب چھارم	۷۴
عصر	جناب بابو نور الدین سول سکریٹ شملہ	۷۵
عصر	جناب ممتاز حسین صاحب سول سکریٹ شملہ	۷۶
۱۸	جناب بابو برکت اللہ صاحب	۷۷
عصر	جناب بابو عبد الغنی صاحب	۷۸
عصر	جناب بابو محی الدین صاحب	۷۹
۱۹	جناب بابو عظمت اللہ صاحب	۸۰
عصر	جناب بابو عبد الغریز صاحب	۸۱
عصر	جناب بابو نظیر الحسن صاحب	۸۲
۲۰	جناب بابو فضل الہی صاحب دفتر آرمی ہیڈ کوارٹر	۸۳
۲۱	جناب بابو عبد الحمید خان صاحب	۸۴
۲۲	جناب بابو امیر الدین صاحب احمدی	۸۵

ردیف	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشمار
۱۸	جناب بابو حیدر علی صاحب دفتر آب و ہوا شملہ	۸۶
عشار	جناب منشی دوست علی صاحب	۸۷
۱۸	جناب بابو عبد اللطیف صاحب	۸۸
۱۸	جناب بابو سراج الدین صاحب	۸۹
۱۸	جناب بابو غلام متا در صاحب	۹۰
عشار	جناب بابو شمش الحق صاحب دفتر آب و ہوا شملہ	۹۱
عصر	جناب بابو کریم بخش صاحب	۹۲
عصر	جناب بابو کریم مولائ بخش صاحب	۹۳
۱۲	جناب بابو نظر حسین صاحب -	۹۴
۱۲	جناب بابو مبارک حسین صاحب -	۹۵
۱۲	جناب بابو محمد اسماعیل صاحب -	۹۶
عصر	جناب بابو شہاب الدین صاحب -	۹۷
عصر	جناب برکت علی صاحب	۹۸
عصر	جناب بابو محمد بخش صاحب مولابو من صاحب	۹۹
عصر	جناب بابو علی محمد صاحب -	۱۰۰
۱۳	جناب بابو عبد السلام صاحب -	۱۰۱
۱۲	جناب بابو محمد بخش صاحب	۱۰۲
۱۸	جناب بابو اکرام علی شاہ صاحب	۱۰۳



سلسلہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۱۰۳	جناب بابو عبدالغفر صاحب دفتر آب و ہوا کوہ شملہ۔	۱۸
۱۰۵	جناب بابو اشرف خان صاحب	۱۲
۱۰۶	جناب بابو میر حسن شاہ صاحب	۱۸
۱۰۷	جناب بابو سدھو سہاے صاحب	۱۲
۱۰۸	جناب خواجہ احمد شاہ صاحب	۱۱
۱۰۹	جناب خان سرور صاحب رئیس سوداگر صدر بازار شملہ	عصر
۱۱۰	جناب غلام محمد جو صاحب شال مرچنٹ۔	عصر
۱۱۱	جناب محمد سلطان میر صاحب شال مرچنٹ	۱۲
۱۱۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب	عصر
۱۱۳	جناب محمد اکبر خان صاحب پٹا دری سوداگر مالک کابل کمپنی	عصر
۱۱۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک ڈیکل ہال	عصر
۱۱۵	جناب فقیر محمد صاحب پٹا دری	عصر
۱۱۶	جناب محمد جو صاحب خیاط و مرچنٹ	۱۲
۱۱۷	جناب احمد الدین صاحب	۱۲
۱۱۸	جناب خان محمد صاحب داغ مرچنٹ	۱۸
۱۱۹	جناب محمد میر صاحب شال مرچنٹ	۱۸
۱۲۰	جناب شیخ عبدالغنی صاحب بوٹ مرچنٹ لور بازار	عصر
۱۲۱	جناب غلام نبی صاحب گڑی ساز	عصر

ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	شماره
۱۸	جناب حاجی صاحب مرچین لور بازار	۱۲۲
عصر	جناب محمد یعقوب شایسته دیر احمد صاحبان	۱۲۳
۱۸	جناب مرزوقیم بیگ صاحب سوداگر	۱۲۴
۱۸	جناب خیرالدین صاحب گلهی ساز	۱۲۵
۱۰	جناب مقبول شاه صاحب مرچین	۱۲۶
عصر	جناب حاجی محمد جهانگیر صاحب کلاته مرچین	۱۲۷
عصر	جناب شیخ محمد شرف و عبد الغنی صاحبان	۱۲۸
۱۸	جناب ایوب خان صاحب	۱۲۹
۱۸	جناب بابو ام الدین صاحب سوداگر	۱۳۰
عصر	جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب	۱۳۱
عصر	جناب شیخ کریم آقایی صاحب	۱۳۲
لحظه	تفرق از لور بازار و بزرگ بازار شمل	۱۳۳
عصر	جناب عزیز ذار صاحب رنگرزی بزرگ بازار شمل	۱۳۴
عصر	جناب ناصر علی صاحب	۱۳۵
عصر	جناب شیخ رحمت الله صاحب سوداگر بمبضه شمل	۱۳۶
۱۴	جناب حمید و صاحب سوداگر بمبضه	۱۳۷
۱۸	جناب حافظ محمد نور بخشش و حافظ محمد ابراهیم صاحبان سوداگر بمبضه شمل	۱۳۸
۱۸	جناب بوطی بخشش صاحب درگرم بخش صاحب	۱۳۹

پیشہ	اسماء گرامی چند وعطا کنندگان	میں
۱۴۰	جناب نافو صاحب . . . . . سوداگران ہضہ شملہ	۱۲
۱۴۱	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب " "	۱۲
۱۴۲	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب " "	عصر
۱۴۳	جناب چودھری نور بخش صاحب . . . . . سوداگریوہ شملہ	عصر
۱۴۴	جناب بنی بخش صاحب " "	عصر
۱۴۵	جناب ابو فتح محمد صاحب سوداگری ہضہ شملہ	۱۲
۱۴۶	جناب غلام قادر صاحب " "	۱۲
۱۴۷	جناب بنی بخش صاحب " "	۱۸
۱۴۸	جناب حبیب اللہ صاحب " "	۱۲
۱۴۹	جناب چودھری گامون صاحب " "	۱۸
۱۵۰	جناب ابو علی نقی صاحب اسپیکر حفظان صحت شملہ	عصر
۱۵۱	جناب بابو محمد حسین صاحب سول سکرٹ شملہ	عصر
۱۵۲	جناب خان بہادر میر محمد خان صاحب بی اے پلیڈر و رئیس شملہ	۱۵
۱۵۳	جناب بابو تاج الدین صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	۱۵
۱۵۴	جناب بابو عبد الحکیم صاحب آرکیالوجی	عصر
۱۵۵	جناب خان صاحب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس	۱۵
۱۵۶	جناب مٹر محمد عمر صاحب بی اے پلیڈر	۱۵
۱۵۷	جناب بابو شیخ عبد الغزیز صاحب سب اور سرور رئیس	عصر

پہنچ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	صفحہ
۱۵۸	جناب بابو بھارگت رام صاحب اقبال ہوٹل شملہ	عصر
۱۵۹	جناب بابو نور بخش صاحب دفتر یلوے بورڈ	عصر
۱۶۰	جناب فشی عبدالرحیم صاحب	عصر
۱۶۱	جناب فشی محمد حسین خان صاحب	عصر
۱۶۲	جناب بابو علی بخش صاحب	عصر
۱۶۳	جناب فشی قادر بخش صاحب	عصر
۱۶۴	جناب مرزا غلام حسین صاحب	عصر
۱۶۵	جناب سردار کشن سنگھ صاحب	۱۲
۱۶۶	جناب فشی فضل الرحمن صاحب	۱۲
۱۶۷	جناب بابو بشیر حسین خان صاحب	عصر
۶۸	بقایا سال گذشتہ معرفت جناب بابو نور الدین صاحب	۱۵
۱۶۹	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سوجی لین شملہ	عصر
۱۷۰	متفرقات از مارکٹ سول سائبرٹ شملہ	۱۷
۱۷۱	از مولوی منعم الدین صاحب بابت بقایا سال گذشتہ	۱۷
۱۷۲	جناب ابن شیخ عبدالغفر صاحب مرحوم صدر بازار شملہ فہرست چندہ معرفت غلام نبی صاحب فقینہ بیٹری	۱۲
۱۷۳	جناب محی الدین صادق صاحب پٹیل ساکن بیٹری علاقہ بیٹی	۱۷
۱۷۴	جناب محمد الہی علی خان صاحب تنولی جائداد موقوفہ سہیل ضلع مراد آباد معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم	۱۷

سلسلہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۷۶	جناب محمد علی و برکت علی صاحبان	۱۵
۷۷	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد باقر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر رے بریلی۔	عشر
۷۸	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب سفیر ہنگامی دارالعلوم	عشر
۷۹	جناب فصاحت الدخان صاحب رئیس قندیل شاہجہان پور۔	عشر
۸۰	جناب محمد لطافت علی خان صاحب رئیس شاہجہان پور	عشر
۸۱	جناب سید صدیق حسن خان صاحب رئیس شاہجہان پور	عشر
۸۲	ایک بندہ خدا شاہجہان پور	عشر
۸۳	جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب دیکن شاہجہان پور	لکھ
۸۴	جناب منشی باسطیار خان صاحب شاہجہان پور اسپیکٹر پولیس	عشر
۸۵	جناب طفیل حسن خان صاحب محلہ خلیل سمنی شاہجہان پور	عشر
۸۶	جناب ریاض الدین احمد صاحب شاہجہان پور	عشر
۸۷	معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ	عشر
۸۸	جناب منشی محمد شریف عبدالرحمن صاحب تاجر چرم امرتسر	عشر
۸۹	جناب حاجی غلام حسین صاحب وحید الحسن و نور احمد صاحبان امرتسر	عشر
۹۰	جناب منشی عبدالرحیم و بابو نظام الدین صاحبان تاجر چرم	عشر
۹۱	جناب میان شمس الدین میر بخش کینٹی صاحبان	عشر
۹۲	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان امرتسر تاجر چرم	عشر
۹۳	جناب مولوی نظام الدین صاحب و محمد شریف صاحبان تاجر چرم امرتسر	عشر

پیشہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ
۱۹۲	جناب حاجی غلام حسین و صدر الدین صاحبان تاجران چرم امرتسر	ع
۱۹۳	جناب حاجی پیر محمد و احمد الدین و صدر الدین	ع
۱۹۴	جناب میان چراغ الدین و محمد ایل	ع
۱۹۵	جناب شیخ فتح محمد و دوست محمد	ع
۱۹۶	جناب میان مولانا بخش و فضل حسین	ع
۱۹۷	جناب حاجی اکبر بخش و محمد حسین	ع
منقرض جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس		
۱۹۸	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب کینی مدراس	ع
۱۹۹	جناب اس جی عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ	ع
۲۰۰	جناب شیخ محمد عمر صاحب سوداگر پارچہ	ع
۲۰۱	جناب بنے شریف صاحب	ع
۲۰۲	جناب محمد اکبر صاحب	ع
۲۰۳	جناب میر عظمت الدین صاحب جاگیر دار	ع
۲۰۴	جناب محمد اعظم صاحب	ع
۲۰۵	جناب تاسم صاحب	ع
۲۰۶	جناب محمد عبدالعزیز صاحب یلوئے ستری	ع
۲۰۷	جناب محمد عبدالرشید صاحب امین کورٹ	ع
۲۰۸	جناب محمد غالب صاحب امین کورٹ	ع

نمبر	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشہ
۲۰۹	جناب محمد یعقوب صاحب لاٹری ماسٹر۔	عصر
۲۱۰	جناب کمال احمد صاحب۔	عصر
۲۱۱	جناب شیخ داود صاحب۔	عصر
۲۱۲	جناب شیخ متان صاحب۔	عصر
۲۱۳	جناب تراب علی صاحب حودار	عصر
۲۱۴	جناب غوث محی الدین صاحب مینوسل انسپکٹر۔	عصر
۲۱۵	جناب محمد عبدالرزاق صاحب مینوسل رجسٹرار۔	عصر
۲۱۶	جناب حسین شریف صاحب ٹیلیگراف انسپکٹر۔	عصر
۳۱۷	جناب محمد عثمان صاحب دوکاندار ویم پٹ۔	عصر
۲۱۸	جناب سید محمود صاحب گیس لٹروم پٹ۔	عصر
۲۱۹	جناب قادر خان صاحب	عصر
۲۲۰	جناب نور الدخان صاحب	عصر
۲۲۱	جناب سید کمال صاحب	عصر
۲۲۲	جناب محمد شریف لالٹھ فٹر۔	عصر
۲۲۳	جناب محمد غلام محی الدین صاحب جاگیر دار	عصر
۲۲۴	جناب محمد وزیر الدین صاحب سوداگر پار پٹہ	عصر
۲۲۵	جناب پی حاجی بادشاہ صاحب کپنی تاجران جرم	عصر
۲۲۶	جناب والا جاہ حاجی عبدالقادر صاحب تاجر پٹرم	عصر

نمبر	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۲۲۷	جناب ایس ایم میران شاہ صاحب کپنی تاجران حرم۔	۲۲۷
۲۲۸	جناب ٹی امران صاحب کپنی	۲۲۸
۲۲۹	جناب پیش امام عبدالقادر صاحب کپنی بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۲۹
۲۳۰	جناب ایچ ایم حاجی محضیا الدین صاحب کپنی بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۳۰
۲۳۱	جناب ایس حاجی عبدالمد صاحب کپنی " "	۲۳۱
۲۳۲	جناب اسے عبدالغفور عبدالوہاب صاحب کپنی " "	۲۳۲
۲۳۳	جناب سی ایم کے احمد محی الدین صاحب " "	۲۳۳
۲۳۴	جناب نانا جیونا عبدالقادر صاحب " "	۲۳۴
۲۳۵	جناب کے محیوسف صاحب تاجر حرم بجواڑہ۔	۲۳۵
۲۳۶	جناب یسین عبدالقدوس صاحب " "	۲۳۶
۲۳۷	جناب آما محمد علی صاحب " "	۲۳۷
۲۳۸	جناب جی محمد ابراہیم صاحب " "	۲۳۸
۲۳۹	جناب پی عبدالکریم صاحب کپنی " "	۲۳۹
۲۴۰	جناب وی عبدالوہاب صاحب کپنی " "	۲۴۰
۲۴۱	جناب بی عبدالسلام صاحب " "	۲۴۱
۲۴۲	جناب روشن حسن عبدالصاحب کپنی " "	۲۴۲
۲۴۳	جناب کے ایم ٹی عبدالحمید صاحب کپنی تاجر حرم بجواڑہ	۲۴۳
۲۴۴	جناب محمد میران صاحب ازٹل پیٹا بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۴۴



بجٹ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	بجٹ
۲۴۵	جناب شیخستان صاحب ارٹھل پیٹ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	ع
۲۴۶	جناب احمد شریف صاحب " " "	ع
۲۴۷	جناب سید قاسم صاحب " " "	ع
۲۴۸	جناب عبدالرحمن صاحب بیس " " "	ع
۲۴۹	جناب محمد ابراہیم صاحب کلرک " " "	ع
۲۵۰	جناب عبدالرزاق صاحب " " "	ع
۲۵۱	جناب محبوب خان صاحب " " "	ع
۲۵۲	جناب رحیم بیگ صاحب " " "	ع
۲۵۳	جناب سرور صاحب " " "	ع
۲۵۴	از مسلمانان برہمہ پیت معرفت جناب سید عبدالقادر صاحب پشتر صوبہ اریہ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	ع
۲۵۵	جناب سوداگر محمد عبدالکریم بیگ صاحب اینڈ سنس	ص
۲۵۶	جناب میر بی صاحبہ اہمید بنیا محمد علی صاحب مرحوم۔	ص
۲۵۷	از مسلم شن اسکول معرفت سالار شریف صاحب بجواڑہ	ع
۲۵۸	از مسلمانان ارٹھل معرفت عبدالغیر صاحب کلرک بجواڑہ	ع
۲۵۹	جناب اسے اسمیل و نرجی سیٹھ صاحب	ص
۲۶۰	جناب علی انجی صاحب ریلوے سڑگ بجواڑہ۔	ع
۲۶۱	جناب سیٹھ صاحبان بی بی واسے بجواڑہ ضلع کرشنا۔	ع
۲۶۲	چندہ پچھلی بند روگو ڈپوٹاڑہ	

سید	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پینے
ص	جناب محمد عثمان صاحب لیا دار گوڈہ ساکن حال فتح اسد نیاڑ پھلی بندر کرشنا۔	۲۶۳
ع	جناب بکر قصابان بذریعہ عبداللہ صاحب قصاب کن چھ پھلی بندر ۔	۲۶۴
ع	جناب مسلم طلباے نوبل کالج بذریعہ عبد الحمید صاحب طالب علم ۔	۲۶۵
ع	جناب لوی حاجی محمد عبدالرحیم شاہ صاحب گیزار ذخار عام سابق کٹنگوٹ محل جید آباد کن	۲۶۶
ع	ساکنان نور الدین بیہ پھلی بندر بذریعہ عبدالعظیم صاحب سوارا پچہ پھلی بندر	۲۶۷
ع	ساکنان گوڈ پوارہ کرشنا۔	۲۶۸
ع	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب کینی سجواڑہ	۲۶۹
ع	ایک خاتون صاحبہ معرفت سوداگر عبدالرحیم صاحب سجواڑہ	۲۷۰
ع	معرفت جناب مولوی محمد یوسف صاحب رس معقولات دارالعلوم	۲۷۰
ص	جناب مسٹر ریاست حسین صاحب بیرٹراپٹ لا۔ بانگی پور۔	۲۷۱
ع	جناب مولوی شمس الحق صاحب رمنہ بانگی پور۔	۲۷۲
ع	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ بانگی پور۔	۲۷۳
ع	جناب نواب سید کریم الدین صاحب رضوی چوہٹہ بانگی پور۔	۲۷۴
ع	جناب محمد ابراہیم صاحب تاجر عطر ساکن مراد پور بانگی پور۔	۲۷۵
ص	جناب مولوی نور العین صاحب سائیکل مرچنٹ ساکن باتر گنج بانگی پور	۲۷۶
ع	جناب حافظ محمد جمیل صاحب مراد پور بانگی پور۔	۳۷۷
ع	جناب سید عبدالرشید صاحب رمنہ بانگی پور۔	۳۷۸
ع	جناب عبدالرحیم صاحب پان فروش مراد پور بانگی پور۔	۳۷۹

پیشہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تعداد
۲۸۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب وکیل رمنہ بانگی پور۔	عشار
۲۸۱	جناب مولوی منظر الحق صاحب سالار پور نگر نسیم پٹنہ	عشار
۲۸۲	جناب مولوی عبدالحلیم صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۳	جناب مولوی حکیم عید القیوم صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۴	جناب مولوی ابوالعاص صاحب لشکر ٹوٹی بانگی پور۔	لکھنؤ
۲۸۵	جناب سیف الدین صاحب ٹرنک مرچنٹ مراد پور بانگ پور	عشار
۲۸۶	جناب مولوی محمد حسین صاحب مراد پور بانگی پور	عشار
۲۸۷	جناب مولوی عبدالباقی صاحب رمنہ بانگی پور	عشار
۲۸۸	جناب سید منظور حسن صاحب ضوی ساکن باقر گنج بانگی پور	عشار
۲۸۹	معروف میٹھی لوی مام محمد صافیل ہوشیار پوری مرسلہ بانو نظام الدین صاحب	عشار
۲۹۰	جناب مولوی سید محمد عبدالحق صاحب منصف ہوشیار پور	عشار
۲۹۱	جناب منشی شجاع الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جاٹ	عشار
۲۹۲	جناب رانا فیروز الدین صاحب وکیل۔	عشار
۲۹۳	جناب بابو نذر محمد صاحب کوٹ انپیکٹر پولیس	عشار
۲۹۴	جناب منشی فضل احمد صاحب سب انپیکٹر پولیس۔	عشار
۲۹۵	جناب بابو نبی بخش صاحب میڈیکل کونڈر پولیس ہوشیار پور	عشار
۲۹۶	جناب مرزا فضل بیگ صاحب انپیکٹر پولیس	عشار
۲۹۷	جناب میان عبدالغفور حاجی محمد خان صاحب سوداگران ہوشیار پور	عشار

پیشہ	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پیشہ
۲۹۸	جناب مولوی رشید احمد صاحب نیر مولوی محبوب علی صاحب ہوشیار پور	عار
۲۹۸	جناب شیخ محمد بختیار صاحب وکیل	عار
۲۹۹	جناب شیخ فیض محمد صاحب ہیڈ کلرک سیشن کوٹ ہوشیار پور	عار
۳۰۰	جناب شیخ سلطان احمد صاحب مینوپل کسٹمر ہوشیار پور	عصر
<b>معرفت جناب خواجہ سید صغر حسین صاحب</b>		
۳۰۱	جناب حافظ عبدالکریم صاحب سوداگر مین آباد پارک نمبر ۱۰ لکھنؤ	عصر
۳۰۲	جناب محمد علی صاحب تاج قبا کوٹھیٹری بازار ردولی ضلع بارہ بنکی	عصر
۳۰۳	جناب قاضی فرید الدین صاحب نعمانی محلہ خاک پورہ ردولی ضلع بارہ بنکی	عار
۳۰۴	جناب مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب شہر ٹانڈا محلہ بڑھا ضلع فیض آباد	عصر
۳۰۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب رئیس ردولی ضلع بارہ بنکی	عار
۳۰۶	جناب حاجی عبدالغفار صاحب انعام آئی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عصر
۳۰۷	جناب منور خان صاحب تاج کلاہ چوک	عصر
۳۰۸	جناب حافظ اکرام آئی و کرم آئی صاحبان سوداگران	عصر
۳۰۹	جناب سرسراز علی صاحب بیرسٹریٹ لا	عصر
۳۱۰	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل محلہ سعادت گنج	عار
۳۱۱	جناب خواجہ صغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب لکھنؤ لال بانج	عصر
۳۱۲	جناب خواجہ نظام الدین صاحب	۱۲

نمبر	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۳۱	جناب خواجہ سید جمیل الدین صاحب	۳۱
۳۲	بہن کل چندہ عام اغراض (نواب سید محمد علی صاحب ۱۰/۳/۱۰۳۱ دستخط معتبر صاحب مال ندوۃ العلماء)	۳۲
فہرست چندہ گزشتہ منابتہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء		
۱	جناب ڈاکٹر الما لطیفی صاحب ناظم تعلیمات سرکار عائی حیدر آباد دکن	۱
۲	جناب مولانا مولوی محمد صاحب سورتی مقدم لکھنؤ	۲
۳	جناب مولوی منظور احمد صاحب مہاراجپور محلہ کبیر پور کنگ	۳
۴	جناب مولوی محمد حبیب الزمان خان صاحب رئیس شاہجہان پور	۴
۵	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس دائرہ بری محکمہ پور	۵
۶	جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس فیض آباد از پرنسپل گڑھ ملکیندو گنج	۶
۷	جناب مولوی محمد اکرام احمد خان صاحب شاہجہان پور	۷
۸	جناب سید غلام حسین صاحب عارف مراد لین بھرہ کلکتہ	۸
۹	جناب مولوی محمد نسیم صاحب بی لے ویل ایڈوکیٹ لکھنؤ	۹
۱۰	جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر لکھنؤ	۱۰
۱۱	جناب شرجی محمد یوسف صاحب ٹوبانی صاحب بٹنی	۱۱

شماره	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	شماره
۱۲	جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب انگاپاناکنگ مشریت مدراس	۱۲
۱۳	جناب مولوی حکیم عبدالرشید صاحب جمعوائی ٹولہ لکھنؤ مفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم	۱۳
۱۴	جناب آنریبل نواب مولوی عبدالحمید صاحب سی ایس آئی الدہ آباد	۱۴
۱۵	جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی لیکچرر کربک مدراس صوبہ متحدہ الدہ آباد	۱۵
۱۶	جناب سید عظیم خان صاحب کسٹرن کٹر صدر بازار ناگپور	۱۶
۱۷	جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی لے ایل ایل بی معرفت خواجہ سید صغیر حسین صاحب زشاہ جہان پور	۱۷
۱۸	جناب صفی الدور حام الملک نواب سید محمد علی حسن خان صاحب بہار	۱۸
۱۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب رئیس رنگین چوہال شاہ جہان پور	۱۹
۲۰	جناب قتدار احمد خان صاحب محلہ قد نخیل شاہ جہان پور	۲۰
۲۱	جناب جمیل عبدالمد خان صاحب " "	۲۱
۲۲	جناب حاجی محمد سعید خان صاحب تاجر شاہ جہان پور	۲۲
۲۳	جناب مولوی عبدالرافع خان صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر رئیس شاہ جہان پور	۲۳
۲۴	جناب محمد یوسف علی خان صاحب رئیس شاہ جہان پور	۲۴
۲۵	جناب سید آدم حسین صاحب تاجر شاہ جہان پور	۲۵
۲۶	جناب محبوب میان صاحب رئیس محلہ کلکٹر و غاہ جہان پور	۲۶
۲۷	جناب نفی خان صاحب محلہ گاڑی پورہ " "	۲۷

شماره	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	شماره
۱	جناب مولوی احمد زمان خان صاحب بیس محلہ افرزلی شاہ جہانپور	۲۸
۲	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل امین آباد پارک لکھنؤ	۲۹
۳	جناب آنریبل مرزا سمیع الدین صاحب گولہ گنج لکھنؤ	۳۰
۴	معرفت جناب یونس نظام الدین صاحب تاجر چرم و زری مجسٹریٹ امرتسر	
۵	جناب میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۳۱
۶	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس اڈیٹر اخبار وکیل	۳۲
۷	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	۳۳
۸	جناب حاجی شیخ بوڑھا علی محمد عبدالکریم صاحبان	۳۴
۹	جناب شیخ صادق حسین صاحب بی اے پسر ٹراپٹ لا	۳۵
۱۰	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول	۳۶
۱۱	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف ڈسٹریکٹ انسر ریاست ناہید پنجاب	۳۷
۱۲	جناب سید محمود یوسف بھائی میان صاحب ڈپٹی سٹریٹ رنگون	۳۸
۱۳	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی آصف آباد ریاست نظام دکن	۳۹
۱۴	جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب جی پی محافظ حجاج محکمہ محافظ حجاج مبنی	۴۰
۱۵	جناب سزاوار حبیب الرحمن صاحب آنریری مجسٹریٹ میب نگر ضلع کیرری	۴۱
۱۶	معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب قاضی شہر پور می سلاہ نظام الدین صاحب سکرٹری معین اللہ دہ امرتسر	
۱۷	جناب شیخ جان محمد صاحب بیس اعظم ہوشیارپور	۴۲

پیشہ	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	نمبر
۴۳	جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس	۴۳
۴۴	جناب شیخ محمد عبدالحمید صاحب	۴۴
۴۵	جناب مولوی آئی بخش صاحب وکیل	۴۵
۴۶	جناب راجہ ولی احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیارپور	۴۶
۴۷	جناب شیخ عطا اللہ صاحب ریڈر جیٹ کوٹ پنجاب لاہور	۴۷
۴۸	جناب میر محمود علی صاحب تحصیلدار ہوشیارپور	۴۸
۴۹	جناب مرزا امین اللہ خان صاحب اکثر اسٹنٹ کاشنر	۴۹
۵۰	جناب میان طفیل محمد خان صاحب بیرسٹریٹ لاہور ہوشیارپور	۵۰
۵۱	جناب شیخ نیاز محمد خان صاحب وکیل ہوشیارپور	۵۱
۵۲	جناب چودہری حاجی سلطان محمد صاحب بیرسٹریٹ لایا لکوٹ	۵۲
۵۳	جناب شیخ منظور آئی صاحب وکیل سیالکوٹ	۵۳
۵۴	جناب خان صاحب یار محمد خان صاحب رئیس جہان خیلان ہوشیارپور	۵۴
۵۵	جناب خان محمد عبدالغریز صاحب سول سرجن ہوشیارپور	۵۵
۵۶	جناب مولانا سید شیر علی صاحب کوچہ برمعانی حیدر آباد دکن	۵۶
۵۷	معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دارالعلوم	۵۷
۵۸	جناب مولوی احسان الرحمن صاحب ٹیپو ملکہ پشتر اتالیق راجہ صاحب بازار ناگپور	۵۸
۵۹	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب بالقاب ناگپور	۵۹
۶۰	جناب مولوی اکبر علی صاحب مہتمم صحیفہ حیدر آباد دکن	۶۰



ردیف	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تعداد
۶۰	جناب مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پریسیڈنٹ کونسل آف ایکٹسی ریاست بہاولپور	۱
۶۱	جناب مولانا عبد الباقی صاحب تاجرو رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	۱
۶۲	جناب مولوی حکیم عبد الحمید صاحب جھوٹائی ٹولہ لکھنؤ	۱
۶۳	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب تنظیمات امور مذہبی سکراری حیدر آباد دکن	۱
۶۴	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب کیل ہنگامی دارالعلوم جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب مالک کلاخانہ اصغر علی و محمد علی چوک لکھنؤ	۱
۶۵	جناب شیخ نواب علیہ صاحب بی اے وکیل بارہ بنکی	۱
۶۶	جناب مولوی محمد خالق صاحب وکیل فیض آباد	۱
۶۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	۱
۶۸	جناب منشی محمد امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	۱
۶۹	جناب مولوی عبد الصمد صاحب وکیل سلطان پور	۱
۷۰	معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دارالعلوم ندوۃ العلماء جناب ڈاکٹر امام الدین صاحب ریاضت ڈپو احمد نگر حیدر بازار	۱
۷۱	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب جناب نواب سید نور حسین خان صاحب بہادر لکھنؤ	۱
۷۲	جناب اب تقی خان صاحب لکھنؤ لال باغ روڈ	۱

بہران کل چندہ دینیت  
مالہ  
و شہزادہ ابید محمد علی حسن  
خان محمد مال  
بہران غفر مال

# فہرست تعلیم و علوم منابت یکم جولائی ۱۹۱۴ء لغایت ایدہ ماہ ۱۹۱۴ء

ردیف	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	تعلیم
۱	پروفتل گورنمنٹ گرانٹ ان اید عطیہ مالک متحدہ آگرہ وادوہ	لکھنؤ
۲	سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلد اسد لکھا	اٹالہ
۳	جناب حاجی شیخ قادر بخش مرحوم معرفت جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس دستویان جالندھو قودہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم	اس
۴	جناب بی بی شیر علی صاحب کوچہ بیروانی حیدر آباد دکن	عس
۵	جناب ہرمانس نواب صاحب بہادر بالقابہ ریاست باؤنی رگدورا از جالندھو قودہ شاہجہان پور مرسلہ مولوی احمد زاقی صاحب رئیس آنری بی بی بیٹریٹھیکہ دار میزان کل تعلیم و علوم مولانا ۱۵ بزرگ الدین محمد مال نذرہ اہلدار	لکھنؤ ۱۵

(دکن نواب بیگم علی خان بیگم دال)

## وظائف طلباء غیر مستطیع منابت یکم جولائی ۱۹۱۴ء لغایت ایدہ ماہ ۱۹۱۴ء

۱	جناب نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور بالقابہ خلد اسد ملکہ	سار
۲	جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی مرحوم بذریعہ فروخت تہکب بند	سار

ترتیب	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲	جناب شیخ محمد محمد علی خان صاحب کس محمد پوریشن پور پوسٹ دیوہ ضلع بارہ ننگی	۴۰
۳	جناب عبدالقادر بن عبدالکریم صاحب مینار ہلال ضلع کار وار	۳۰
۴	جناب منشی محمد حسین انصاری ہید محمد پوریشن سٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ ننگی۔	۲۰
۵	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل محلہ قلند۔ راس بریلی۔	۱۰
۶	جناب منشی محمد حسین صاحب ہید محمد پوریشن سٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ ننگی	۱۰
<b>معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی</b>		
۷	جناب ہلیہ محترمہ جناب عبدالعزیز الوداد صاحب لدہ ہسپتال ایم کیو ایم سٹریٹ پونا نیا بیت چار ماہ می جون۔ جولائی۔ اگست۔	۱۰
۸	جناب سردار بہادر کپتان لعل خان صاحب منی گوگا سٹریٹ پونا می جون جولائی	۱۰
۹	دکن سٹیشن میٹرو معرفت منشی حسن علی صاحب گٹا سٹریٹ پونا ماہ اگست۔	۱۰
۱۰	مغل گلبر اسلام رجسٹری مغل جناب عبدالرحمن صاحب مستری مین سٹریٹ پونا نیا بیت ماہ می۔ جون و جولائی۔	۱۰
<b>معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی کیلئے اعلیٰ</b>		
۱۱	جناب حاجی صاحب میاں غلام صاحب پیشوا پیکٹر پولیس پونا محلہ بھوانی پٹہ۔	۱۰
۱۲	جناب سردار بہادر کپتان لعل خان صاحب سالہ اینجری گوگا سٹریٹ کیپ پونا۔	۱۰
۱۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل مدرسہ العلوم سرکاری صدر آباد دکن	۱۰
<b>معرفت سکرٹری صاحب معین اللہ وہ شملہ</b>		
۱۴	جناب مولوی نعم الدین صاحب شملہ	۱۰

ردم	اسامی گرامی چسپده عطا کنندگان	صفحہ
ل	چندہ تفرق زید ملک بھر و زید الفطر	۱۵
ع	جناب مولوی عین الدین صاحب والی ضلع بارہ بکی	۱۶
ع	جناب مولوی عبدالقادر صاحب کن مسلم انسٹیٹیوٹ پونا	۱۷
ص	جناب نواب غلام احمد صاحب کلای کار و منزل کولار گولڈ فیلڈ صوبہ بجات	۱۸
ل	میسور مدراس	
ل	جناب منشی محمد حسین صاحب ہیڈ محرر پولیس اسٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ بکی۔	۱۹
ل	معرفت جناب سطر نرینہ الحسن تھروڈا سٹر دارالعلوم۔	۲۰
ل	جناب مولانا محمد صبیح الرحمن صاحب رئیس شر والی ضلع گنج ضلع ملنگدہ	۲۱
ل	جناب حافظ محمد عظیم صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ کان پور	۲۲
ل	جناب نواب چودھری نواب علی صاحب رئیس ٹھاکہ۔	۲۳
ل	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر گوڈون سٹرٹ مدراس۔	۲۴
ص	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب رئیس ناگپور۔	۲۵
ص	جناب بیگم صاحبہ نواب سید نور الحسن صاحب بہادر لکھنؤ۔	۲۶
ص	معرفت سید حسن شاہ صاحب	۲۷
ص	جناب منشی ہاشم حسین صاحب ریماونٹ ڈپو متصل علی پستان احمد نگر	۲۸
ص	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب صدر بازار ناگپور	۲۹
ص	جناب مولوی حافظ الرحیم تالیق راجہ صاحب بازار ناگپور	۳۰
ع	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب کراوٹ باون ناگپور	۳۱

نمبر	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۱	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔ س۔ پرنسپل دارالعلوم سرکاری حیدرآباد دکن	۷۵
۳۲	معرفت سید حسن شاہ صاحب	۷۵
۳۳	جناب قاضی عنایت الدین صاحب کس ایس۔ مگر۔	۷۵
۳۴	جناب کپتان محل خاں صاحب سردار بہادر سنگھ گلاٹر سٹریٹ ۹۳۷ - پونا	معر
۳۵	جناب بنے میاں خان صاحب پشیز انسپکٹر بھوانی ٹیپہ پونا	۷۵
۳۶	جناب عبداللطیف خان صاحب ٹیلر اسٹریٹ سنری اسٹریٹ (۱۰۲) پونا	۷۵
<p>میرزا کاظم خان صاحب بی۔ س۔ پرنسپل دارالعلوم سرکاری حیدرآباد دکن</p> <p>(نواب سید) محمد علی حسن</p> <p>دستخط مستحقین مال و حق العلماء</p>		
<p>تعمیر درس گاہ دارالعلوم منابتی کیم جولائی ۱۹۱۲ء تا اپریل ۱۹۱۳ء</p>		
نمبر	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	۷۵
<p>میرزا کاظم خان صاحب بی۔ س۔ پرنسپل دارالعلوم سرکاری حیدرآباد دکن</p> <p>(نواب سید) محمد علی حسن</p> <p>دستخط مستحقین مال و حق العلماء</p>		

# چند تعمیر دارالاقامہ (بوڑنگ میں ابتدائیکم جولائیسہ ۱۹۱۶ء لغتائیس مارچ ۱۹۱۷ء)

سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبدالقادر بن عبدالکریم صاحب مینار ہمالیہ ضلع کاردار	۵۰
۲	جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب قنطاریہ پولیس ہیڈ آفس بمبئی -	۵۰
۳	جناب حاجی قاسم لدہا سید صاحب مین اسٹریٹ پونا	۱۰۰
۴	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم حیدرآباد دکن	۱۰۰
۵	معرفت مولوی مسعود علی صاحب قتبہ الی منجا خطیب قلم دارالعلوم	
۶	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب لالہ بھگت گھنٹو -	۵۰
۷	جناب منشی محمد شفاق حسین صاحب نیکٹر آبکاری تحصیل جیلگڑہ ضلع بارہ بنکی	۵۰
۸	جناب آغا نواز محمد خان صاحب بارہ بنکی	۵۰
۹	جناب حضرت شاہ احمد صاحب دہشتین مزدوری	۵۰
۱۰	جناب شیخ نور الدین صاحب گدیہ ضلع بارہ بنکی	۵۰
۱۱	جناب شیخ اعجاز علی صاحب تحصیل دارسلطانپور	۵۰
۱۲	جناب مجید خان صاحب لالہ الی گلی گھنٹو	۵۰
۱۳	جناب مولوی محمد ایوب صاحب کیل گولہ گنج گھنٹو	۵۰
۱۴	جناب پیر دھری مجید اشرف صاحب بارہ بنکی	۵۰
۱۵	جناب مولوی محمد جامع صاحب ڈیڑھ بنی حیدرآباد دکن	۵۰
۱۶	جناب شیخ ناظم علی صاحب مختار عام بابو پرانے انج صاحب علی آباد ضلع بارہ بنکی -	۵۰

ردم	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	ردم
ع	جناب شیخ افتخار احمد صاحب ذکاء صند رگنج موضع داد در ضلع باره بنکی	۱۶
ع	جناب سید عبدالرشید صاحب محمود آباد ضلع سیتاپور	۱۷
ع	جناب سید بنده حسن صاحب نگرام ضلع لکهنؤ	۱۸
ع	جناب شیخ غلام اعظم صاحب سب تحصیل دار علی گڑه	۱۹
ع	جناب منشی نوشاد علی صاحب هر دئی	۲۰
ع	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب باره بنکی	۲۱
ع	جناب مولوی وحید الدین صاحب ردولی ضلع باره بنکی	۲۲
ع	جناب چودھری فداعباس صاحب " "	۲۳
ع	جناب چودھری مسیح صاحب " "	۲۴
ع	جناب چودھری سرفراز احمد صاحب تعلقدار " "	۲۵
ع	جناب عاظم عبدالغنی صاحب " "	۲۶
ع	جناب مولوی فرید الدین صاحب نمائی " "	۲۷
ع	جناب قاضی فی الحق صاحب " "	۲۸
ع	جناب چودھری محمد یونس صاحب " "	۲۹
ع	جناب مولوی فتوح محمد صاحب آمین آباد لکهنؤ	۳۰
ع	جناب مسٹر شیخ محمد عزیز احمد صاحب قدوائی لکهنؤ	۳۱
ع	جناب شیخ فرزند علی صاحب رسولی ضلع باره بنکی	۳۲
ع	جناب شیخ شرف علی صاحب رسولی ضلع باره بنکی -	۳۳

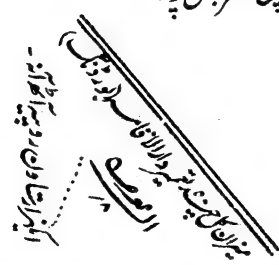
ردم	اسامی گرامی چند عطا کنندگان -	پیش
عمر	جناب شیخ تحلیل الدین صاحب فخر عام ریاست جهانگیر آباد	۲۴
عمر	جناب شیخ ممتاز احمد صاحب رزاقی بانسوی	۳۵
عمر	جناب مولوی محمد تقی صاحب رئیس اناؤ	۳۶
عمر	جناب مولوی خورشید حسن صاحب منصف اناؤ	۳۷
عمر	جناب ملک شیخ شهبان علی صاحب کان پور	۳۸
عمر	جناب حاجی صفد حسین صاحب جنرل مرچنٹ کان پور	۳۹
عمر	جناب محمد عاشق صاحب جنت فروش جنرل گنج کان پور	۴۰
عمر	جناب شیخ شریف الدین صاحب رئیس بڑاگاؤن ضلع بارہ بنکی	۴۱
عمر	جناب شیخ محمد شیر الرحمان صاحب جنرل مرچنٹ و رئیس بڑاگاؤن ضلع بارہ بنکی	۴۲
عمر	جناب حافظ محمد یونس صاحب فظ و فز اناؤ	۴۳
عمر	والدہ صاحبہ مولوی عبدالخالق صاحب ندوی رسولی بارہ بنکی۔	۴۴
عمر	المیہ شیخ مشتاق علی صاحب فخر عام جهانگیر آباد۔	۴۵
عمر	جناب زویر شیخ امام علی صاحب مرحوم	۴۶
عمر	جناب شیخ سلطان حسین صاحب تحصیلدار ریاست گدیہ ضلع بارہ بنکی	۴۷
عمر	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصیلدار محمود آباد۔	۴۸
عمر	جناب شیخ منوہ علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی	۴۹
عمر	جناب شیخ حبیب الرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤن	۵۰
عمر	جناب شیخ محمد عبدالرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤن	۵۱



رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ
۵۲	جناب شیخ مفتی تفضل حسین صاحب ریس و جنرل مرچنٹ	۵۲
۵۳	جناب شیخ واحد علی صاحب رسولی ضلع بارہ نکی۔	۵۳
۵۴	معرفت جناب مولوی نظیر حسن صاحب بقیہ تعلیم دارالعلوم ندوہ	۵۴
۵۵	اہلیہ صاحبہ محترمہ مولوی سید لیان صاحب ندوی	۵۵
۵۶	جناب مولوی ابوداؤد صاحب محافظانہ کلکٹری بانگی پور	۵۶
۵۷	جناب سید عبد الحمید صاحب سنوی انسپکٹر دیوے میل سر دس سمتی پور	۵۷
۵۸	جناب سید فرید الدین احمد صاحب لائسنس پٹنہ کورٹ آف ورڈس۔	۵۸
۵۹	جناب اہلیہ صاحبہ سید عبد الحمید صاحب منہ بانگی پور	۵۹
۶۰	جناب مولوی سید محمد حسین صاحب کیلانی کورٹ بانگی پور،	۶۰
۶۱	جناب مسٹر محمد وحید بی۔ س۔ سنوی ڈپٹی کلکٹر	۶۱
۶۲	جناب مولوی سید نعیم صاحب	۶۲
۶۳	جناب مولوی عبدالغفور صاحب کچہری کلکٹری بانگی پور	۶۳
۶۴	جناب مولوی امیر حسن صاحب " "	۶۴
۶۵	جناب مولوی محمد ہاشم صاحب عدالت کلکٹری بانگی پور	۶۵
۶۶	جناب سید عبداللطیف صاحب عدالت کلکٹری " "	۶۶
۶۷	جناب مولوی محمد یونس صاحب سنوی۔ بی۔ س۔	۶۷
۶۸	نامعلوم الاسم	۶۸
۶۹	جناب مولوی محمد حفیظ الدین صاحب	۶۹

ردیف	اسمای گرامی چند عطا کنندگان	تاریخ
۱۴	نامعلوم الاسم	۷۰
۱۴	نامعلوم الاسم	۷۱
۷۵	جناب حاج شیخ حسن علی صاحب مینوع رودان ذاکفی : محمد پور ضلع غنم گده	۷۲
۷۵	جناب شیخ غور شید علی صاحب "	۷۳
۷۵	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس موضع پهل ضلع باره بکی	۷۴
۷۵	جناب منشی اتمیار علی صاحب کیل فیض آباد -	۷۵
۷۵	جناب شیخ بدر الحسن صاحب تحصیلدار گو و کپور -	۷۶
۷۵	جناب مرزا سلطان احمد صاحب	۷۷
۷۵	جناب نظام الدین بیگ صاحب	۷۸
۷۵	جناب محمد علی خان صاحب	۷۹
۷۵	جناب حاج سید محمد یوسف بهائی میا صاحب رنگون	۸۰
۷۵	جناب عبد العلی ، صاحب دوائی باره بکی	۸۱
۷۵	جناب زین العابدین صاحب قدوائی "	۸۲
۷۵	جناب شیخ محمود علی صاحب "	۸۳
۷۵	جناب شیخ ریاست علی صاحب قدوائی	۸۴
۷۵	جناب شیخ حافظ اصغر علی صاحب قدوائی	۸۵
۷۵	جناب شیخ عبد الغفور صاحب - قدوائی	۸۶
۷۵	جناب ملک نعمت رسول صاحب	۸۷

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ
۸۸	جناب سید سعید الحسن صاحب مولوی	۸۸
۸۹	جناب عبدالرحیم صاحب برتری	۸۹
۹۰	جناب مولوی عبدالحمید صاحب بنبری سیدان	۹۰
۹۱	جناب فیض الحسن صاحب بنگلہ گلبرگ ہریاریلوے	۹۱
۹۲	جناب محمد تقی صاحب رئیس سیدان	۹۲
۹۳	جناب عبدالغفر صاحب ملازم ہریاریلوے	۹۳
۹۴	جناب محمد سمیع صاحب کین سیدان	۹۴
۹۵	جناب ڈاکٹر محمد عظمت الدین صاحب نصاریٰ یلوٹے ٹرینسری	۹۵
۹۶	جناب محمد سلطان صاحب میونسپل سکرٹری	۹۶
۹۷	جناب ملا محمد صاحب رئیس رنگون	۹۷
۹۸	جناب محمد قاسم صاحب اسٹیشن ماسٹر ہریاریلوے	۹۸
۹۹	جناب عبدالقادر صاحب ڈرائیور سیدان	۹۹
۱۰۰	جناب عبدالحمید صاحب اسٹور کلرک	۱۰۰
۱۰۱	جناب شیخ محمد نصیر صاحب مریٹ سیدان	۱۰۱
۱۰۲	جناب منٹے جمعدار سیدان	۱۰۲
۱۰۳	جناب صاحب علی خان صاحب ڈرائیور سیدان	۱۰۳
۱۰۴	جناب اسد اللہ صاحب ٹھیکہ دار سیدان	۱۰۴
۱۰۵	جناب گوڈن میاں صاحب اسٹیشن ماسٹر	۱۰۵

ردم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	مبلغ
عہ	جناب عبدالغلام صاحب	۱۰۶
عہ	جناب شیخ کالو صاحب دوکاندار	۱۰۷
عہ	جناب آغا حسین محمد صاحب رئیس رنگون	۱۰۸
عہ	جناب نور محمد صاحب گارڈ ہریاریلوے	۱۰۹
عہ	جناب مسٹر مظفر حسین صاحب کبیل جوین گاؤن	۱۱۰
عہ	جناب مسٹر حاجی یوسف حاجی اسماعیل صاحب ثوابی بیٹی	۱۱۱
<b>معرفت مولوی محمد یوسف مدرس معقولات دارالعلوم</b>		
عہ	جناب سید ابراہیم ولی محمد صاحب سوڈا گریڈ چہ مراد پور بانکی پور	۱۱۲
عہ	جناب صاحبزادہ ذوالحق صاحب انسپکٹر پولیس مراد پور بانکی پور	۱۱۳
عہ	جناب سید محمد طیب صاحب چھتری چوہٹہ بانکی پور	۱۱۴
عہ	جناب شاہ رشید الدین صاحب کھیل چوہٹہ بانکی پور	۱۱۵
عہ	جناب حافظ علی منظر صاحب ٹپٹی کلکٹر بانکی پور	۱۱۶
<p>  </p> <p> <b>نواب سید محمد علی حسن</b>  <b>منیر الدین</b>  <b>دستخط محمد صاحب لائق العلماء - محوّل ندوۃ العلماء</b> </p>		

تعمیر مسجد دارالعلوم من البیتہ الیمین جولائی ۱۶ ۱۹۱۷ء لغات اسلام چ ۱۹۱۷ء

رقم	اسامی گرامی چپندہ عطا کنندگان	نمبر
۱	جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی	۱
۲	معرفت سید حسن شاہ صاحب فہرہ العلوم	۲
۳	جناب میر اسلم خان صاحب کنٹرلر صدر بازار ناگپور	۳
۴	جناب نقشبندی عبد الرشید صاحب سکریٹری اینڈ ٹیلیگرافی ناگپور	۴
۵	جناب مولوی عبد اللطیف خان صاحب منصف ناگپور	۵
۶	میر الدین	۶
۷	میرزا محمد علی حسن	۷
۸	میرزا محمد علی حسن	۸
۹	میرزا محمد علی حسن	۹
۱۰	میرزا محمد علی حسن	۱۰

انعام نقیسنہ و حدیث من ابتداء اکیم جولہ ۱۹۱۶ تا بقا اسلج ۱۹۱۷ء

رقم	اسامی گرامی چسبده عطا کنندگان	تاریخ
۱	جناب مولوی محفوظ الد صاحب نائب تحصیلدار جھانسی دنواب سید محمد علی حسن دستخط معتمدان فرقہ العلماء میرزا گل نامہ مفتوحہ حدیث علی شاہ رومی میرالدین محمد مال ندوۃ العلماء	۱

زکوٰۃ من ابتدا یکم جولائی ۱۹۱۶ء تا انتہا مارچ ۱۹۱۷ء

ردیف	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	جناب خواجہ کبیر جو صاحب رئیس سوداگر صدر بازار شملہ۔	صد
۲	جناب منشی برکت علی صاحب سبج ہوشیار پور پنجاب۔	۱۵۰
۳	جناب منشی میران بخش صاحب پوری ہانگی ملان	۱۰۰
<p>(نواب محمد علی حسن دستخط معتمد آل ہودہ العلماء)</p> <p>میرزا علی خندہ ز کوٹہ محمد علی صاحب پوری ہانگی ملان</p>		

# نقشہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلماء میں ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۶ء

## لغایت اس مارج ۱۹۱۷ء

نمبر	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی عبد الغفور صاحب	میسر	۱۲ ماہ	۱۰۰ روپے	یکم مئی سے صدر راہوار کا اضافہ ہوا
۲	محمد علی محمد مال	میسر	۱۰ ماہ ۲۰ روز	۳۱ روپے	
۳	منیر الدین قلی محمد محمد مال	میسر	۲۲ ماہ ۲۲ روز	۳۱ روپے	
۴	پیش کش چپراسی	میسر	۱۲ ماہ	۱۰ روپے	
۵	حسین علی چپراسی	میسر	۱۰ ماہ ۱۸ روز	۱۰ روپے	
۶	مصاحب علی چپراسی	میسر	یک ماہ	۱۰ روپے	
	میزران	۰	۰	۱۸ روپے	آٹھ سو بانوے روپیہ آٹھ آنہ آٹھ پائی

(ذوالفقار محمد علی حسن) منیر الدین

دستخط مستند ضامن ذوالفقار محمد علی حسن  
محمد مال ندوۃ العلماء

# نقشہ تنخواہ ملازمین کلا میں ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت اس مارج ۱۹۱۷ء

نمبر	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد رضا کلاں	مار	۱۲ ماہ	۱۰ روپے	

ردیف	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۲	مولوی علامہ محمد صفی الرحمن شایا پوری میران	۷۰	۱۰ یوم اکوثر	۱۰۰	ایکھراڑ و سونوڑ پیدھ پانی منیر الدین محرر مال ندوۃ العلماء
نقشہ ملازمین کتب خانہ من بسد ایکم پرل ۱۶۱۶ الغایت ایماچ ۱۹۱۶ء					
ردیف	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	۷۰	۱۲ ماہ	۱۲۰۰	
۲	منشی خلیق الزمان صاحب کار ناظر کتب خانہ	۷۰	۱۲ ماہ	۱۲۰۰	
۳	باقربگ فراش کتب خانہ	۷۰	۱۰ یوم	۱۰۰	
۴	صاحب علی	۷۰	۱۰ یوم	۱۰۰	
۵	حسین علی	۷۰	۱۰ یوم	۱۰۰	
	میران	۷۰	۱۰	۱۰۰	چارسو تیس روپیہ
<div> <div> (دو اسٹیج محمد علی حسن) صاحب العلماء دستخط مستند مال ندوۃ </div> <div> منیر الدین محرر مال ندوۃ العلماء </div> </div>					

# برآوردنخواه ملازمین دارالعلوم منبت کابل ۱۹۱۶ تا ۱۹۱۷

ردیف	نام مدرسین مع عدد	تاریخ تخریج	ایام کارگی	تاریخ تخریج	کیفیت
۱	مولوی سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۲	مولوی شیخ محمد صاحب ادیب لال	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۳	مسٹر وحید الحسن صاحب لائل ٹی بیڈسٹر	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۴	مولوی بدرالاسلام صاحب فقیہ اقل	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۵	مولوی سید علی صاحب حبیب دوم	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے عہدہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۶	مولوی محمد شبلی صاحب حبیب دوم	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے صدر ماہوار کا اضافہ ہوا
۷	مولوی یوسف صاحب مدرس معقولات	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے صدر ماہوار کا اضافہ ہوا
۸	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس و فنون	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۹	مسٹر محمد علی حسینی صاحب سکریٹریٹ اسٹریٹریٹ	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۰	مسٹر عزیز الحسن صاحب تھرو ماسٹر	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۱	سید عبداللہ صاحب فورٹ ماسٹر	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۲	قاری ابراہیم رشید صاحب مجدد	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۳	مولوی صفدر علی خان صاحب بن فاری	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۴	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	یکم مئی سے صدر ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۵	مولوی عبدالودود صاحب مدرس و فنون	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	
۱۶	مولوی احمد حسین صاحب سکریٹریٹ ماسٹر	۱۲۰۵	۱۲۰۵	۱۲۰۵	



رتبه	نام مدرسین مع عمده	شرح توفاه	تألیفات	رتبه	کیفیت
۱۷	ماستر فدا حسین صاحب محضر العلوم	مع	۱۲۰۹۹	مع	
۱۸	منشی غزیز الرحمن قائم مقام محضر العلوم	مع	یک ماه	مع	
۱۹	منشی حامد علی صاحب محضر العلوم	مع	دو ماه	مع	
۲۰	الادرس مدرسین انگریزی	مع	یک ماه و یوم	مع	
۲۱	یعقوب علی دربان	مع	۱۲ ماه	مع	
۲۲	مصاحب علی دربان	مع	۱۰ ماه و یوم	مع	
۲۳	مستثنی خان دربان	مع	یک ماه و یوم	مع	
۲۴	گلجوچکیدار	مع	۶ ماه	مع	
	میزان کل	۰	۰		نونهار سات سوچا نو و پیریا آند نو پانی
<p>(نواب سید محمد علی حسن مستد مال ثنق العلماء)</p> <p>منیر الدین محرم مال ندوة العلماء</p>					

# فہرست علماء ارضیۃ العلماء میں سید عالم علیہ السلام کی کتابیں

نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱	سرکار عالی الی ریاست حیدرآباد	۸	جناب مولوی حکیم علی احمد خان	۲	جناب عبدالشکور صاحب بلگام
۲	دکن غلام اللہ ملکم	۹	صاحب خان پور ہوشیار پور	۳	جناب مولوی قلیب الدین حسنا
۳	معرفت سید حسن شاہ صاحب	۱۰	جناب مولوی عبداللہ صاحب اگر	۴	بلگام جامع مسجد
۴	سفیر العلوم	۱۱	جناب خان بہادر چودہری فیض شاہ	۵	جناب عبدالرزاق صاحب بلگام
۵	جناب عبدالشکور صاحب بلگام	۱۲	صاحب خلیلا نکو در ضلع جالندھر	۶	جناب محمد ہاشم صاحب گنگری
۶	جناب مولوی قلیب الدین حسنا	۱۳	جناب ذہنی محبوب عالم صاحب	۷	بلگام فورٹ روڈ
۷	بلگام جامع مسجد	۱۴	رئیس نکو در ضلع جالندھر	۸	جناب سید محمد حبیب حاجی شاد صاحب
۸	جناب عبدالرزاق صاحب بلگام	۱۵	جناب مولوی احمد شاد صاحب	۹	بلگام
۹	جناب محمد ہاشم صاحب گنگری	۱۶	جالندھر	۱۰	جناب نواب جعفر علی خان سکروا پیٹ
۱۰	بلگام فورٹ روڈ	۱۷	جناب شیخ غلام دستگیر صاحب	۱۱	نمبر ۱۱۶۲ پونا معرفت سید نواب حسین
۱۱	جناب سید محمد حبیب حاجی شاد صاحب	۱۸	وکیل جالندھر	۱۲	خان صاحب
۱۲	بلگام	۱۹	جناب نواب امیر الدین صاحب جالندھر	۱۳	معرفت مولوی غلام محمد صاحب
۱۳	جناب نواب جعفر علی خان سکروا پیٹ	۲۰	جناب سردار شیر محمد صاحب اگر	۱۴	فاضل ہوشیار پوری
۱۴	نمبر ۱۱۶۲ پونا معرفت سید نواب حسین	۲۱	بانس ہوشیار پور		
۱۵	خان صاحب	۲۲	جناب مولوی احمد علی صاحب		
۱۶	معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۲۳	پلیڈر جالندھر		
۱۷	فاضل ہوشیار پوری				

رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان
۱۷	جناب سید عبد المجید صاحب	۱۷	معرفت جمعیہ صاحب
۱۸	عینک سکن بٹوالوٹی ڈھاکہ -	۱۸	پولیس لین سیکم باز ارماس
۱۹	جناب مولوی مسیح صاحب بٹوالو	۱۹	جناب چودھری فتح الدین صاحب
۲۰	سکن نرائن گنج ضلع ڈھاکہ	۲۰	لکھو دھلی جالندھر -
۲۱	جناب حافظ عبد اللطیف صاحب	۲۱	معرفت مولوی محمد یوسف
۲۲	بنگسال ڈھاکہ	۲۲	صاحب مدرس معقولات
۲۳	جناب ماسٹر عبد الحق صاحب	۲۳	دارالعلوم -
۲۴	سپرٹنڈنٹ بورڈنگ ڈھاکہ	۲۴	جناب خان صاحب شوخ خٹ
۲۵	جناب خلیفہ حاجی عین الدین صاحب	۲۵	مراد پور بانکی پور
۲۶	مالی ٹولہ ڈھاکہ -	۲۶	جناب مولوی عزیز الحق صاحب
۲۷	جناب حافظ محمد حسین صاحب	۲۷	ڈپٹی پشتر منٹ مرادی ضلع ڈھاکہ
۲۸	کرائی گنج ڈھاکہ -	۲۸	جناب ڈپٹی عبداللہ صاحب
۲۹		۲۹	معرفت عزیز الحق صاحب مرادی
۳۰		۳۰	ڈھاکہ -
۳۱		۳۱	جناب باقر صاحب زمیندار سکن
۳۲		۳۲	فادتی ہوس کرہ ضلع بیٹیرہ
۳۳		۳۳	جناب ابوالحسن محمد فضل الرحمن صاحب
۳۴		۳۴	قاضی ہاڑی ڈھاکہ



# فہرست معاونت جلاشائز و ہم اندہ العلماء متعقدہ اس واقعہ مالیریل

سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	سلسلہ	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب قادری محمد الدین صاحب	نور	۱۵	۱۵	جناب علی عبدالکیم صاحب	بنگلہ	۱۵
	معلم		۱۶	۱۶	جناب عبدالغلیل صاحب	"	۱۶
۲	جناب وٹگیر صاحب کشتیا کٹر	"	۱۷	۱۷	جناب احمد صاحب	"	۱۷
۳	جناب سید شاہ مقصود علی قیسا		۱۸	۱۸	جناب محمد الیاس صاحب	"	۱۸
	حسینی امبشتی	"	۱۹	۱۹	جناب حسین صاحب	"	۱۹
۴	جناب سید باقی صاحب	بنگلہ	۲۰	۲۰	جناب سی عبدالغفر صاحب	"	۲۰
۵	جناب محمد سالار صاحب	"	۲۱	۲۱	جناب ایم عثمان خان		۲۱
۶	جناب عبدالحمید صاحب	"			صاحب	"	
۷	جناب حاجی عبدالغفور صاحب	"	۲۲	۲۲	جناب سید محمود صاحب	"	۲۲
۸	جناب جمال حیات صاحب	"	۲۳	۲۳	جناب بی ایم عبدالوحید		۲۳
۹	جناب فخر الدین صاحب	"			صاحب	"	
۱۰	جناب محمد غالب صاحب	"	۲۴	۲۴	جناب عبدالرحمان خان صاحب		۲۴
۱۱	جناب عبدالغنی صاحب	"			تاجر پارچہ	بجلاڑہ	
۱۲	جناب محمد عبدالغفور صاحب	"	۲۵	۲۵	جناب محمد خان صاحب		۲۵
۱۳	جناب محمد صیغی صاحب	"			تاجر پارچہ	"	
۱۴	جناب محمد یحییٰ صاحب	"	۲۶	۲۶	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب		۲۶

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۷	جناب عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۳۸	۲۸	جناب محمد سالا شریف صاحب	بجواڑہ	۳۹
۲۸	جناب محمد سالا شریف صاحب	بجواڑہ	۳۹	۲۹	جناب سید حسین صاحب	بجواڑہ	۴۰
۲۹	جناب سید حسین صاحب	بجواڑہ	۴۰	۳۰	جناب محمد بیگ صاحب	بجواڑہ	۴۱
۳۰	جناب محمد بیگ صاحب	بجواڑہ	۴۱	۳۱	جناب سوداگر سید رفیق	بجواڑہ	۴۲
۳۱	جناب سوداگر سید رفیق	بجواڑہ	۴۲	۳۲	جناب علی بیگ صاحب	بجواڑہ	۴۳
۳۲	جناب علی بیگ صاحب	بجواڑہ	۴۳	۳۳	جناب سید داگر شیخ میران صاحب	بجواڑہ	۴۴
۳۳	جناب محمد حسین صاحب	بجواڑہ	۴۴	۳۴	جناب سید عبدالرحمن صاحب	بجواڑہ	۴۵
۳۴	جناب سید عبدالرحمن صاحب	بجواڑہ	۴۵	۳۵	جناب ایم عبدالغفور خان	بجواڑہ	۴۶
۳۵	جناب ایم عبدالغفور خان	بجواڑہ	۴۶	۳۶	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۷
۳۶	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۷	۳۷	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۸
۳۷	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۸	۳۸	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۹
۳۸	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۴۹	۳۹	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۵۰
۳۹	جناب سید عبدالغفور صاحب	بجواڑہ	۵۰				

کتابشمار	اسامی گرامی خاندان عطا کنندگان	پتہ	رقم	کتابشمار	گرامی خاندان عطا کنندگان	پتہ	رقم
۵۱	جناب سید احمد صاحب	دیپور	عار	۶۶	جناب مولانا مولوی سید شاہ جید		
۵۲	جناب ی عبد الباق صاحب	"	عار		جناب مولانا صاحب داری	دیپور	عار
۵۳	جناب غلام محمد صاحب	"	عار	۶۷	جناب مولوی حفیظ سید قاسم صاحب	"	عار
۵۴	جناب پی عبد السبحان صاحب	"	عار	۶۸	جناب محمد عبد الحق صاحب		
۵۵	جناب بی - کعبہ الکریم صاحب	"	عار		جناب سنگ ماسٹر	"	عار
۵۶	جناب مولوی عبد الباق صاحب	"	عار	۶۹	جناب حکیم میرٹ علی صاحب	"	عار
۵۷	جناب سلیمان خان صاحب	"	عار	۷۰	جناب مولوی اوور گی صاحب	"	عار
۵۸	جناب کلرک عبد الوہاب صاحب	"	عار	۷۱	جناب جوقطرب الدین صاحب	"	عار
۵۹	جناب شفیع صاحب	"	عار	۷۲	جناب عبد الصمد صاحب	"	عار
۶۰	جناب حفیظ عبد الباق صاحب	"	عار	۷۳	جناب حافظ سید تادمر		
۶۱	جناب مولوی غلام غوث				محمد الدین صاحب	"	عار
	شریف صاحب	"	عار	۷۴	جناب سید عطاء اللہ صاحب	"	عار
۶۲	جناب حکیم قاضی محمد شریف صاحب	"	عار	۷۵	جناب حافظ محمد عبد الباق صاحب	"	عار
۶۳	جناب مولوی سید محمد			۷۶	جناب عبد الرسول صاحب کادیپک	"	عار
	پیران صاحب	"	عار	۷۷	جناب محمد عثمان خان صاحب	"	عار
۶۴	جناب سید احمد صاحب	"	عار	۷۸	جناب میر الدین صاحب	"	عار
۶۵	جناب صوبیدار محمد			۷۹	جناب سید بنی عثمان خان صاحب		
	عبد القدوس صاحب	"	عار		دراثرین بیٹہ	کونوئل	عار

نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۸۰	جناب عبدالروف خان صاحب	کوئٹہ	۹۲	۹۲	جناب عبدالکیم صاحب	"	۹۲
۸۱	جناب عبدالکریم خان صاحب	"	۹۳	۹۳	جناب عبدالسمیع صاحب	پتہ	۹۳
۸۲	جناب کے جی۔ بھیکری	"	۹۴	۹۴	جناب محمد علی صاحب	"	۹۴
	عثمان خان صاحب فابو	"	۹۵	۹۵	جناب عبدالمد صاحب	"	۹۵
۸۳	جناب عبدالکریم صاحب	"	۹۶	۹۶	جناب محمد غوث صاحب	"	۹۶
	دلال	"	۹۷	۹۷	جناب عبدالسلام صاحب	"	۹۷
۸۴	جناب احمد خان صاحب	"	۹۸	۹۸	جناب عبدالسلام صاحب	"	۹۸
۸۵	جناب عبدالغفار صاحب	ویلور	۹۹	۹۹	جناب سترمنی ہاج ڈوہی	"	۹۹
۸۶	جناب پی۔ اے۔ عبدالرازق صاحب	"	۱۰۰	۱۰۰	جناب عبدالحمید صاحب	ایلوہ	۱۰۰
۸۷	آغا کوہر چٹ	گدایم	۱۰۱	۱۰۱	جناب مولوی سید حسین صاحب	ایلوہ	۱۰۱
۸۸	جناب پی جی عبدالسلام صاحب	"	۱۰۲	۱۰۲	جناب سید حسین صاحب	"	۱۰۲
۸۹	جناب دی۔ ایس شیخ	"	۱۰۳	۱۰۳	جناب مولوی محمد صلح صاحب	"	۱۰۳
۹۰	جناب شمس الامام کبر علی خان	"	۱۰۴	۱۰۴	جناب سید عبید اللہ خان	"	۱۰۴
۹۱	جناب محبوب خان صاحب	"	۱۰۵	۱۰۵	صاحب بہادر	"	۱۰۵

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۰۵	جناب عبدالرشید صاحب	پتہ	۱۱۹	۱۰۵	جناب عبدالرشید صاحب	پتہ	۱۱۹
۱۰۶	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	۱۲۰	۱۰۶	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	۱۲۰
	کریم	"	۱۲۱		کریم	"	۱۲۱
۱۰۷	جناب غلام غوثی صاحب	"	۱۲۲	۱۰۷	جناب غلام غوثی صاحب	"	۱۲۲
	تاجر	"			تاجر	"	
۱۰۸	جناب صالح محمد اسحاق سیٹھ	"	۱۲۳	۱۰۸	جناب صالح محمد اسحاق سیٹھ	"	۱۲۳
	صاحب کمپنی	"	۱۲۴		صاحب کمپنی	"	۱۲۴
۱۰۹	جناب غلام دستگیر صاحب	"	۱۲۵	۱۰۹	جناب غلام دستگیر صاحب	"	۱۲۵
۱۱۰	جناب عبدالکریم صاحب	"	۱۲۶	۱۱۰	جناب عبدالکریم صاحب	"	۱۲۶
۱۱۱	جناب سید سرور صاحب کنٹرولر	"	۱۲۷	۱۱۱	جناب سید سرور صاحب کنٹرولر	"	۱۲۷
۱۱۲	جناب محمد حسین صاحب کمپنی	"		۱۱۲	جناب محمد حسین صاحب کمپنی	"	
۱۱۳	جناب عبدالسمان صاحب	"	۱۲۸	۱۱۳	جناب عبدالسمان صاحب	"	۱۲۸
۱۱۴	جناب غلام قادر صاحب	"		۱۱۴	جناب غلام قادر صاحب	"	
۱۱۵	جناب سید غلام محرم صاحب	"	۱۲۹	۱۱۵	جناب سید غلام محرم صاحب	"	۱۲۹
۱۱۶	جناب محمد فوز الدین صاحب	"	۱۳۰	۱۱۶	جناب محمد فوز الدین صاحب	"	۱۳۰
۱۱۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۱۳۱	۱۱۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۱۳۱
۱۱۸	جناب بی۔ ای۔ جلالہ	"	۱۳۲	۱۱۸	جناب بی۔ ای۔ جلالہ	"	۱۳۲
	صاحب	"	۱۳۳		صاحب	"	۱۳۳



نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۳۴	جناب محمد عبداللطیف صاحب	بنگلور	۶	۱۵۳	جناب محمد طلال صاحب	کترہ	۶
۱۳۵	جناب سید محبوب صاحب	کترہ	۶		جناب کٹرہ عبدالواسط صاحب	بنگلور	۶
۱۳۶	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب	کترہ	۶	۱۵۴	جناب ایم سید غوث محی الدین صاحب		۶
۱۳۷	جناب ایم سید عبدالرحیم صاحب		۶				۶
۱۳۸	جناب ایم نظام الدین صاحب		۶	۱۵۵	جناب عبدالرحیم صاحب		۶
۱۳۹	جناب کے عبدالرزاق صاحب		۶	۱۵۶	جناب سید عبداللطیف صاحب		۶
۱۴۰	جناب کے محمد اسماعیل صاحب		۶	۱۵۷	جناب محمد حسین صاحب		۶
۱۴۱	جناب وی عبدالوہاب صاحب		۶	۱۵۸	جناب حمیدوسف صاحب		۶
۱۴۲	جناب کے محمد قاسم صاحب		۶	۱۵۹	جناب یس عبدالرحمان صاحب		۶
۱۴۳	جناب بندگی محمد قاسم صاحب		۶		قمر الدین صاحب		۶
۱۴۴	جناب کے عبدالکریم صاحب		۶	۱۶۰	جناب عبدالوہاب صاحب		۶
۱۴۵	جناب ایم بی عبدالشکور صاحب		۶	۱۶۱	جناب کے حاجی محی الدین صاحب		۶
۱۴۶	جناب یس غلام محی الدین صاحب	کترہ	۶	۱۶۲	جناب محمد اسماعیل صاحب		۶
۱۴۷	جناب شوگر عبدالغفور صاحب		۶	۱۶۳	جناب حاجی عبدالرزاق صاحب		۶
۱۴۸	جناب عبداللطیف صاحب		۶	۱۶۴	جناب کرنول محمد یحییٰ صاحب		۶
۱۴۹	جناب حکیم محمد اسحاق صاحب		۶		شاپ		۶
۱۵۰	جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب		۶	۱۶۵	جناب سید محی الدین صاحب		۶
۱۵۱	جناب شیخ احمد صاحب		۶		صاحب و اہل		۶

نمبر شمار	اسلمی مگر اجنبی پڑھا کھنڈگان	پتہ	مقام	نمبر شمار	اسلمی مگر اوی چند عطا کھنڈگان	پتہ	رقم
۱۶۶	جناب سی ٹیپو سیٹھ صاحب		۱۵۹	جناب عبدالکریم صاحب			
	اینڈ سنس	بنگلہ	۱۶۰	جناب آدم سیٹھ صاحب	برادر اس		۱۶۱
۱۶۷	جناب ابراہیم صاحب	۱۶۰	۱۶۱	جناب یوب بن ابراہیم			
۱۶۸	جناب سورت حاجی محمد		۱۶۲	سیٹھ صاحب			
	پیر محمد صاحب		۱۶۳	جناب استلیم جمال سیٹھ			
۱۶۹	جناب سورت دوست محمد		۱۶۴	صاحب			
	سیٹھ صاحب		۱۶۵	جناب عبدالرحمن شریف صاحب			
۱۷۰	جناب محمد رحیم الدین صاحب		۱۶۶	جناب عبدالعلیل خان صاحب			
۱۷۱	جناب وی سی علاء الدین		۱۶۷	جناب عبدالعظیم خان صاحب			
	صاحب		۱۶۸	اوپنی عبدالکریم صاحب			
۱۷۲	جناب ایعوب اللطیف صاحب		۱۶۹	جناب ابو بکر حاجی محمد سیٹھ			
۱۷۳	جناب عبدالعزیز صاحب		۱۷۰	صاحب			
۱۷۴	جناب شیخ محمد صاحب		۱۷۱	جناب یونس سیٹھ اینڈ			
۱۷۵	جناب مرزوعبدالباہ صاحب		۱۷۲	برادر اس			
۱۷۶	جناب سید احمد صاحب		۱۷۳	جناب یوسف فیض سیٹھ صاحب			
۱۷۷	جناب عبدالرحمن خان		۱۷۴	جناب محمد عبدالغفار صاحب			
	صاحب بی بی		۱۷۵	جناب حاجی محمد نصیر الدین			
۱۷۸	جناب گنڈہ محمد الشافعی صاحب	مینور	۱۷۶	صاحب			

نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسما گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۹۱	جناب محمد عبدالغفر صاحب	مداس	عار	۲۰۴	جناب میر سید الدین صاحب	مونت پٹہ	عار
۱۹۲	جناب شیخ ابراہیم صاحب	"	عار	۲۰۵	جناب غلام رسول صاحب	مداس	عار
۱۹۳	شمیری روڈ، رانی پورم	"	عار	۲۰۶	ہید ماسٹر	"	عار
۱۹۴	جناب حاجی حسین حاجی	"	عار	۲۰۷	جناب محمد خرمند صاحب	"	عار
	غنی سید صاحب	"	عار	۲۰۸	جناب میر حسین علیخان صاحب	چیک	عار
	دیولج مدلی اسٹریٹ جارج ٹون	"	عار	۲۰۹	جناب محمد حفیظ صاحب	مداس	عار
۱۹۵	جناب ایم عبدالقادر صاحب	"	عار	۲۱۰	جناب مصطفیٰ حسین صاحب	چیک	عار
	گودن اسٹریٹ،	"	عار	۲۱۱	جناب نجیٹ خان صاحب	ہانی روڈ	عار
۱۹۶	جناب ایم اسماعیل	"	عار	۲۱۲	جناب ایم عبدالرزاق صاحب	مداس	عار
	سید صاحب	بروڈ	عار		نمبر ۱۶-انگپانا ایک اسٹریٹ	"	عار
۱۹۷	جناب ذکریا اسماعیل سید صاحب	"	عار		جارج ٹون،	"	عار
۱۹۸	جناب محمد ہاشم سید صاحب	"	عار	۲۱۳	جناب محمد نور الدین خان صاحب	الکسٹر	عار
۱۹۹	جناب ابراہیم صاحب	پٹہ	عار	۲۱۴	جناب محمد علی صاحب	پٹہ	عار
۲۰۰	جناب محمد عبدالغفور صاحب	ترکھیری	عار	۱۱۴	جناب عبدالمد صاحب	سید پٹہ	عار
۲۰۱	جناب محمد علیم الدین صاحب	"	عار	۱۱۵	جناب محمد سعادت اللہ خان	مداس	عار
۲۰۲	جناب فشی غلام محمد صاحب	مونت پٹہ	عار		صاحب بیکری	مداس	عار
۲۰۳	جناب یعقوب علی خان صاحب	"	عار	۲۱۶	جناب غلام قادر صاحب	پٹہ	عار
	جناب عبدالرحیم صاحب	"	عار	۲۱۷	جناب محمد فیاض حسین صاحب	مداس	عار

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	بیتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	بیتہ	رقم
۲۱۸	جناب محمد عمر صاحب دار	غزنو	عار	۲۲۹	جناب حاجی حبیب حاجی میر محمد		
۲۱۹	جناب نصیر الدین محمد صاحب	مداس	عار		صاحب	گٹوہ	عار
	بہادر	راغ	عار	۲۳۰	جناب حاجی مال نور محمد صاحب	"	عار
۲۲۰	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	مداس	عار	۲۳۱	جناب جان حسین صاحب	"	عار
	بہادر	پشتادوی	عار	۲۳۲	جناب داد عثمان صاحب	"	عار
۲۲۱	جناب محمد یحیٰی الدین صاحب	پشتادوی	عار	۲۳۳	جناب ٹی ایم تار محمد جان محمد		
	انگلیٹا نیکل شریٹ جانج				سیٹھ صاحب	"	عار
	ٹون مدراس	عار		۲۳۴	جناب محمد ابراہیم محمد جعفر		
۲۲۲	جناب حیدر شریف صاحب	برائین	عار		سیٹھ صاحب	"	عار
۲۲۳	جناب محبوب علی خان صاحب	کرقل	عار	۲۳۵	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	پروٹی	عار
۲۲۴	جناب سید محمد صاحب	ملاپٹم	عار	۲۳۶	جناب قادر بیگ صاحب	"	عار
۲۲۵	جناب ایم او شیخ فرید صاحب			۲۳۷	اے ایس ایم کے کمپنی	"	عار
	مرکیار	ہنگوہ	عار	۲۳۸	جناب ایس کے پلوشار اوتہ		
۲۲۶	جناب محمد میران صاحب				صاحب کمپنی	"	عار
	مرکیار	"	عار	۲۳۹	جناب ایم ایس ایس		
۲۲۷	جناب وی۔ ایس۔ داجی				قادر حسین صاحب راوتر	"	عار
	صاحب مرکیار	"	عار	۲۴۰	جناب ٹی حاجی مہاجر صاحب کمپنی		
۲۲۸	جناب ایم حاجی میر محمد حلق صاحب	گٹوہ	عار	۲۴۱	جناب حاجی عبدالسمیع صاحب	پروٹی	عار



نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۶۰	جناب ایم۔ ابراہیم سبک		۶۸	۲۶۱	جناب محمد میران محی الدین		۶۸
	صاحب کپنی	طیچ جبار	۶۸		صاحب	نلمور	۶۸
۲۶۱	جناب حسین صاحب	"	۶۸	۲۶۲	جناب محمد کریم احمد صاحب	"	۶۸
۲۶۲	جناب باہ شاہ محی الدین			۲۶۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب		۶۸
	صاحب	نلمور	۶۸		کابلی	"	۶۸
۲۶۳	جناب غلام غوث خان			۲۶۴	جناب سید عبدالغفور صاحب	"	۶۸
	صاحب غوری	"	۶۸	۲۶۵	جناب یوسف صاحب		۶۸
۲۶۴	جناب شہا محمد صاحب	"	۶۸		سید عبدالقادر صاحب	نلمور	۶۸
	جناب نور احمد صاحب	"	۶۸		جناب بی عبدالوہاب	مدراش	۶۸
۲۶۵	جناب محمد عبدالقادر صاحب				خان صاحب	پیر مہر	۶۸
	بی اس	"	۶۸	۲۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب	مدراس	۶۸
۲۶۶	جناب عبدالحمید خان صاحب			۲۶۷	جناب عبدالحمید صاحب	"	۶۸
	غوری	"	۶۸	۲۶۸	جناب عبدالروف خان		۶۸
۲۶۸	جناب عبدالروف خان			۲۶۹	صاحب	"	۶۸
	صاحب	"	۶۸	۲۷۰	جناب الیس عبدالرحمان صاحب	"	۶۸
۲۶۹	جناب الیس عبدالرحمان صاحب				جناب محمد قادر محی الدین	"	۶۸
۲۷۰	جناب محمد قادر محی الدین				صاحب	"	۶۸
	صاحب	"	۶۸		جناب سید محمد علی صاحب	نلمور	۶۸
					جان جهان خان روڈ		۶۸

نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۵	جناب شیخ محمد صاحب دتر		۲۹۶	جناب منشی غنی الدین صاحب	مکمل	کار	
	متیال پٹھ	دیس	۲۹۷	جناب محمد عثمان صاحب	"	کار	
۲۸۶	جناب حاجی عیسا حسین		۲۹۸	جناب محمد غوث صاحب	"	کار	
	صاحب کربلائی سردر خانگ		۲۹۹	جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب	"	کار	
	گارڈن رادی پٹھ	"	۳۰۰	جناب غلام بیچ الدین صاحب	قریشی	کار	
۲۸۷	جناب محمد وجہ الدین صاحب		۳۰۱	جناب حکیم نظام الدین صاحب	"	کار	
	جام بانڈا	"	۳۰۲	جناب محمد عبد الحمید صاحب	"	کار	
۲۸۸	جناب کے محمد ابراہیم صاحب		۳۰۳	جناب محمد عثمان الدین صاحب	"	کار	
		گڑھی گلی	۳۰۴	جناب فتح محمد الدین صاحب	"	کار	
۲۸۹	جناب اے ایس شمس الدین	"	۳۰۵	جناب احمد حسین صاحب	"	کار	
۲۹۰	جناب سلطان محمد الدین		۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب	"	کار	
	صاحب قریشی	"	۳۰۷	جناب عبدالرحمان صاحب	مکمل	کار	
۲۹۱	جناب احمد محمد الدین صاحب		۳۰۸	جناب محمد علی حسین صاحب	"	کار	
	قریشی	"	۳۰۹	جناب محمد عبد الوہاب صاحب	"	کار	
۲۹۲	جناب جی ہری عبدالغفار صاحب	"	۳۱۰	جناب حاجی عبد الدین صاحب	"	کار	
۲۹۳	جناب عبد التائب صاحب	"	۳۱۱	جناب محمد علی صاحب	"	کار	
۲۹۴	جناب عبد التائب صاحب	"	۳۱۲	جناب عبد الرسول صاحب	"	کار	
۲۹۵	جناب مزی محمد ابراہیم صاحب	"					

نمبر شمار	اسامی امی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند خطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۱۳	جناب سید محمد حسین صاحب	پھول پور	عار	۳۳۰	جناب سید غلام شکیر صاحب	مدرس	عار
۳۱۴	جناب غلام محی الدین صاحب	"	عار	۳۳۱	جناب عبد الحمید صاحب	"	عار
۳۱۵	جناب ثی - ایس محی الدین	"	عار	۳۳۲	جناب سید غوث صاحب	"	عار
	صاحب	"	سکر	۳۳۳	جناب سید رحمت الدین صاحب	"	عار
۳۱۶	جناب عبد الرحمان صاحب	"	عار	۳۳۴	جناب سید عبد الرحمن صاحب	"	عار
۳۱۷	جناب محمد عبد الرؤف صاحب	"	عار	۳۳۵	جناب سید محمد بادشاہ صاحب	"	عار
۳۱۸	جناب محمد سعید الدین صاحب	"	عار	۳۳۶	جناب غلام محمد صاحب	"	عار
۳۱۹	جناب بی عبد الرحمن صاحب	"	عار	۳۳۷	جناب آغا محمد ہمدی صاحب	"	عار
۳۲۰	جناب ایس ایم شریف صاحب	"	سکر	۳۳۸	کرمانی	"	عار
۳۲۱	جناب بادشاہ صاحب	"	عار	۳۳۹	جناب حسین میان محمد قائم	"	عار
۳۲۲	جناب کبیر عبد القادر صاحب	"	عار		صاحب	"	عار
۳۲۳	جناب میر احمد صاحب	"	عار	۳۴۰	جناب محمد اسماعیل صاحب	"	عار
۳۲۴	جناب عبد سبحان صاحب	مدرس	عار	۳۴۱	جناب محمد عبد الغفار صاحب	"	عار
۳۲۵	جناب محمد صالح صاحب	"	عار	۳۴۲	جناب محمد علی خان صاحب	"	عار
۳۲۶	جناب حافظ محمد نذیر الدین صاحب	"	عار	۳۴۳	جناب غلام دستگیر صاحب	"	عار
۳۲۷	جناب عبد القادر صاحب	"	عار	۳۴۴	جناب محمد ابراہیم صاحب	"	عار
۳۲۸	جناب عبد سبحان صاحب	"	عار	۳۴۵	جناب محمد مصطفیٰ الدین صاحب	"	عار



نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۴۶	جناب داروغہ محمد غوث صاحب	لاہور	عار	۳۶۳	جناب کے محمد ابراہیم صاحب	لاہور	عار
۳۴۷	"	"	عار	۳۶۴	جناب پی محمد صاحب	"	عار
۳۴۸	"	"	عار	۳۶۵	جناب صوبیدار میر سید	"	عار
۳۴۹	جناب میان لہ ابراہیم صاحب	"	عار	۳۶۶	احمد صاحب کبیر	"	عار
۳۵۰	جناب ان ایم شریف صاحب	"	عار	۳۶۷	معرفت جناب	"	عار
۳۵۱	جناب عبد الحکیم صاحب	"	عار	۳۶۸	سید عبدالقادر	"	عار
۳۵۲	جناب محمد یوسف صاحب	"	عار	۳۶۹	صاحب جیلانی	"	عار
۳۵۳	جناب سید وجیہ الدین صاحب	"	عار	۳۷۰	"	"	عار
۳۵۴	جناب حیر حسین صاحب	"	عار	۳۷۱	"	"	عار
۳۵۵	جناب ان عبدالقادر صاحب	"	عار	۳۷۲	"	"	عار
۳۵۶	جناب حاجی عبدالغنی صاحب	"	عار	۳۷۳	معرفت جناب	"	عار
۳۵۷	جناب محمد حسین صاحب	"	عار	۳۷۴	عبدالقادر صاحب	"	عار
۳۵۸	جناب ند حسین صاحب	"	عار	۳۷۵	بہادر	"	عار
۳۵۹	جناب حکیم صاحب ندوی	"	عار	۳۷۶	جناب محمد ناصر صاحب	"	عار
۳۶۰	"	"	عار	۳۷۷	داؤد میان صاحب	"	عار
۳۶۱	جناب منشی شیخ مولانا صاحب	"	عار				
۳۶۲	جناب خواجہ خان صاحب	"	عار				

نمبر شمار	رقم	پتہ	اسم گرامی چند حکماء گان	پتہ	رقم	نمبر شمار	پتہ	اسم گرامی چند حکماء گان	رقم
۳۹۹	۶	مدین	جناب پیر کاظم علی شکور صاحب	۳۹۷	۶	۱	مدین	جناب شیخ محمد صاحب باجی	۳۹۶
۳۹۸	۶	۱	جناب رام عبد الغفور صاحب	۳۹۳	۶	۱	۱	یوسف صاحب	۳۹۵
۳۹۷	۶	ولی پور	جناب عبدالغفر صاحب	۳۹۲	۶	۱	۱	جناب مولوی محمد فضل صاحب	۳۹۴
۳۹۶	۶	۱	جناب گھنگر و صاحب	۳۹۱	۶	۱	۱	جناب مولوی خواجہ	۳۹۳
۳۹۵	۶	۱	جناب الیس عبد القادر صاحب	۳۹۰	۶	۱	۱	محمد بیگ صاحب	۳۹۲
۳۹۴	۶	۱	جناب کے عبدالرحمان صاحب	۳۸۹	۶	۱	۱	جناب الیم عبدالمد صاحب	۳۹۱
۳۹۳	۶	۱	جناب عبد اللطیف صاحب	۳۸۸	۶	۱	۱	جناب عبد الکریم	۳۹۰
۳۹۲	۶	۱	جناب عبدالرزاق صاحب	۳۸۷	۶	۱	۱	عبد الغفر صاحب	۳۸۹
۳۹۱	۶	۱	جناب کے محمد الحمید صاحب	۳۸۶	۶	۱	۱	جناب صاحبان صاحب	۳۸۸
۳۹۰	۶	۱	جناب حسین شریف صاحب	۳۸۵	۶	۱	۱	جناب پایانی بن العابدی	۳۸۷
۳۸۹	۶	۱	جناب عبدالوہاب صاحب	۳۸۴	۶	۱	۱	صاحب	۳۸۶
۳۸۸	۶	کوچین	جناب محمد بن قاسم عبد اللہ	۳۸۳	۶	۱	۱	جناب الیم عبداللطیف	۳۸۵
۳۸۷	۶	۱	صاحب	۳۸۲	۶	۱	۱	صاحب	۳۸۴
۳۸۶	۶	۱	جناب محمد قاسم صاحب	۳۸۱	۶	۱	۱	جناب فی محمد موسیٰ میان	۳۸۳
۳۸۵	۶	۱	جناب عبدالرحمان صاحب	۳۸۰	۶	۱	۱	صاحب	۳۸۲
۳۸۴	۶	۱	حاجی سید ایوب صاحب	۳۷۹	۶	۱	۱	جناب کے محمد قاسم صاحب	۳۸۱
۳۸۳	۶	۱	جناب آدم بن عبد اللطیف	۳۷۸	۶	۱	۱	جناب عبدالوہاب صاحب	۳۸۰
۳۸۲	۶	۱	صاحب	۳۷۷	۶	۱	۱	جناب عبدالغفر صاحب	۳۷۹
۳۸۱	۶	۱	جناب کے محمد حمید بادا صاحب	۳۷۶	۶	۱	۱	صاحب	۳۷۸

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۰۴	جناب وی عبدالحمید صاحب	ترپتی	۵	۴۲۰	جناب ایس محمد قاتل صاحب		
۴۰۵	جناب پی محمد عثمان صاحب	"	۵	۴۲۱	جناب شیخ حسین صاحب کرنل	آدھونی	۵
۴۰۶	جناب پی عبدالقادر صاحب			۴۲۲	جناب قاضی محمد الدین صاحب	"	۵
۴۰۷	جناب عبدالحمید صاحب			۴۲۳	جناب محمد الیاس صاحب	بنگلور	۵
۴۰۸	جناب محمد حسین صاحب	بجاولہ	۵	۴۲۴	جناب محمد متیہ صاحب	"	۵
۴۰۹	جناب عبدالغفریہ صاحب	"	۵	۴۲۵	جناب محمد غوث صاحب	"	۵
۴۱۰	جناب عبدالسلام صاحب	"	۵	۴۲۶	جناب ایس عبدالغفریہ صاحب	"	۵
۴۱۱	جناب محمد عبدالواحد صاحب	"	۵	۴۲۷	جناب سید باقر صاحب	"	۵
۴۱۲	جناب محمد غوث صاحب	"	۵	۴۲۸	جناب عبدالغفریہ صاحب	"	۵
۴۱۳	جناب ان محمد میران صاحب	"	۵	۴۲۹	جناب خان صاحب	"	۵
۴۱۴	جناب محمد غالب صاحب	"	۵	۴۳۰	جناب فیظ حسین صاحب	"	۵
۴۱۵	جناب شیر علی صاحب	"	۵	۴۳۱	جناب سید یعقوب صاحب	"	۵
۴۱۶	جناب محمد مدینہ صاحب	"	۵	۴۳۲	جناب ایم بی عبدالرحیم صاحب	"	۵
۴۱۷	جناب نانا عبدالقادر صاحب	"	۵	۴۳۳	جناب محمد زین الدین صاحب	پنڈی پٹنم	۵
۴۱۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب			۴۳۴	جناب سی محمد یوسف صاحب	پلی مکٹہ	۵
۴۱۹	صدیقی	کرپہ	۵	۴۳۵	جناب محمد ابابہیم صاحب	ناپتھ	۵
	جناب ایم حسین بیگ صاحب	آدھونی	۵	۴۳۶	جناب سید عبدالدین صاحب	تلور	۵

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۳۷	جناب غوث پیر صاحب	میسور	۱۷	۴۵۲	جناب پی ایم منوری صاحب	نزد درم	۱۷
۴۳۸	جناب عبدالکریم صاحب	دکروانڈ	۱۷	۴۵۳	جناب محمد غلام حسین صاحب	لام باہم	۱۷
۴۳۹	جناب محمد نیا کریم صاحب	کالیکال	۱۷	۴۵۴	جناب محی الدین حسن صاحب	"	۱۷
۴۴۰	جناب محمد مظہر اللہ صاحب	بیر پکاٹا	۱۷	۴۵۵	جناب عبدالرحمان صاحب	"	۱۷
۴۴۱	جناب محمد حسین صاحب	کھنچاپالی	۱۷	۴۵۶	جناب عبدالرحیم صاحب	مدراس	۱۷
۴۴۲	جناب محمد قاسم صاحب	نیا مکمل	۱۷	۴۵۷	جناب شیخ امام صاحب	گروانم	۱۷
۴۴۳	جناب عبدالحمید صاحب	راہ گوہ	۱۷	<p>میزان کل</p> <p>۹۳۴</p> <p>۱۷</p>			
۴۴۴	جناب محمد یوسف صاحب	ہوسور	۱۷				
۴۴۵	جناب سید براہیم صاحب	"	۱۷				
۴۴۶	جناب پی عبداللہ صاحب	پنچری	۱۷				
۴۴۷	جناب سید یعقوب صاحب	"	۱۷				
	بہادر - ایڈیکانگ -						
	کنڈلی کشنا و سترکٹ -						
۴۴۸	جناب پی عبداللہ صاحب	دیوانڈ	۱۷	<p>و مستحق جناب محمد صاحب ل (نوا سجدہ محمد علی خان)</p> <p>مینیر الدین -</p> <p>محرر مال ندوۃ العلماء</p>			
۴۴۹	جناب سید رحمت اللہ صاحب	"	۱۷				
۴۵۰	جناب ابراہیم صاحب	پنچری	۱۷				
۴۵۱	جناب حکیم قادر محمد صاحب	"	۱۷				
	کابلی	نور	۱۷				

فہرست چندہ کنیت من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ء لغایت ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ علما کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ علما کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب منشی محمد حبیب اللہ خان صاحب	براہ	۳	۸	ابن حاجی گلان سیٹھ		۱
	مدار اللہ رام ریاست باولی کدوا	کاپلی	۱		صاحب	کھڑا بازار	۱
	معرفت سید حسن				جناب کرم لطیف صاحب		۲
	شاہ صاحب سفیر				سیٹھ	آٹو بازار	۱
	دارالعلوم ندوۃ العلماء			۹	جناب لانا پیر مغربی صاحب		۱
۲	جناب فقیر صاحب کنٹرکٹر	بلگرام	۴	۱۰	جناب ذوق الملک حافظ		۱
	"	گانون	۱		حکیم محمد اجمل خان صاحب	دہلی	۱
۳	جناب بابو صاحب	صدر	۴	۱۱	جناب نواب محمد عبدالسلام		۱
	چودھری	بازار	۱		خان صاحب بہادر	راپور	۱
۴	جناب لوی مخدوم حسین		۵	۱۲	جناب مفتی محمد انوار الحق	ریاست	۱
	صاحب پیش نام	"	۱		صداؤ اکثر تعلیمات	بھوپال	۱
۵	جناب محمد غوری صاحب		۱	۱۳	جناب لانا شاہ نظام الدین		۱
	سوداگر	"	۱		صاحب	جمجری	۱
۶	جناب حاجی اسماعیل		۲		معرفت مولانا		
	صاحب سیٹھ				غلام محمد فاضل		
	"	"	۱		ہوشیار پوری		
۷	جناب اسماعیل سیٹھ صاحب		۱	۱۴	جناب بھوپلی خان محمد صاحب	رجیستار	

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
	اتوار بازار بگام	۱۷		دیوید ضلع هوشیار پور	۱۷
	جناب علی میان صاحب	۲۲	۱۵	جناب مولوی علی احمد صاحب	۱۷
	فقیر حاجی ساجد صاحب کن پور			وکیل نکر ضلع جالندھر	۱۷
	اسلام آباد ممبئی		۱۶	جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب	۱۷
	جناب حاجی ابراہیم صاحب	۲۳		پیشتر اکسٹر ڈوٹیل سنٹ کشنر دیر	۱۷
	ذیلدار		۱۷	جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۷
	جناب محمد اسماعیل صاحب	۲۴		فائل ہوشیار پوری	۱۷
	انسپکٹر تعلیم کافر نس، اسکوت			معرفت سید حسن شاہ	۱۷
	جناب مولوی ظفر حسین صاحب	۲۵		صاحب سفیر دارالعلوم	۱۷
	علی بن محمد اسلام آباد			ندوۃ العلماء	۱۷
	معرفت سید حسن شاہ صاحب			جناب قاضی خان صاحب	۱۸
	سفیر دارالعلوم ندوۃ العلماء			سوداگر و آنریری مجسٹریٹ	۱۸
	جناب سلیمان صاحب جمعدار	۲۶		منڈل - سی پی	۱۸
	ساکن بڑودہ			جناب ملک حاجی سلیمان صاحب	۱۹
	جناب نواب میر صدر الدین	۲۷		سوداگر گھاس گلی احمد نگر	۱۹
	حسین خان صاحب بڑودہ نوابی			جناب سید پور ناہانی دلی	۲۰
	جناب حسین بھائی نور محمد صاحب	۲۸		صاحب سوداگر چرم احمد نگر	۲۰
	عارفی لکڑی فروش شادی بڑودہ			جناب قطب الدین صاحب	۲۱

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۹	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب	۱۰	۳۷	جناب علی خان صاحب	۱۰
	اسٹنٹ کلکٹر سورت	۱۰		اسٹنٹ کلکٹر بلاسپور	۱۰
۳۰	جناب سید احمد حسین صاحب کشترا	۱۰		جناب محمد اکبر خان صاحب	۱۰
	اسٹنٹ کلکٹر بلاسپور	۱۰		میسر دالگذاڑ قصبہ سرگاؤن ضلع	۱۰
۳۱	جناب محمد اکبر خان صاحب	۱۰		بلاسپور	۱۰
	سول سروس	۱۰		جناب شیخ عبد الکریم صاحب سوڈاگر	۱۰
	جناب دادو خان صاحب جعینی	۳۹		برہہ دروازہ بلاسپور	۱۰
	بیر سٹریٹ لا امراتی	۱۰		جناب اشرف خان صاحب	۱۰
	جناب سیٹھ عبداللہ احمد صاحب	۲۰		ٹھیکہ دار برہہ دروازہ بلاسپور	۱۰
	سوداگر امراتی	۱۰		جناب محمد عظیم اللہ خان صاحب	۱۰
	جناب خواجہ لطیف احمد صاحب	۲۱		ساگر ملک (دستو سٹ)	۱۰
	بی لے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول	۱۰		معرفت سید حسن شاہ صاحب	۱۰
	امراتی	۱۰		سفیر دارالعلوم مڈلہ لعلما	۱۰
	جناب محمد عبداللہ صاحب	۲۲		جناب سید عبدالرحمان صاحب	۳۵
	اکسٹرا اسٹنٹ کسٹنر امراتی	۱۰		اکسٹرا اسٹنٹ کلکٹر اکولہ	۱۰
	جناب محمد اکرم خان صاحب بی لے	۲۳		جناب علی خان صاحب	۱۰
	ڈپٹی سیرٹنٹ پولیس امراتی	۱۰			
	جناب خان صاحب مولوی	۲۴			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۴	عبد القادر صاحب کین ابرادنی	۱۰۰	۴۳	معرفت سید حسن	۱۰۰
۴۵	جناب نواب حسام الدین	۱۰۰	۴۴	شاہ صاحب سفیر	۱۰۰
	خان صاحب اکثر سٹنٹ	۱۰۰	۴۵	دارالعلوم ندوۃ العلماء	۱۰۰
	کمشنر پوٹ مال	۱۰۰	۴۶	جناب منشی محمد اسماعیل حسنا	۱۰۰
			۴۷	انجینئر اکثر سٹنٹ کمشنر پوٹ مال	۱۰۰
			۴۸	محکمہ جنگلات	۱۰۰

فہرست چندہ رکنیت اجلاس شانزدہم ندوۃ العلماء واقع ہند  
منعقدہ ماہ لیبریل ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب الحاج مولوی محمد عبد الرحیم شاہ صاحب تقی ماگڑہ	۴	۴	جناب حکیم محمد یوسف حسنا	۱۰۰
	ورنج پور غیرہ کیل سابق متعارف حیدر آباد	۵	۵	جناب شیخ سلطان محی الدین	۱۰۰
	پالوچہ گوشہ محل کٹنہ	۱۰۰	۶	صاحب	۱۰۰
۲	جناب الحاج محمد تاد	۱۰۰	۷	جناب غلام محی الدین خان صاحب	۱۰۰
	محی الدین صاحب فاکٹر	۱۰۰	۸	جناب میر تقی علی	۱۰۰
	جمعہ بازار	۱۰۰	۹	صاحب تقی	۱۰۰
۳	جناب حاجی مرزا آغا علیہ صاب	۱۰۰	۱۰	جناب خواجہ عبدالقادر	۱۰۰
	کرانی ٹو	۱۰۰	۱۱	خان صاحب	۱۰۰



نمبر	اسامی گرامی چندہ اٹکنڈگان	پتہ	رقم	نمبر	اسامی گرامی چندہ اٹکنڈگان	پتہ	رقم
۹	جناب محمد غلام صاحب	بنگلور	۱ صر	۲۳	جناب ایم عبدالقدوس	ترپاتو	۱ صر
۱۰	جناب عبدالحمید سیٹھ صاحب	"	۱ صر		صاحب		
۱۱	جناب محی الدین خان صاحب	"	۱ صر	۲۴	جناب حکیم سید عباس صاحب	"	۱ صر
۱۲	جناب عبدالحمید سیٹھ			۲۵	جناب لے آرا براہیم خان		
	بن ذکریا سیٹھ صاحب	"	۱ صر		صاحب	"	۱ صر
۱۳	جناب سید عبدالحی صاحب	"	۱ صر	۲۶	جناب کے صاحبجو صاحب	"	۱ صر
۱۴	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	"	۱ صر	۲۷	جناب اگر حاجی محمد نعمت اللہ		
۱۵	جناب عبداللطیف خان صاحب	"	۱ صر		صاحب بہادر	دیپور	۱ صر
۱۶	جناب ایم عبدالعزیز صاحب	"	۱ صر	۲۸	جناب حکیم ظیل الدین احمد		
۱۷	جناب مودی عبدالرون				صاحب قریشی	"	۱ صر
	صاحب	"	۱ صر	۲۹	جناب الیس محمد آدم صاحب	"	۱ صر
۱۸	جناب حکیم اکبر حسین صاحب	"	۱ صر	۳۰	جناب بیٹل محمد		
۱۹	جناب الیس می بی	ترپاتو	۱ صر		عبدالرحیم صاحب	"	۱ صر
۲۰	جناب مٹھا دار عبدالقادر			۳۱	جناب - الیس الکریم صاحب	"	۱ صر
	صاحب	ترپاتو	۱ صر	۳۲	جناب ی محمد عبدالعصم صاحب	"	۱ صر
۲۱	جناب ایس - ایس			۳۳	جناب حفیظ سید محمد صاحب	"	۱ صر
	عبدالرحیم صاحب	ترپاتو	۱ صر	۳۴	جناب برج محمد خان صاحب	"	۱ صر
۲۲	جناب بی عبدالسلام صاحب	"	۱ صر	۳۵	جناب کے عبدالعزیز صاحب	"	۱ صر

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۶	جناب اوتے مولوی صاحب	دیلور	۱۰۰	۴۹	جناب شیخ احمد صاحب	دیلور	۱۰۰
۳۷	جناب ای عبد الباقی صاحب	"	۱۰۰	۵۰	جناب غلام دستگیر صاحب	"	۱۰۰
۳۸	جناب سید محمد حسین صاحب	"	۱۰۰	"	بہادر بی اسے - ایل ٹی	"	۱۰۰
۳۹	جناب سید منشی بدر الدین صاحب	"	۱۰۰	۵۱	جناب محمد عبدالرحمان صاحب	"	۱۰۰
۴۰	جناب محمد عبدالغنی صاحب	"	۱۰۰	"	بی اسے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	"	۱۰۰
۴۱	جناب ٹیل محمد قاسم صاحب	"	۱۰۰	۵۲	جناب محمد عبدالغنی صاحب	"	۱۰۰
۴۲	جناب شاپ صاحب محمد قاسم	"	۱۰۰	"	بی اسے - ایم آر - ای سی	"	۱۰۰
"	صاحب	"	۱۰۰	۵۳	جناب محمد حبیب احمد صاحب	"	۱۰۰
۴۳	جناب اسے شمس الدین صاحب	"	۱۰۰	"	بہادر بی اسے ڈسٹرکٹ فلکسٹ	"	۱۰۰
۴۴	جناب ایس - ایم عبدالخلیل	"	۱۰۰	۵۴	جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب	ترپتی	۱۰۰
"	صاحب	"	۱۰۰	۵۵	جناب محمد عبدالنار صاحب	کوڑنڈا	۱۰۰
۴۵	جناب خان بہادر محمد حبیب اللہ	"	۱۰۰	۵۶	جناب محمد علی آصف صاحب	"	۱۰۰
"	خان صاحب	"	۱۰۰	۵۷	جناب محمد فضل الرحمان صاحب	"	۱۰۰
۴۶	جناب ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب	"	۱۰۰	"	کلامی	"	۱۰۰
"	بہادر -	"	۱۰۰	۵۸	جناب محمد عزیز الدین صاحب	بیکور	۱۰۰
۴۷	جناب سید احمد صاحب	"	۱۰۰	"	محقانی	"	۱۰۰
۴۸	جناب شمس العلما مولانا	"	۱۰۰	۵۹	جناب پی ایم عبدالعظیم صاحب	بونا	۱۰۰
"	سید شاہ عبداللطیف صاحب	"	۱۰۰	۶۰	جناب الحاج محمد جمیل صاحب	گڈاٹر	۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۱	جناب ولی احمد صاحب چودھری بنگلور	۱۰۰	۷۲	جناب شیخ احمد صاحب گڑنگلی مدھاس	۱۰۰
۶۲	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب کے عبد الکریم صاحب پنی بنگلور	۱۰۰	۷۳	جناب سوداگر محمد میران صاحب جارج ٹون مدھاس	۱۰۰
۶۳	جناب ایم عبد العزیز صاحب صدیقی	۱۰۰	۷۴	جناب سوداگر صاحب محمد میران کسینی - جارج ٹون مدھاس	۱۰۰
۶۴	جناب سی عبد الرزاق صاحب	۱۰۰	۷۵	جناب جودی شیخ احمد صاحب جارج ٹون مدھاس	۱۰۰
۶۵	جناب شیخ احمد صاحب	۱۰۰	۷۶	جناب چودھری فتح احمد صاحب مدھاس	۱۰۰
۶۶	جناب مودی محمد عبد الغفور صاحب بہادر	۱۰۰	۷۷	جناب محمد حسین صاحب گڑنگلی مدھاس	۱۰۰
۶۷	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب	۱۰۰	۷۸	جناب محمد ہاشم صاحب گڑنگلی	۱۰۰
۶۸	جناب شاہ محمد سالار صاحب	۱۰۰	۷۹	جناب شیخ نمر بخش صاحب یوز	۱۰۰
۶۹	جناب لیل عبد الحلیل صاحب	۱۰۰	۸۰	اسٹریٹ - مینال پیٹھ	۱۰۰
۷۰	جناب منگ محمد یعقوب صاحب	۱۰۰	۸۱	جناب مولوی دوست محمد صاحب	۱۰۰
۷۱	جناب سوداگر محمد میران صاحب	۱۰۰	۸۲	نمبر ۲۷ مور اسٹریٹ مدھاس	۱۰۰
۷۲	جناب جی ایس رحمت اللہ	۱۰۰	۸۳	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب	۱۰۰
۷۳	صاحب گڑنگلی مدھاس	۱۰۰	نمبر ۱۳ - سیمو اسل اسٹریٹ جارج ٹون	۱۰۰	۱۰۰
۷۴	جناب سی کے عبد الغفور صاحب	۱۰۰			

نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۴	جناب عبدالقدوس صاحب	۸۴	۹۵	جناب احمد حسین صاحب	۸۵
۸۵	گزننگ کلی	۸۵	۹۶	جناب وی عبدالغفور صاحب	۸۶
۸۶	جناب ارم پی عبدالوہاب صاحب	۸۶	۹۷	جناب پانچ پانچ محمد کیے صاحب	۸۷
۸۷	بزمیٹ	۸۷	۹۸	جناب پانچ پانچ محمد اسحاق صاحب	۸۸
۸۸	جناب ایم عبدالحق صاحب	۸۸	۹۹	جناب محمد عثمان خطیب صاحب	۸۹
۸۹	جناب کئی اسی عبدالوہاب صاحب	۸۹	۱۰۰	جناب سید عبدالرؤف صاحب	۹۰
۹۰	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب	۹۰	۱۰۱	جناب محمد حسین صاحب	۹۱
۹۱	کپنی - گزننگ کلی	۹۱	۱۰۲	جناب عبدالغفور صاحب	۹۲
۹۲	جناب ایس حیدر بخاری	۹۲	۱۰۳	جناب میر محمد حسین صاحب	۹۳
۹۳	جناب اسماعیل عبدالرحمان صاحب	۹۳	۱۰۴	جناب قاسم علی صاحب	۹۴
۹۴	جناب عبدالاکرم صاحب	۹۴			

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱۰۵	جناب محمد بن محمد صاحب	۱۱۶	جناب حکیم سید محمد و اشرف صاحب	۱۰۵	جناب محمد بن محمد صاحب
۱۰۶	جناب حمید الدین عبدالقادر صاحب	۱۱۷	جناب محمد بن محمد صاحب	۱۰۶	جناب حمید الدین عبدالقادر صاحب
۱۰۷	جناب حاجی محمد منور صاحب	۱۱۸	جناب ام سامی رڈی گارڈ	۱۰۷	جناب حاجی محمد منور صاحب
۱۰۸	جناب غلام محمد محمدی الدین صاحب	۱۱۹	جناب بی بی محمد عبداللہ خان صاحب	۱۰۸	جناب غلام محمد محمدی الدین صاحب
۱۰۹	جناب محمد عبدالسلام صاحب	۱۲۰	جناب میر زین الدین صاحب	۱۰۹	جناب محمد عبدالسلام صاحب
۱۱۰	جناب محمد منور صاحب بہادر	۱۲۱	جناب میر امیر الدین صاحب بہادر	۱۱۰	جناب محمد منور صاحب بہادر
۱۱۱	جناب عباس حسین صاحب نمبر ۱	۱۲۲	جناب بی بی علیہ النساء صاحبہ	۱۱۱	جناب عباس حسین صاحب نمبر ۱
۱۱۲	جناب حکیم عبداللہ صاحب	۱۲۳	جناب شاہ محمد غوث صاحب کپنی	۱۱۲	جناب حکیم عبداللہ صاحب
۱۱۳	جناب ایم عبدالملک صاحب	۱۲۴	جناب بی بی عبدالستار صاحب	۱۱۳	جناب ایم عبدالملک صاحب
۱۱۴	جناب سید اگر محمد میران صاحب	۱۲۵	جناب سید محمد بن محمد صاحب	۱۱۴	جناب سید اگر محمد میران صاحب
۱۱۵	جناب امین کے عبدالرزاق صاحب	۱۲۶	جناب سید محمد بن محمد صاحب	۱۱۵	جناب امین کے عبدالرزاق صاحب

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۲۵	جناب ایم عبدالکریم صاحب	۱۳۳	جناب شیخ محمد راو تر صاحب		
۱۲۶	پارک ٹون مدراس	۱۳۴	جناب الہی بخش صاحب پنجابی		
۱۲۷	شعید "	۱۳۵	جناب بانا قار محمدی الدین صاحب		
۱۲۸	جناب الیس محمد یعقوب صاحب	۱۳۶	چوک تر ملک پوری		
۱۲۹	گوڈ ورن اسٹریٹ	۱۳۷	جناب ایم کے بادشاہ ستا جیٹ ملک پوری		
۱۳۰	جناب ایم عبدالشکور صاحب	۱۳۸	جناب ایم لعل بادشاہ ستا جیٹ ملک پوری		
۱۳۱	"	۱۳۹	جناب حکیم عبدالغفور صاحب		
۱۳۲	جناب ذاکر عبدالغفار صاحب	۱۴۰	علاقہ وی پی - عبدالرزاق صاحب		
۱۳۳	"	۱۴۱	الکبیری میتال ٹیم -		
۱۳۴	جناب حکیم محمد بن محمد الیوس صاحب مولوی	۱۴۲	جناب محمد علی خان صاحب		
۱۳۵	حکیم محمد حسن صاحب مرحوم -	۱۴۳	حیدر ساگار ڈن		
۱۳۶	میتال ٹیم مدراس	۱۴۴	جناب محمد الی الدین حسین صاحب پیدہ		
۱۳۷	جناب حاجی میر عباس علی صاحب	۱۴۵	نمبر ۱۲ کوچہ تاج الدین صاحب ملک پوری		
۱۳۸	کر بلائی بشکرو باغ تر ملک پوری	۱۴۶	جناب خوش خان صاحب		
۱۳۹	جناب میر سلطان محمدی الدین صاحب	۱۴۷	جناب محمد علی صاحب عزیز باغ		
۱۴۰	بہادر میر سٹریٹ لا - سلطان	۱۴۸	جناب معین الدین احمد صاحب		
۱۴۱	کیا سلاٹ ٹیم -	۱۴۹			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۴۳	جناب دوی عبد الجلیل صاحب	۱۵۳	جناب محمد ضیاء اللہ صاحب	۱۵۳	۱۴۳
۱۴۴	نمبر ۴ بندہ گل جاج ٹون۔ داس	۱۵۴	جناب محمد غوث الرحمان صاحب	۱۵۴	۱۴۴
۱۴۵	جناب عبد الرحمان خان صاحب	۱۵۵	نمبر ۱ چلتا بازار۔ روڈ جاج ٹون	۱۵۵	۱۴۵
۱۴۶	سلم ہاسپٹل	۱۵۶	جناب عبد الرشید صاحب	۱۵۶	۱۴۶
۱۴۷	جناب عبد الغنی صاحب	۱۵۷	نمبر ۴ رام پتے اسٹریٹ بڑیٹ	۱۵۷	۱۴۷
۱۴۸	پرمبور بارکس	۱۵۸	جناب نبوٹ خان صاحب توتی مسجد	۱۵۸	۱۴۸
۱۴۹	جناب سید عبد العلی صاحب	۱۵۹	نیل کھیت۔ آرنی نوال گل	۱۵۹	۱۴۹
۱۵۰	جان جان خان روڈ رانی پٹھ	۱۶۰	جناب محمد ندیم احمد صاحب	۱۶۰	۱۵۰
۱۵۱	جناب الیاس پیران حسین صاحب	۱۶۱	ترکھ پٹی	۱۶۱	۱۵۱
۱۵۲	لکھ پرمال اسٹریٹ قتال پٹھ	۱۶۲	جناب سی بد الصمد صاحب	۱۶۲	۱۵۲
۱۵۳	جناب ڈی عبد الستار صاحب	۱۶۳	نمبر ۱۲۵۔ آدیانا یک اسٹریٹ	۱۶۳	۱۵۳
۱۵۴	ڈک منڈی۔ بڑیٹ	۱۶۴	جناب حکیم محمد غوث صاحب	۱۶۴	۱۵۴
۱۵۵	جناب ان عبد الرزاق صاحب	۱۶۵	ڈرانگ ماسٹر میو صاحب	۱۶۵	۱۵۵
۱۵۶	ڈک منڈی بڑیٹ	۱۶۶	گلی	۱۶۶	۱۵۶
۱۵۷	جناب غلام دستگیر صاحب	۱۶۷	جناب محمد صبغت اللہ صاحب	۱۶۷	۱۵۷
۱۵۸	عمود منزل	۱۶۸	چیدہ۔ نمبر ۲۲ آئیل مانگرا اسٹریٹ	۱۶۸	۱۵۸
۱۵۹	جناب سید محمد آغا خان صاحب	۱۶۹	جناب بیکہ۔ ان محمد غوث صاحب	۱۶۹	۱۵۹
۱۶۰	نمبر ۱۹۔ متونا یک اسٹریٹ	۱۷۰	نمبر ۱۲۳ آئیل مانگرا یک اسٹریٹ جاج ٹون	۱۷۰	۱۶۰
۱۶۱	محمود خان باغ	۱۷۱		۱۷۱	۱۶۱

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۲	جناب شیخ داد و صاحب کنٹرول کٹر	۱۶۲	۱۶۲	جناب مصطفیٰ شریف صاحب	۱۶۲
۱۶۳	شولہ مدراس جناب کبیر شیخ میران صاحب پنی	۱۶۳	۱۶۳	دیورہ حاجی محمد یوسف صاحب کپنی	۱۶۳
۱۶۴	گرونگ گلی	۱۶۴	۱۶۴	گرونگ گلی - مدراس	۱۶۴
۱۶۵	جناب حکیم حاجی محمد عبدالواحد صاحب	۱۶۵	۱۶۵	جناب عبدالوہاب صاحب یوری	۱۶۵
۱۶۶	بہادر - گرونگ گلی	۱۶۶	۱۶۶	" "	۱۶۶
۱۶۷	جناب محمد عبدالحفیظ صاحب	۱۶۷	۱۶۷	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب	۱۶۷
۱۶۸	پریمو	۱۶۸	۱۶۸	بہادر - بچوڑہ ضلع کشنا	۱۶۸
۱۶۹	جناب مولوی محمد عبدالواحد صاحب	۱۶۹	۱۶۹	جناب سوداگر عبدالغفور صاحب	۱۶۹
۱۷۰	بہادر عاشق	۱۷۰	۱۷۰	" "	۱۷۰
۱۷۱	جناب مولوی سید ارصاحب	۱۷۱	۱۷۱	جناب سوداگر حاجی عبدالرحیم صاحب	۱۷۱
۱۷۲	جناب حاجی محمد عبدالصمد بادشاہ	۱۷۲	۱۷۲	" "	۱۷۲
۱۷۳	صاحب بہادر بڑمیت	۱۷۳	۱۷۳	جناب سوداگر شین عمر صاحب	۱۷۳
۱۷۴	جناب صوبید امیر کیا ٹیج عبدالعزیز	۱۷۴	۱۷۴	" "	۱۷۴
۱۷۵	صاحب بہادر - ترنگیری	۱۷۵	۱۷۵	جناب سوداگر سید غالب صاحب	۱۷۵
۱۷۶	جناب خلیف عبدالعزیز صاحب	۱۷۶	۱۷۶	" "	۱۷۶
۱۷۷	جناب خواجہ تفریحی حسین صاحب	۱۷۷	۱۷۷	جناب سوداگر عبدالرحمان صاحب	۱۷۷
۱۷۸	دیورہ حاجی محمد یوسف صاحب کپنی	۱۷۸	۱۷۸	جوہری	۱۷۸
۱۷۹	گرونگ گلی	۱۷۹	۱۷۹	جناب لیس جی عبدالرحیم صاحب	۱۷۹
۱۸۰		۱۸۰	۱۸۰	" "	۱۸۰



نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۸۱	جناب گیارہ عزیز علی		۱۸۱	۱۹۱	جناب پی حاجی بادشاہ مسکا	پتہ	۱۸۱
	صاحب بہادر	بہار	۱۸۲		کپنی		۱۸۲
۱۸۲	جناب سانی سید شریف		۱۹۲		جناب والا جاہ حاجی بہادر		۱۹۲
	صاحب		۱۹۳		صاحب		۱۹۳
۱۸۳	جناب شریف حاجی یوسف		۱۹۴		جناب الین ایم میر صاحب		۱۹۴
	صاحب کپنی		۱۹۵		کپنی		۱۹۵
۱۸۴	جناب محمد غلام محی الدین		۱۹۶		جناب فی امیران صاحب		۱۹۶
	صاحب گوڈس کلاکت		۱۹۷		جناب پیش امام عبدالقادر		۱۹۷
۱۸۵	جناب محمد عثمان صاحب		۱۹۸		صاحب کپنی		۱۹۸
	گودکاندار ادوچا پٹھ		۱۹۹		جناب پی ایم حاجی محمد ضیاء الدین		۱۹۹
۱۸۶	جناب محمد عالم خان مسکا		۲۰۰		صاحب کپنی		۲۰۰
	کابلی ادوچا پٹھ				جناب الین حاجی عبداللہ صاحب		
۱۸۷	جناب گیارہ عزیز محمد غلام محی				کپنی		
	الدین صاحب بہادر				جناب عبدالغفور صاحب		
۱۸۸	جناب محمد غلام محی الدین				عبدالوہاب صاحب کپنی		
	عرف مولانا				جناب ناننا سونا عبدالقادر		
۱۸۹	جناب محمد عزیز الدین				صاحب کپنی		
۱۹۰	جناب اکبر شریف صاحب				جناب ایم احمد محی الدین		

نمبر شمار	اسماء گرامی پند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی پند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۰۱	جناب محمد یوسف صاحب	بجوریہ کلیج	۱۰۰	۲۱۳	جناب ای بی بی شمس الدین	شمس الدین صاحب کمپنی	۱۰۰
۲۰۲	جناب بن عبد القدوس صاحب	"	۱۰۰	۲۱۳	جناب ای بی بی شمس الدین	شمس الدین صاحب کمپنی	۱۰۰
۲۰۳	جناب آغا محمد علی صاحب	"	۱۰۰	۲۱۴	جناب ایم کے کمپنی صاحب	ایم کے کمپنی	۱۰۰
۲۰۴	جناب جی محمد ابراہیم صاحب	"	۱۰۰	۲۱۵	جناب پی محمد حسین صاحب	پی محمد حسین صاحب	۱۰۰
۲۰۵	جناب پی عبد الکریم صاحب	"	۱۰۰	۲۱۶	جناب جابر محمد برہان الدین	جابر محمد برہان الدین	۱۰۰
۲۰۶	جناب دی عبد الوہاب	"	۱۰۰	۲۱۷	جناب جابر محمد برہان الدین	جابر محمد برہان الدین	۱۰۰
۲۰۷	صاحب کمپنی	"	۱۰۰	۲۱۸	جناب چھوٹے عبد الکریم صاحب	چھوٹے عبد الکریم صاحب	۱۰۰
۲۰۸	جناب روشن من احمد صاحب	"	۱۰۰	۲۱۹	جناب سوداگر محمد عبد الکریم	سوداگر محمد عبد الکریم	۱۰۰
۲۰۹	جناب کے ایم بی عبد الحمید	"	۱۰۰	۲۲۰	جناب بیگ صاحب ایڈمنسٹریٹر	بیگ صاحب ایڈمنسٹریٹر	۱۰۰
۲۱۰	صاحب کمپنی	"	۱۰۰	۲۲۱	جناب جابر محمد برہان الدین	جابر محمد برہان الدین	۱۰۰
۲۱۱	جناب عظیم الدین صاحب	"	۱۰۰	۲۲۲	جناب ان داد اسیان	ان داد اسیان	۱۰۰
۲۱۲	جناب پی عبد الرحیم صاحب	"	۱۰۰	۲۲۳	صاحب	صاحب	۱۰۰

نمبر شمار	اسکا گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چند عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۲۱	جناب عبدالشکور صاحب	بھوڑو	۲۲۱	۲۲۱	جناب سوداگر محمد غلام صاحب	پتہ	۲۲۱
	وانی پرستی	سرسا	۲۲۱		فادوقی	سرسا	۲۲۱
۲۲۲	جناب قاسم صاحب		۲۲۲	۲۲۲	جناب سید محمد غلام صاحب		۲۲۲
	معرفت شیخ محی الدین صاحب		۲۲۲		بہادر ٹبر مرچنٹ		۲۲۲
۲۲۳	جناب محمد یوسف صاحب		۲۲۳	۲۲۳	جناب محمد سلیم صاحب		۲۲۳
	معرفت شیخ محی الدین صاحب		۲۲۳		گورٹ امین		۲۲۳
۲۲۴	جناب ایم تار حسین صاحب		۲۲۴	۲۲۴	جناب محمد سلیمان صاحب		۲۲۴
۲۲۵	جناب سی صاحبی محمد قاسم		۲۲۵	۲۲۵	سب ادویر		۲۲۵
	صاحب کپنی		۲۲۵	۲۲۵	جناب شیخ جیلانی صاحب		۲۲۵
۲۲۶	جناب ایم کے محی الدین		۲۲۶	۲۲۶	جناب منشی عبدالکریم صاحب	پلیم	۲۲۶
	بادشاہ صاحب		۲۲۶	۲۲۶	جناب سوداگر عبدالوہاب		۲۲۶
۲۲۷	جناب ایم آر حاجی پاچا		۲۲۷	۲۲۷	صاحب		۲۲۷
	سیان صاحب کپنی		۲۲۷	۲۲۷	جناب محمد عثمان شریف		۲۲۷
۲۲۸	جناب اے آر ایس		۲۲۸	۲۲۸	سوداگر پاچہ و سکریٹری انجمن پھلی بندہ		۲۲۸
	محمد صاحب کپنی		۲۲۸	۲۲۸	جناب سلیمان بیگ صاحب		۲۲۸
۲۲۹	جناب اے اسماعیل ویرجی		۲۲۹	۲۲۹	سوداگر پاچہ و سکریٹری انجمن		۲۲۹
	سیٹھ صاحب		۲۲۹	۲۲۹	جناب محمد غلام صاحب		۲۲۹
۲۳۰	جناب دین سیٹھ صاحب کپنی		۲۳۰	۲۳۰	جناب محمد غلام صاحب		۲۳۰
			۲۳۰	۲۳۰	جناب محمد غلام صاحب		۲۳۰

نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۴۱	جناب محمد فرید الدین صاحب	شیخ	۱۰۰	۲۵۱	جناب اب آکے عبدالرحمان	شیخ	۱۰۰
	خلف انعام دار مذکور الصدر	شیخ	۱۰۰		صاحب کپنی	شیخ	۱۰۰
۲۴۲	جناب جمال الدین صاحب	"	۱۰۰	۲۵۲	جناب شیخ حسین صاحب	"	۱۰۰
۲۴۳	جناب محمد غوث محی الدین	"	۱۰۰	۲۵۳	جناب حاجی صاحب	"	۱۰۰
	صاحب خلف	"	۱۰۰	۲۵۴	جناب محبوب علی صاحب	"	۱۰۰
۲۴۴	جناب عبدالعظیم صاحب	شیخ	۱۰۰		دادا دھو شاہ خان مرحوم	"	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	شیخ	۱۰۰	۲۵۵	جناب محمد عبدالغفر صاحب	شیخ	۱۰۰
۲۴۵	جناب محمد انوار الدین صاحب	"	۱۰۰		ایجنٹ این حاجی عبداللہ صاحب	شیخ	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰		کپنی	شیخ	۱۰۰
۲۴۶	جناب شیخ علی صاحب	"	۱۰۰	۲۵۶	جناب مولوی میر نذیر صاحب	شیخ	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰		قاضی الیور	شیخ	۱۰۰
۲۴۷	جناب سید وہاب صاحب	"	۱۰۰	۲۵۷	جناب مولوی شیخ حسین صاحب	"	۱۰۰
	سوداگر پارچہ	"	۱۰۰	۲۵۸	جناب سید وز الدین صاحب	"	۱۰۰
۲۴۸	جناب محمد سلیمان صاحب	"	۱۰۰		بہادر ریٹائرڈ تحصیلدار	"	۱۰۰
۲۴۹	جناب محمد صاحب عرف	"	۱۰۰	۲۵۹	جناب حاجی قاسم موسیٰ سیٹھ	"	۱۰۰
	علی حاجی صاحب	"	۱۰۰		صاحب بہادر	"	۱۰۰
۲۵۰	جناب عبدالحمید صاحب	"	۱۰۰	۲۶۰	جناب الحاج مولوی محمد علی	"	۱۰۰
	طاب علم نون کلج انٹرنیٹ	"	۱۰۰		صاحب بہادر	"	۱۰۰

نمبر شمار	اسماء گرامی چھٹا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چھٹا کنندگان	پتہ	رقم
۲۷۱	جناب لوی سید قاسم صاحب	ہمشیرزادہ جناب لوی حاجی سید محمد	۱۷۱	۲۷۱	جناب لوی سید قاسم صاحب	ہمشیرزادہ جناب لوی حاجی سید محمد	۱۷۱
۲۷۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب	محمد عبدالرحیم صاحب	۱۷۲	۲۷۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب	محمد عبدالرحیم صاحب	۱۷۲
۲۷۳	جناب محمد عثمان صاحب	جناب ایم جی عبدالرزاق	۱۷۳	۲۷۳	جناب محمد عثمان صاحب	جناب ایم جی عبدالرزاق	۱۷۳
۲۷۴	شوز مرچنٹ	صاحب در سنگار باغ	۱۷۴	۲۷۴	شوز مرچنٹ	صاحب در سنگار باغ	۱۷۴
۲۷۵	جناب متولی محمد حسین	جناب عبدالوہاب صاحب	۱۷۵	۲۷۵	جناب متولی محمد حسین	جناب عبدالوہاب صاحب	۱۷۵
۲۷۶	صاحب	جنرل مرچنٹ	۱۷۶	۲۷۶	صاحب	جنرل مرچنٹ	۱۷۶
۲۷۷	جناب کے ایس محمد حبیب اللہ	جناب انصاحب کے ایس	۱۷۷	۲۷۷	جناب کے ایس محمد حبیب اللہ	جناب انصاحب کے ایس	۱۷۷
۲۷۸	صاحب بہادر بی بی	شیخ اسماعیل صاحب بی بی	۱۷۸	۲۷۸	صاحب بہادر بی بی	شیخ اسماعیل صاحب بی بی	۱۷۸
۲۷۹	ڈپٹی کلکٹر	مبشر پٹ	۱۷۹	۲۷۹	ڈپٹی کلکٹر	مبشر پٹ	۱۷۹
۲۸۰	جناب میزین العابدین	جناب عبدالرحیم صاحب	۱۸۰	۲۸۰	جناب میزین العابدین	جناب عبدالرحیم صاحب	۱۸۰
۲۸۱	صاحب	جناب مولوی سید مرتضیٰ	۱۸۱	۲۸۱	صاحب	جناب مولوی سید مرتضیٰ	۱۸۱
۲۸۲	جناب کے محمد عبدالسلام صاحب	صاحب بہادر	۱۸۲	۲۸۲	جناب کے محمد عبدالسلام صاحب	صاحب بہادر	۱۸۲
۲۸۳	جناب ثانی عبدالرحیم صاحب	جناب عبدالرحمان صاحب	۱۸۳	۲۸۳	جناب ثانی عبدالرحیم صاحب	جناب عبدالرحمان صاحب	۱۸۳
۲۸۴	جناب حاجی محمد عثمان	جناب بابو صاحب	۱۸۴	۲۸۴	جناب حاجی محمد عثمان	جناب بابو صاحب	۱۸۴
۲۸۵	صاحب	جناب درمیان راوتر صاحب	۱۸۵	۲۸۵	صاحب	جناب درمیان راوتر صاحب	۱۸۵
۲۸۶	جناب عبدالغفری صاحب	جناب ابراہیم صاحب	۱۸۶	۲۸۶	جناب عبدالغفری صاحب	جناب ابراہیم صاحب	۱۸۶
۲۸۷	جناب محمد عبدالعزیز حسین	سگار مرچنٹ	۱۸۷	۲۸۷	جناب محمد عبدالعزیز حسین	سگار مرچنٹ	۱۸۷
۲۸۸	صاحب	جناب علی محمد رحیم صاحب	۱۸۸	۲۸۸	صاحب	جناب علی محمد رحیم صاحب	۱۸۸

نمبر شمار	اسکا گرامی چہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۲	جناب غلام محمد صاحب	بنگلور	۷۷	۲۹۲	جناب ایل حاجی پاجھامیان	بنگلور	۷۷
۲۸۳	جناب احمد بیگ صاحب	"	۷۷	۲۹۳	صاحب کپنی	"	۷۷
۲۸۴	جناب جی محمد حسین صاحب	"	۷۷	۲۹۴	جناب سی عباس غا صاحب	"	۷۷
۲۸۵	جناب شاہجی عبداللہ صاحب	"	۷۷	۲۹۵	نمای - موچی بازار	"	۷۷
۲۸۶	جناب ایل عبدالوہاب	"	۷۷	۲۹۶	جناب سی ان محمد خان صاحب	"	۷۷
	صاحب	"	۷۷				
۲۸۷	جناب گرامی عبدالغفر	"	۷۷				
	صاحب	"	۷۷				
۲۸۸	جناب متولی احمد حسین صاحب	"	۷۷				
۲۸۹	جناب ایم عبدالوہاب	"	۷۷				
	صاحب کپنی	"	۷۷				
۲۹۰	جناب کے عبدالغفر صاحب	"	۷۷				
۲۹۱	جناب متو محمد یعقوب صاحب	"	۷۷				
	منڈی	"	۷۷				
۲۹۲	جناب ایل حاجی پاجھامیان	"	۷۷				
	صاحب کپنی	"	۷۷				
۲۹۳	جناب بی پاجھامیان	"	۷۷				
	صاحب کپنی	"	۷۷				

نمبر شمار	اسماء گزینی و عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسماء گزینی و عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۰۷	جناب سی امیر خاں صاحب	بنگلور	۱۵۵	۳۱۷	جناب دیکار عبد الغفور	بنگلور	۱۵۵
۳۰۸	جناب یم عبد الکریم صاحب	"	۱۵۵	۳۱۸	جناب مودی عبدالرزاق	"	۱۵۵
۳۰۹	آیرن مرچنٹ	"	۱۵۵	۳۱۹	جناب حکیم البر حسین صاحب	"	۱۵۵
۳۱۰	جناب مولوی عبد الحفیظ	"	۱۵۵	۳۲۰	جناب محمد حسین	"	۱۵۵
۳۱۱	صاحب مارکٹ روڈ	"	۱۵۵	۳۲۱	جناب جنگی عبدالقدوس	"	۱۵۵
۳۱۲	جناب سید محمد صاحب	"	۱۵۵	۳۲۲	جناب مولوی حسن خان	"	۱۵۵
۳۱۳	علاقہ محمد یعقوب عبد الکریم	"	۱۵۵	۳۲۳	جناب قاضی محمد رضا	"	۱۵۵
۳۱۴	صاحب کمپنی سٹی	"	۱۵۵	۳۲۴	جناب محمد علی صاحب	"	۱۵۵
۳۱۵	جناب عبد الحمید صاحب	"	۱۵۵	۳۲۵	جناب قاضی میر یوسف	"	۱۵۵
۳۱۶	جناب گان و قصاب محمد	"	۱۵۵	۳۲۶	علی خان صاحب بہادر	"	۱۵۵
۳۱۷	عظیم صاحب	"	۱۵۵	۳۲۷	سرکار نظام پٹن معتم	"	۱۵۵
۳۱۸	جناب سید عبد الحق صاحب	"	۱۵۵	۳۲۸	نظام پٹن	"	۱۵۵
۳۱۹	تاجر پارچہ	"	۱۵۵				
۳۲۰	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	"	۱۵۵				
۳۲۱	جناب عبد اللطیف خان صاحب	"	۱۵۵				
۳۲۲	سلک مرچنٹ	"	۱۵۵				

نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۳۶	جناب پی محمد قاسم صاحب	وادی بانی	۱۰۰	۳۳۹	جناب ابادشاہ صاحب	وادی بانی	۱۰۰
۳۳۷	جناب پی آر محمد اسماعیل صاحب	وادی بانی	۱۰۰		میان صاحب		
۳۳۸	جناب پی عبدالصمد صاحب	"	۱۰۰	۳۴۰	جناب محمد ابراہیم صاحب		
۳۳۹	جناب لیم صد جو صاحب	"	۱۰۰		قریشی بی لے یل ٹی	وادی بانی	۱۰۰
۳۴۰	جناب پاجھا میان صاحب	"	۱۰۰	۳۴۱	جناب سید عباس صاحب		
۳۴۱	جناب پی آر محمد ذکر یا صاحب	وادی بانی	۱۰۰		بازار روڈ	"	۱۰۰
۳۴۲	جناب اوعبدالرحیم صاحب	"	۱۰۰	۳۴۲	جناب مولانا سید حسن صاحب	"	۱۰۰
۳۴۳	جناب فی زین العابدین			۳۴۳	جناب کوس محمد ابراہیم صاحب	پشاور ڈون	
	صاحب	"	۱۰۰		فورٹ	"	۱۰۰
۳۴۴	جناب کے صاحب خان			۳۴۴	جناب محمود علی خان صاحب		
	صاحب	"	۱۰۰		چشم پٹھ	"	۱۰۰
۳۴۵	جناب فخر الدین عبدالغفری			۳۴۵	جناب پی ایم عنایت اللہ		
	صاحب	"	۱۰۰		صاحب - نمبر ۵۰۶ نینا محمد		
۳۴۶	جناب کی عبدالحمید صاحب	"	۱۰۰	۳۴۶	خان صاحب - کلی	"	۱۰۰
۳۴۷	جناب قادر اوتر صاحب				جناب وی پی عبدالغفری		
	عبدالحمید صاحب	"	۱۰۰		نمبر ۴۹۹ نینا محمد خان صاحب	"	۱۰۰
۳۴۸	جناب بی لے کار مولوی عبداللہ			۳۴۷	جناب وی عبدالرحمان صاحب		
	صاحب	"	۱۰۰		چشم پٹھ	"	۱۰۰



نمبر شمار	اسامی گرامی چیتھاکندنگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چیتھاکندنگان	پتہ	رقم
۳۴۸	جناب ابراہیم سلیمان صاحب	کڈلور	۱۰۰	۳۵۸	جناب کے بعد الحمید صاحب	کڈلور	۱۰۰
۳۴۹	جناب حاجی شیخ عبدالقادر			۳۵۹	جناب پی عبدالرحمان صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۰	جناب الیم کے محمد عثمان صاحب		۱۰۰
۳۵۰	جناب د اود جی دادا			۳۶۱	جناب ایس پی شیخ		
	بھائی صاحب		۱۰۰		عثمان صاحب		۱۰۰
۳۵۱	جناب محمد قاسم صاحب		۱۰۰	۳۶۲	جناب ان ایم فقیر محمد صاحب		
۳۵۲	جناب دی ایس متاسی				بے		۱۰۰
	ترگا ور		۱۰۰	۳۶۳	جناب حاجی عبداللہ		
۳۵۳	جناب ایس کے قادر				بن حاجی آدم سیٹھ صاحب کوہین		۱۰۰
	محمی الدین صاحب		۱۰۰	۳۶۵	جناب ذکریا حاجی عبدالصاحب		۱۰۰
۳۵۴	جناب پی ایم شاہ عبدالکبیر				جناب پی یحییٰ حاجی جعفر سیٹھ صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۶	جناب محمد ایاس بن حاجی		
۳۵۵	جناب وی۔ ایس۔ ایم				احمد سیٹھ صاحب		۱۰۰
	ملک الیا پٹے		۱۰۰	۳۶۷	جناب حاجی محمد بن حاجی		
۳۵۶	جناب خلیف اسماعیل صاحب				عبدالقادر صاحب		۱۰۰
	میان صاحب		۱۰۰	۳۶۸	جناب عبدالرحمان حاجی		
۳۵۷	جناب ٹی لے عبدالصمد				حسن سیٹھ صاحب		۱۰۰
	صاحب		۱۰۰	۳۶۹	جناب محمد عمر بن حاجی ابو یوسف صاحب		۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چیلک کننگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چیلک کننگان	پتہ	رقم
۳۷۰	جناب محمد یونس بن حاجی		۳۸۱	جناب مولوی سید نور احمد			
۳۷۱	باشم سید صاحب کوپین	۳۸۲	۳۸۲	جناب مولوی علی کریم	۳۸۳	صاحب	۳۸۳
۳۷۲	جناب محمد اسحاق حاجی	۳۸۴	۳۸۴	جناب مولوی عبدالرحیم	۳۸۵	صاحب	۳۸۵
۳۷۳	جمہ سید صاحب	۳۸۵	۳۸۶	خان صاحب	۳۸۶	جناب مولوی احمد حسین	۳۸۶
۳۷۴	جناب اندیکار محمد ابراہیم	۳۸۶	۳۸۷	جناب مولوی محمد عبداللہ	۳۸۷	صاحب	۳۸۷
۳۷۵	صاحب	۳۸۷	۳۸۸	جناب حاجی عبدالنبار	۳۸۸	جناب محمد بنزیر الدین	۳۸۸
۳۷۶	جناب ایم حاجی قادر شاہ	۳۸۸	۳۸۹	جناب محمد اعظم صاحب	۳۸۹	مقبول	۳۸۹
۳۷۷	صاحب	۳۸۹	۳۹۰	جناب مولوی عبدالصمد	۳۹۰	جناب حاجی محمد بنزیر الدین	۳۹۰
۳۷۸	جناب مولوی عبدالرحمان	۳۹۰	۳۹۱	صاحب	۳۹۱	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۱
۳۷۹	جناب نسی خانیہ صاحب	۳۹۱	۳۹۲	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۲	صاحب	۳۹۲
۳۸۰	جناب کیم لہ صاحب	۳۹۲	۳۹۳	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۳	صاحب	۳۹۳
۳۸۱	بخاری	۳۹۳	۳۹۴	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۴	صاحب	۳۹۴
۳۸۲	جناب حاجی محمد صاحب	۳۹۴	۳۹۵	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۵	صاحب	۳۹۵
۳۸۳	جناب ان امیر بادشاہ	۳۹۵	۳۹۶	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۶	صاحب	۳۹۶
۳۸۴	صاحب	۳۹۶	۳۹۷	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۷	صاحب	۳۹۷
۳۸۵	جناب کیم لہ صاحب	۳۹۷	۳۹۸	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۸	صاحب	۳۹۸
۳۸۶	بخاری	۳۹۸	۳۹۹	جناب مولوی عبدالغفر	۳۹۹	صاحب	۳۹۹
۳۸۷	جناب حاجی محمد صاحب	۳۹۹	۴۰۰	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۰	صاحب	۴۰۰
۳۸۸	جناب ان امیر بادشاہ	۴۰۰	۴۰۱	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۱	صاحب	۴۰۱
۳۸۹	صاحب	۴۰۱	۴۰۲	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۲	صاحب	۴۰۲
۳۹۰	جناب کیم لہ صاحب	۴۰۲	۴۰۳	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۳	صاحب	۴۰۳
۳۹۱	جناب ایس ایم سلطان	۴۰۳	۴۰۴	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۴	صاحب	۴۰۴
۳۹۲	احمد صاحب	۴۰۴	۴۰۵	جناب مولوی عبدالغفر	۴۰۵	صاحب	۴۰۵



نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۱۹	جناب ٹی۔ ایس محمد حسین صاحب	۴۱۹	۴۲۰	جناب ڈاکٹر خواجہ محمد حسین صاحب	۴۲۰
۴۲۰	جناب ڈاکٹر خواجہ محمد حسین صاحب	۴۲۰	۴۲۱	جناب فضل الرحمن صاحب	۴۲۱
۴۲۱	جناب فضل الرحمن صاحب	۴۲۱	۴۲۲	جناب میر آ دم سیٹھ صاحب	۴۲۲
۴۲۲	جناب میر آ دم سیٹھ صاحب	۴۲۲	۴۲۳	جناب مولوی کریم الدین صاحب	۴۲۳
۴۲۳	جناب مولوی کریم الدین صاحب	۴۲۳	۴۲۴	جناب محمد سالار صاحب جان	۴۲۴
۴۲۴	جناب محمد سالار صاحب جان	۴۲۴	۴۲۵	جناب عبد الکریم صاحب پکٹر	۴۲۵
۴۲۵	جناب عبد الکریم صاحب پکٹر	۴۲۵	۴۲۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۶
۴۲۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۶	۴۲۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۷
۴۲۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۷	۴۲۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۸
۴۲۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۸	۴۲۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۹
۴۲۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۲۹	۴۳۰	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۰
۴۳۰	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۰	۴۳۱	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۱
۴۳۱	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۱	۴۳۲	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۲
۴۳۲	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۲	۴۳۳	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۳
۴۳۳	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۳	۴۳۴	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۴
۴۳۴	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۴	۴۳۵	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۵
۴۳۵	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۵	۴۳۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۶
۴۳۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۶	۴۳۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۷
۴۳۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۷	۴۳۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۸
۴۳۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۸	۴۳۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۹
۴۳۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۳۹	۴۴۰	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۰
۴۴۰	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۰	۴۴۱	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۱
۴۴۱	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۱	۴۴۲	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۲
۴۴۲	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۲	۴۴۳	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۳
۴۴۳	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۳	۴۴۴	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۴
۴۴۴	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۴	۴۴۵	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۵
۴۴۵	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۵	۴۴۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۶
۴۴۶	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۶	۴۴۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۷
۴۴۷	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۷	۴۴۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۸
۴۴۸	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۸	۴۴۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۹
۴۴۹	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۴۹	۴۵۰	جناب عبد الغفار صاحب طاقت	۴۵۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان
۲۳۵	جناب حکیم عبدالقدوس صاحب	۲۳۳	جناب مرزا داؤد علی بیگ صاحب	
۲۳۶	سکن مرچنٹ ترپاؤر	۲۳۴	جناب ان عبدالوہاب صاحب	
۲۳۷	جناب محمد ار صاحب جیٹرا	۲۳۵	جناب مولوی صاحب	
۲۳۸	ترکیٹلور	۲۳۶	جناب مولوی خطیب الدین	
۲۳۹	جناب محمد صالح صاحب قراتی	۲۳۷	احمد صاحب	
۲۴۰	مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب	۲۳۸	جناب حاجی شمس الدین صاحب	
۲۴۱	وکیل - پالوچہ - ایور - کشنا	۲۳۹	جناب محمد صاحب پنجابی	
۲۴۲	ڈسٹرکٹ	۲۴۰	جناب شیخ قادر بخش صاحب	
۲۴۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب	۲۴۱	جناب میان چراغ الدین	
۲۴۴	پرنسپل دارالعلوم - حیدر آباد	۲۴۲	صاحب	
۲۴۵	(دکن)	۲۴۳	جناب محمد صبیحۃ الدین صاحب	
۲۴۶	جناب محی الدین خان صاحب	۲۴۴	جناب حکیم حاجی حفیظ عبدالرزاق	
۲۴۷	دابرشن پٹھ	۲۴۵	صاحب	
۲۴۸	جناب عبدالشار صاحب	۲۴۶	جناب غلام دستگیر صاحب	
۲۴۹	نلور	۲۴۷	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب	
۲۵۰	جناب کوٹانا عبد الرحیم صاحب			
۲۵۱	منڈی - کجور ناتھ آرکٹ			
۲۵۲	جناب کچی کار عبداللطیف صاحب			

نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۵۵	جناب سید احمد شمس الدین صاحب	۲۴۴	۲۵۵	جناب سید احمد شمس الدین صاحب	۲۴۴
۲۵۶	جناب حکیم محمد غلام عبدالقادر صاحب	۲۴۵	۲۵۶	جناب حکیم محمد غلام عبدالقادر صاحب	۲۴۵
۲۵۷	جناب منشی محمد نصیر الدین صاحب	۲۴۶	۲۵۷	جناب منشی محمد نصیر الدین صاحب	۲۴۶
۲۵۸	جناب کے سید بزمین صاحب	۲۴۷	۲۵۸	جناب کے سید بزمین صاحب	۲۴۷
۲۵۹	جناب ایم جی عبدالرحمان صاحب	۲۴۸	۲۵۹	جناب ایم جی عبدالرحمان صاحب	۲۴۸
۲۶۰	جناب کے عبدالوہاب صاحب	۲۴۹	۲۶۰	جناب کے عبدالوہاب صاحب	۲۴۹
۲۶۱	جناب ایم بی عبدالوہاب صاحب	۲۵۰	۲۶۱	جناب ایم بی عبدالوہاب صاحب	۲۵۰
۲۶۲	جناب ایم عبدالحق صاحب	۲۵۱	۲۶۲	جناب ایم عبدالحق صاحب	۲۵۱
۲۶۳	جناب بی حسن صاحب	۲۵۲	۲۶۳	جناب بی حسن صاحب	۲۵۲

میزان کل اعمالہ

جلالہ میران چندہ کفایت اعمالہ

دوبہارا پانچواں آؤ

(نواب سید) محمد علی حسن

معمد صاحب بال ندوۃ العلما

میر الدین محمد ران ندوۃ العلما

# مصارف و نال جلاس شانزہم ہندوۃ العلما واقع مدرس سن ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ کتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجرو رئیس گوڈون اسٹریٹ مدرس	۱۳	۲	بذریعہ جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجرو رئیس مدرس	۱۳
<p>نیز ان کل طلبہ الائنمنٹ کمیٹی زواب سید محمد عثمان صاحبان ذہن علما نیز لکچررین و نال مدرسہ علما</p>					

# فہرست نال و نال جلاس شانزہم ہندوۃ العلما واقع مدرس سن ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۱۳ کتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسم ای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب علی اصغر صاحب لکچررین و نال مدرسہ	۱۳	۲	جناب عبد الحق صاحب لکچررین و نال مدرسہ	۱۳

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳	جناب مولوی شمس الاسلام صاحب کیتیل ضلع کرنال	۵۵	۴	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل قلعہ کهنہ رای بریلی	۵۶
<p>بجانبہ الفیئدہ کردہ معصیہ تائیں جبکہ مستند صاحب ندوۃ العلماء میرالدین محمد رمال ندوۃ العلماء</p>					

## نقشہ آمدنی تعلیم العلوم من ابتدائے کلمہ پریل ۱۹۱۷ء تا انتہی اساتذہ کتبہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	پراونشل گورنمنٹ مالک متحدہ اگرہ دادود	۵۷	۴	باتقا بہ خدا اللہ ملککم آمدنی جامداد موقوفہ شاہ جہانپور	۵۸
۲	سرکار عالیہ وائید ریاست پال باتقا بہ خدا اللہ ملکما	۵۹		بذریعہ مولوی احمد زمان خالصا رئیس و آذریری میٹریٹ ٹیکہ دار	
۳	سرکار عالی والی ریاست امپور			جامداد موقوفہ باترنزی شاہ جہانپور	۶۰



نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵	آدمی جانداد موقوفہ خان بہار	۱۲	۱۲	ہ معلوم الاسم	۱۲
-	حاجی شیخ قادری بخش صاحب رحم	۱۳	۱۳	جناب محمد امام الدین صاحب	۱۳
-	آزیری مجسٹریٹ بذریعہ تولیان	۱۴	۱۴	ہ معلوم الاسم	۱۴
-	جانداد موقوفہ جناب شیخ محمد	۱۵	۱۵	جناب بی سی محی الدین صاحب	۱۵
-	اسمعیل صاحب و جناب منشی	۱۶	۱۶	اکٹی میونسپل تجلری مدراس	۱۶
-	محمد احتشام علی صاحب رئیس	۱۷	۱۷	جناب عبدالروف صاحب	۱۷
-	کاکوری	۱۸	۱۸	سعید آباد - دیور مدراس	۱۸
۶	جناب رانی صاحب محترمہ	۱۹	۱۹	جناب شیخ احمد صاحب	۱۹
-	الہ خانہ جناب نواب دوا القدر جنگ	۲۰	۲۰	معرفت جناب مولانا	۲۰
-	صاحب بہادر - لکھنؤ	۲۱	۲۱	عبدالسیحان صاحب	۲۱
۷	جناب آرتھر جینٹس عبدالرحیم	۲۲	۲۲	مدراس	۲۲
-	صاحب - مدراس	۲۳	۲۳	جناب عبدالباری صاحب	۲۳
۸	جناب الہ خانہ جینٹس عبدالرحیم صاحب	۲۴	۲۴	فرزند محمد صاحب کنٹر ایکٹر بنگلور	۲۴
۹	جناب سید احمد صاحب نیٹری	۲۵	۲۵	جناب محمد یوسف صاحب	۲۵
-	انسپکٹر - دیور مدراس	۲۶	۲۶	جناب محمد اسمعیل صاحب	۲۶
۱۰	نام معلوم الاسم	۲۷	۲۷	متفرق چندہ و عطا	۲۷
۱۱	جناب عبدالرحیم صاحب	۲۸	۲۸	ہ معلوم الاسم	۲۸
-	مدراس	۲۹	۲۹	معرفت جناب مولانا	۲۹

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	غلام محمد صاحب فضل ہوشیار پوری - (وصول شدہ مقام مدراس)		۳۱	بلڈنگ جابج ٹون مدراس	مار
۲۲	جناب منشی محمد بکت علی صاحب		۳۲	جناب متولی محبوب خان صاحب	۳۱
	رئیس خان پور ضلع ہوشیار پور	۳۳		ارنی منور اسٹریٹ شول مدراس	۳۲
۲۵	جناب چودہری عبدالمجید خان		۳۳	جناب غلام حبیب صاحب	۳۲
	صاحب نکود ضلع جالندھر	۳۴		اینڈ برادر س کیفٹ ہمال نگپور	۳۳
۲۶	جناب عبدالرحمان صاحب			اہلی محلہ سید آباد معرفت جناب	۳۳
	ذیلدار نکود ضلع جالندھر	۳۵		ایم بی محمد اسماعیل صاحب	۳۴
۲۷	وصول شدہ از جلسہ مدراس			تاج عطرین بازار - ونپور	۳۵
۲۸	جناب محمد عبد اللہ صاحب تھانہ		۳۶	ایک خاتون رنگون معرفت	۳۴
	مدراس	۳۷		جناب مولوی ابو ظفر صاحب	۳۵
۲۹	جناب وزیر زادہ عثمان خان			بہاری	۳۶
	بہار الدین صاحب ہنگوہ کاٹیا	۳۸		معرفت جناب ناظم	۳۷
۳۰	جناب اہلیہ محترمہ الحاج محمد عبد الجلیل			صاحب ندوۃ العلماء	۳۸
	بادشاہ صاحب بہادر بادشاہ	۳۹		بابت چند ہفضل اشخاص جو مولانا	۳۹
				شبلی نعمانی کو وصول ہوا	۴۰
				تھا اور جو کتاب ہونگ بینک	۴۱
				مین جمیع تقی بعد وفات مولانا	۴۲
				صاحب مرحوم انکے بیٹے جناب	۴۳

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	صاحبان مدرس	۷۵		حامد صاحب تحصیلدار محمد آباد نے	
	جناب ایس ایم عبدالکریم بیگ	۷۱		بہ تعلیم ناظم صاحب کی خدمت	
	صاحب بھوارہ	۷۵		کتاب ہونگ بینک نمبر ۵۵۵ جوبیر	
	جناب متولی شیخ فرید صاحب	۷۲		پوسٹ ماسٹر صاحب حضرت گنج	
	دھوبی پٹہ	۷۵		وصول ہوئی۔	
	جناب صاحبان ترلکھپڑی	۷۳		معرفت مولانا عین الدین	
	گمان دروازہ	۷۵		صاحب تاجر و آنریری	
	جناب مولوی حاجی محمد شریعت صاحب	۷۴		مجسٹریٹ و ناظم	
	بڑی مٹ	۷۵		معین الدین مدرس	
	جناب عبداللطیف صاحب	۷۵		ایسی مولوی غلام محمد صاحب	
	دھوبی پٹہ	۷۵		شملوی وکیل دارالعلوم ندوۃ العلماء	
	جناب شولہ منشی نصیر الدین صاحب	۷۶		جو وقتاً فوقتاً مولوی صاحب نے	
	جناب بخشی میان صاحب	۷۷		وصول فرمایا تھا۔	
	ترلکھپڑی	۷۷		۷۶ از محلہ شولہ دام صاحبان مدرس	
	جناب محمد علی صاحب	۷۸		۷۷ از صاحبان مجاہد شوک عالم	
	دھوبی پٹہ کا چندہ	۷۹		۷۸ جناب شولہ بابو صاحب	
	جناب ایس عبداللطیف صاحب	۵۰		۷۹ جناب محمد صاحب جیشدار	
	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۱		۸۰ جناب محمد غوث و عبدالرحمان	

نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۲	جناب عبدالباقی خان صاحب	۵۳	جناب خطیب عبدالرشید صاحب	۵۴	جناب خطیب عبدالرشید صاحب
	مدراس		مدراس	مدراس	مدراس
<p>جلالت علیہ السلام و آلہ و صحبہ</p> <p>دو اسٹیٹ محمد علی حسن خان بیٹہ صاحب</p> <p>ندوة العلماء -</p> <p>محمد مال ندوة العلماء بنیر الدین</p>					

## فہرست پتہ میرالاقامہ ابتدائی کیم ایل ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سیٹھ محمد موسیٰ حاجی محمد	۳	جناب سی عبدالکرم صاحب	۳	جناب سی عبدالکرم صاحب
	ابراہیم صاحب گوٹہ دن اسٹریٹ		بڑمیت	مدراس	مدراس
	مدراس	۴	جناب خان بہادر حاجی بدر الدین	۴	جناب خان بہادر حاجی بدر الدین
۲	جناب خطیب محمد عبدالرشید صاحب		صاحب تاج	۵	جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
	مجاہد الدف و خطیب حاجی قادر شاہ		مدراس	۵	جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
	صاحب مرحوم		مدراس	۵	جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
			مدراس	۵	جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶	جناب خان بہادر ڈی امین الدین صاحب گوڈون اسٹریٹ	۱۴	۱۴	انجن امداد الاسلام تجوری نعت کبھی احمد صاحب مدراس	۱۴
۷	جناب گنم باڈی حاجی عبدالقادر	۱۵	۱۵	ابنخانہ جناب قادیان صاحب مرحوم	۱۵
۸	صاحب بریٹ " "	۱۶	۱۶	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کار و منڈل کولار گوڈ	۱۶
۹	جناب چولرم حاجی ذیل العابدین	۱۷	۱۷	فیلڈس	۱۷
۱۰	صاحب تاجر بریٹ مدراس	۱۸	۱۸	جناب کے ایچ عبدالوہاب صاحب نمبر ۱۳ محلہ بریٹ مدراس	۱۸
۱۱	جناب اسٹرنس عبدالرحمان صاحب	۱۹	۱۹	معرفت سی عبدالحکیم صاحب جناب نئی جناب دشاہ صاحب	۱۹
۱۲	خطیب دربادشاہ کبھی " "	۲۰	۲۰	الگاپاناکل سٹریٹ جارج ٹون مدراس	۲۰
۱۳	جناب ویلور شیخ احمد صاحب	۲۱	۲۱	جناب میر محمد حسین صاحب بچو کنٹر اکثر سسم پوسٹ برمبور	۲۱
	محمد یوسف کبھی گوڈون اسٹریٹ			مدراس	
	" "			جناب پی آر محمد اسماعیل عبدالحمد	
	جناب سید یوسف صاحب حاجی			صاحب بریٹ " "	
	سید اسماعیل صاحب " "				
	جناب عباس حسن صاحب کبھی				
	متمیال پٹھ " "				
	جناب ایس کے عبدالرزاق				
	صاحب محمد عباس حسین صاحب				

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۲	جناب سی حاجی بہتر صاحب	۵۵	۳۰	جناب ایم اے حیات پاشا	۵۵
۲۳	جناب کریم بخش و مہر بخش صاحب	۵۵	۳۱	جناب حاجی عید حسین صاحب	۵۵
۲۴	مولا سٹریٹ نمبر ۴۴ تیل پٹھ	۵۵	۳۲	جناب مولوی محمد عظیم الدن	۵۵
۲۵	جناب وی ایل محمد نواز صاحب	۵۵	۳۳	جناب سار کا مٹھ	۵۵
۲۶	کپنی بزمیٹ	۵۵	۳۴	جناب محمد رحمت الد صاحب	۵۵
۲۷	صاحب کپنی بزمیٹ	۵۵	۳۵	جناب فصاح الد خان صاحب	۵۵
۲۸	جناب عبداللطیف صاحب	۵۵	۳۶	رئیس آنرییری بزمیٹ اکولہ	۵۵
۲۹	سات گرہ بزمیٹ	۵۵		معرفت مولوی سید	
۳۰	جناب فصاح محمد عبدالکریم	۵۵			
۳۱	صاحب فاروقی ڈپٹی سیکرٹری	۵۵			
۳۲	پولیس	۵۵			
۳۳	معرفت مخبر و کن	۵۵			
۳۴	مدرس	۵۵			
۳۵	جناب بیل سہ قمر الدین صاحب	۵۵			
۳۶	کپنی بزمیٹ مدراس	۵۵			
۳۷	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب	۵۵			

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	حسن شاہ صاحب		۲۲	جناب ایل عبدالجلیل صاحب	۲۲
	سفیر دارالعلوم ندوۃ العلماء		۲۳	جناب حاجی محمد علی الدین صاحب	۲۳
۳۵	جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب		۲۴	جناب محمد عثمان صاحب	۲۴
	سوداگر لیلچ پور برادر مرست پورہ	عار	۲۵	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب	۲۵
۳۶	جناب سیٹھ حاجی قاسم صاحب		۲۶	جناب مودی محمد عبدالغفور صاحب	۲۶
	سوداگر لیلچ پور برادر	عار	۲۷	جناب محمد یعقوب صاحب	۲۷
۳۷	جناب محمد عمر صاحب	عار	۲۸	جناب گادقصاب عبدالباسط	۲۸
	بورڈ پیلچ پور پٹیا بازار برادر	عار	۲۹	جناب متولی دپو دھری دلی صاحب	۲۹
۳۸	جناب نواب غلام احمد صاحب		۵۰	جناب بکر قصاب گھنٹیا محمد	۵۰
	کلامی کار و منڈل کولار گولانیہ		۵۱	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	۵۱
	صوبجات میسور	عار	۵۲	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	۵۲
	چندہ مسلمانان بنگلور معرفت				
	مودی عبدالغفور صاحب لشکر				
	بنگلور بسی مولوی غلام محمد صاحب شلوی				
۳۹	جناب حکیم عبدالکریم صاحبیت				
	مع شرکار	عار			
۴۰	جناب مودی عبدالقادر صاحب	عار			
۴۱	جناب عبدالرزاق صاحب	عار			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۳	جناب شمس عبد الوہاب صاحب	ع	۶۲	جناب مودی صاحبجو صاحب	ع
۵۴	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	ع	۶۳	جناب عبد الغفری صاحب	ع
۵۵	جناب عبد اللطیف خان	ع	۶۴	جناب کاتب محمد عبد الرحمان	ع
۵۶	جناب سید عبد الحق صاحب	ع	صاحب		ع
۵۷	تاج پیر چہ	ع	۶۵	جناب چنگی عبد القدوس صاحب	ع
۵۸	جناب سید عبد الجبار صاحب	ع	۶۶	جناب کنٹر اکثر سید عبد اللہ	ع
۵۹	تاج پیر چہ	ع	صاحب		ع
۶۰	جناب سید باقر صاحب	ع	۶۷	جناب گاؤ صاحب عبد الرؤف	ع
۶۱	جناب احمد سیٹھ صاحب	ع	صاحب		ع
۶۲	ابن جناب حاجی محمد الہی	ع	۶۸	جناب شاپ محمد سالار صاحب	ع
۶۳	سیٹھ صاحب	ع	۶۹	جناب عبد الرحیم صاحب	ع
۶۴	جناب لیٹل صاحب علی عمر سیٹھ صاحب	ع	عرف صاحب خان صاحب		ع
۶۵	جناب بکرم صاحب القادر صاحب	ع	۷۰	جناب پی ایس عبد الرحیم صاحب	ع
۶۶	جناب حاجی محمد صاحب	ع	تاج پیر چہ		ع
۶۷	چرم منڈی	ع	۷۱	جناب چودھری عبد الوہاب	ع
			صاحب نقشبندی		ع
			۷۲	جناب محمد نواز خان صاحب	ع
			اعجاز		ع



نمبر شمار	اسمای گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چند عطا کنندگان
۷۳	جناب عبدالعزیز صاحب نل	۷۳	۸۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب
۷۴	دوکان	۷۴	۸۴	جناب ناظم
۷۵	جناب مرزا عبدالجبار صاحب	۷۵	۸۵	جناب گاو قصاب صادق بابو
۷۶	تاجر پارچه	۷۶	۸۶	جناب صاحب
۷۷	جناب رستم محمد حسین صاحب	۷۷	۸۷	جناب سید یعقوب صاحب
۷۸	گاو قصاب	۷۸	۸۸	جناب جوڑ فردش
۷۹	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب	۷۹	۸۹	جناب ملک حاجی عبدالرحمان
۸۰	جناب حاجی محمد حسین صاحب	۸۰	۹۰	جناب حیات بادشاہ صاحب
۸۱	آہن منڈی	۸۱	۹۱	جناب ایس عبدالرزاق
۸۲	جناب سید عبدالرحیم صاحب	۸۲	۹۲	جناب صاحب تاجر پارچہ
۸۳	شیرینی فروش	۸۳	۹۳	جناب حاجی پیر محمد صاحب
۸۴	جناب ساتی عبدالوہاب صاحب	۸۴	۹۴	دوست محمد صاحب تاجر
۸۵	گاو قصاب مع ایک مقررہ	۸۵	۹۵	پارچہ
۸۶	جناب گاو قصاب پان احمد	۸۶	۹۶	جناب ابو بکر عبدالکریم صاحب
۸۷	صاحب	۸۷	۹۷	جناب عبدالغفور صاحب
۸۸	جناب بی محمد ابراہیم صاحب	۸۸	۹۸	دوکان ۲۲
۸۹	جناب گاو قصاب رستم	۸۹	۹۹	جناب سلطان شریف صاحب
۹۰	محمد یعقوب صاحب	۹۰	۱۰۰	جناب بن احمد شکار صاحب

رقم	اسم	رقم	اسم
۱۰۳	جناب میران عبدالغفور صاحب	۹۳	جناب محمد یوسف صاحب
۱۰۴	جناب مودی عبدالرحیم صاحب	۹۴	جناب بی عبدالرحمان صاحب
۱۰۵	جناب محمد ہاشم صاحب	۹۵	جناب عبدالجلیل خان صاحب پاز
۱۰۶	جناب عمر عبدالغفور صاحب	۹۶	جناب محمد عبدالرحمان شریف
۱۰۷	جناب مودی محمد ابراہیم صاحب	۹۷	جناب ابراہیم صاحب
۱۰۸	جناب محمد عباس خان صاحب	۹۸	جناب ابراہیم صاحب
۱۰۹	جناب محمد علی حسن خان صاحب	۹۹	جناب عبدالکریم صاحب
۱۱۰	جناب محمد علی حسن خان صاحب	۱۰۰	جناب محمد اکبر علی صاحب
		۱۰۱	جناب محمد طفیل صاحب
		۱۰۲	جناب محمد اعظم صاحب

# چند تعمیر مسجد العلوم سید اکبر علی ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سید محمد موسیٰ مہاراجہ صاحب گوڈون اسٹریٹ مدرسا معرفت سید شاہ صاحب سفیر العلوم مدوۃ العلماء -	۱	۶	جناب سید محمد حسین صاحب سکریٹری انجمن اسلامیہ ناگپور جناب عزیز الحسن صاحب کنٹر اکثر صدر بازار ناگپور جناب حکیم سید ظفر حسین صاحب بدعوخان کامنا ناگپور -	۶
۲	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۲	۷	جناب خیر الدین صاحب سوداگر بدعوخان کامنا ناگپور جناب مولوی سید منیر الدین صاحب اسٹنٹ کلرک سورت	۷
۳	جناب شیخ حسین صاحب کلرک اسٹیشن ہاسٹل کپ بلگام معرفت سید شاہ صاحب سفیر العلوم مدوۃ العلماء	۳	۸	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۸
۴	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۴	۹	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۹
۵	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۵	۱۰	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۱۰
۶	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۶	۱۱	جناب شیخ محمد امیر صاحب وماد صاحب اکولہ موسیٰ پور جناب سید زوہرین صاحب فارسٹ انجیر مہتمم جنگلات ایل اے جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدراس برار سرکل شہر امراتی	۱۱

چند تعمیر مسجد العلوم سید اکبر علی ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

فہرست چندہ وظایف طلباء غیر متطیع و العلوم  
من ابتداء یوم پرل ۱۹۱۷ء الغایت اتم اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	معرفت سید حسن شاہ	۷	۱	جناب سیٹھ محمد ہاشم صاحب	۱
	صاحب سفیر العلوم			گرچند بلگام صدر بازار	۱۰
	ندوۃ العلماء	۸	۲	جناب نیر علیان صاحب	۲
	جناب جان محمد حاجی یعقوب		۳	جناب محمد غوری صاحب	۳
	صاحب سیٹھ	۹		سوداگر بلگام بھنڈی بازار	۵
	جناب دادا پیر محمد سیٹھ صاحب	۱۰	۴	جناب قادر خان محمد غوث	۴
	جناب حسین صاحب بزرقا	۱۱		اشق عبدالرحمان بلگام صدر	
	جناب جمن بیگ صاحب	۱۲		بازار	۶
	جناب محمد شیخ نبی صاحب	۱۳	۵	جناب حسین صاحب	۵
	جناب صد خان صاحب اگرچہ	۱۴		ہشتی بلگام صدر بازار	۷
	فورٹ روڈ بلگام			جناب محمد جلال صاحب	۸
	جناب حاجی شکور حاجی ایوب صاحب	۱۵			
	انوار بازار بلگام				
	جناب محمد صاحب خطیب طبع				
	مسجد بلگام				

نمبر شمار	اسمى گرامى چنده عطا کنگن	رقم	نمبر شمار	اسمى گرامى چنده عطا کنگن	رقم
۱۶	جناب محمد خان صاحب داکتر	۲۵	۱۷	جناب محمد خان صاحب داکتر	۲۵
۱۷	قصا صلب بلکام	۲۶	۱۸	روشن کپنى بلکام	۲۶
۱۸	معرفت جناب جعفر	۲۷	۱۹	سیطه صاحب بلکام	۲۷
۱۹	جناب قتال احمد صاحب	۲۸	۲۰	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب	۲۸
۲۰	رنگونی بلکام	۲۹	۲۱	جناب اسماعیل صاحب	۲۹
۲۱	بن جوارى رنگر زمامد مله	۳۰	۲۲	سیطه گمري کپنر بازار بلکام	۳۰
۲۲	بلکام	۳۱	۲۳	جناب نور محمد صاحب داکتر	۳۱
۲۳	جناب اسماعیل صاحب	۳۲	۲۴	چوب فورٹ روڈ بلکام	۳۲
۲۴	سیطه گمري کپنر بازار بلکام	۳۳	۲۵	جناب محمد صلیب صاحب فوجدار	۳۳
۲۵	جناب نور محمد صاحب داکتر	۳۴	۲۶	یاد شاه پور	۳۴
۲۶	چوب فورٹ روڈ بلکام	۳۵	۲۷	جناب فتح احمد صاحب داکتر	۳۵
۲۷	جناب محمد صلیب صاحب فوجدار	۳۶	۲۸	ست گام	۳۶
۲۸	یاد شاه پور	۳۷			
۲۹	جناب فتح احمد صاحب داکتر	۳۸			
۳۰	ست گام	۳۹			
۳۱		۴۰			
۳۲		۴۱			
۳۳		۴۲			
۳۴		۴۳			
۳۵		۴۴			
۳۶		۴۵			
۳۷		۴۶			
۳۸		۴۷			
۳۹		۴۸			
۴۰		۴۹			
۴۱		۵۰			
۴۲		۵۱			
۴۳		۵۲			
۴۴		۵۳			
۴۵		۵۴			
۴۶		۵۵			
۴۷		۵۶			
۴۸		۵۷			
۴۹		۵۸			
۵۰		۵۹			
۵۱		۶۰			
۵۲		۶۱			
۵۳		۶۲			
۵۴		۶۳			
۵۵		۶۴			
۵۶		۶۵			
۵۷		۶۶			
۵۸		۶۷			
۵۹		۶۸			
۶۰		۶۹			
۶۱		۷۰			
۶۲		۷۱			
۶۳		۷۲			
۶۴		۷۳			
۶۵		۷۴			
۶۶		۷۵			
۶۷		۷۶			
۶۸		۷۷			
۶۹		۷۸			
۷۰		۷۹			
۷۱		۸۰			
۷۲		۸۱			
۷۳		۸۲			
۷۴		۸۳			
۷۵		۸۴			
۷۶		۸۵			
۷۷		۸۶			
۷۸		۸۷			
۷۹		۸۸			
۸۰		۸۹			
۸۱		۹۰			
۸۲		۹۱			
۸۳		۹۲			
۸۴		۹۳			
۸۵		۹۴			
۸۶		۹۵			
۸۷		۹۶			
۸۸		۹۷			
۸۹		۹۸			
۹۰		۹۹			
۹۱		۱۰۰			

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۳۴	جناب امین صاحب پنجابی	۴۷	۳۴	جناب محمد علی صاحب	۴۷
۳۵	صدر بازار بلگرام	۴۸	۳۵	دو شہ جانی صدر بازار بلگرام	۴۸
۳۶	جناب بخش صاحب	۴۹	۳۶	جناب جی محمد ہاشم صاحب	۴۹
۳۷	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۰	۳۷	جناب جی محمد ہاشم صاحب	۵۰
۳۸	چاکر و سلا	۵۱	۳۸	جناب جی محمد یوسف صاحب	۵۱
۳۹	جناب سیٹھ ابو صاحب	۵۲	۳۹	جناب عبدالرحمان صاحب	۵۲
۴۰	جناب عبدالرزاق صاحب	۵۳	۴۰	جناب محمد نور محمد صاحب	۵۳
۴۱	جناب محمد قاسم صاحب	۵۴	۴۱	جناب محمد صاحب	۵۴
۴۲	جناب عبدالوہاب صاحب	۵۵	۴۲	جناب حاجی مولانا حاجی حسین	۵۵
۴۳	جناب محمد صاحب کس بڑی	۵۶	۴۳	صاحب	۵۶
۴۴	جناب قتال صاحب گنجی	۵۷	۴۴	جناب پھول صاحب	۵۷
۴۵	جناب سید محمد صاحب	۵۸	۴۵	جناب سید عبدالمد صاحب	۵۸
۴۶	جناب بی شرف الدین صاحب	۵۹	۴۶	جناب عزیز الدین صاحب	۵۹
۴۷	شاخ	۶۰	۴۷	جناب غفر الدین صاحب	۶۰
۴۸	جناب محمد حسین صاحب کٹی	۶۱	۴۸	جناب غفر الدین صاحب	۶۱
۴۹	انجمن - فوٹ روڈ - بلگرام	۶۲	۴۹	جناب غفر الدین صاحب	۶۲
۵۰	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۳	۵۰	جناب غفر الدین صاحب	۶۳
۵۱	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۴	۵۱	جناب غفر الدین صاحب	۶۴
۵۲	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۵	۵۲	جناب غفر الدین صاحب	۶۵
۵۳	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۶	۵۳	جناب غفر الدین صاحب	۶۶
۵۴	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۷	۵۴	جناب غفر الدین صاحب	۶۷
۵۵	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۸	۵۵	جناب غفر الدین صاحب	۶۸
۵۶	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۶۹	۵۶	جناب غفر الدین صاحب	۶۹
۵۷	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۰	۵۷	جناب غفر الدین صاحب	۷۰
۵۸	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۱	۵۸	جناب غفر الدین صاحب	۷۱
۵۹	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۲	۵۹	جناب غفر الدین صاحب	۷۲
۶۰	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۳	۶۰	جناب غفر الدین صاحب	۷۳
۶۱	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۴	۶۱	جناب غفر الدین صاحب	۷۴
۶۲	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۵	۶۲	جناب غفر الدین صاحب	۷۵
۶۳	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۶	۶۳	جناب غفر الدین صاحب	۷۶
۶۴	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۷	۶۴	جناب غفر الدین صاحب	۷۷
۶۵	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۸	۶۵	جناب غفر الدین صاحب	۷۸
۶۶	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۷۹	۶۶	جناب غفر الدین صاحب	۷۹
۶۷	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۰	۶۷	جناب غفر الدین صاحب	۸۰
۶۸	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۱	۶۸	جناب غفر الدین صاحب	۸۱
۶۹	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۲	۶۹	جناب غفر الدین صاحب	۸۲
۷۰	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۳	۷۰	جناب غفر الدین صاحب	۸۳
۷۱	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۴	۷۱	جناب غفر الدین صاحب	۸۴
۷۲	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۵	۷۲	جناب غفر الدین صاحب	۸۵
۷۳	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۶	۷۳	جناب غفر الدین صاحب	۸۶
۷۴	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۷	۷۴	جناب غفر الدین صاحب	۸۷
۷۵	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۸	۷۵	جناب غفر الدین صاحب	۸۸
۷۶	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۸۹	۷۶	جناب غفر الدین صاحب	۸۹
۷۷	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۰	۷۷	جناب غفر الدین صاحب	۹۰
۷۸	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۱	۷۸	جناب غفر الدین صاحب	۹۱
۷۹	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۲	۷۹	جناب غفر الدین صاحب	۹۲
۸۰	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۳	۸۰	جناب غفر الدین صاحب	۹۳
۸۱	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۴	۸۱	جناب غفر الدین صاحب	۹۴
۸۲	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۵	۸۲	جناب غفر الدین صاحب	۹۵
۸۳	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۶	۸۳	جناب غفر الدین صاحب	۹۶
۸۴	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۷	۸۴	جناب غفر الدین صاحب	۹۷
۸۵	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۸	۸۵	جناب غفر الدین صاحب	۹۸
۸۶	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۹۹	۸۶	جناب غفر الدین صاحب	۹۹
۸۷	جناب عبداللہ صاحب فیروز	۱۰۰	۸۷	جناب غفر الدین صاحب	۱۰۰

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۷	جناب سیٹھ محمد موسیٰ صاحب	۶۶	۵۸	جناب سیٹھ محمد موسیٰ صاحب	۶۷
	محمد ابراہیم صاحب گوڈون			جناب سیٹھ غنایت حسین صاحب	۶۸
	اسٹریٹ مدراس			ایند کپنی بابت سالہ	۶۹
۵۸	جناب سیٹھ محمد موسیٰ صاحب	۶۸		جناب ایس کے عبدالرزاق	۷۰
	محمد فتح مدراس بابتہ سالہ			صاحب مدراس بابتہ سالہ	۷۱
۵۹	جناب سید پیران حسینی صاحب			جناب عبدالقادر شہاداد	۷۲
	گوڈون اسٹریٹ مدراس بابت			ترپا تو ر ضلع شمالی ادر کاٹ	۷۳
	سالہ			جناب منشی محمد بکرت علی صاحب	۷۴
۶۰	جناب حسین احمد صاحب عبدالغفار			خان پور ضلع ہوشیار پور	۷۵
	صاحب کپنی برنا پور مدراس			معرفت مولوی غلام محمد	۷۶
۶۱	جناب محمد حسین صاحب کنٹور			صاحب فاضل	۷۷
	"			ہوشیار پوری -	۷۸
۶۲	جناب محمد قاسم صاحب آہنہ			جناب ساہوکار محمد علی صاحب	۷۹
	"			ہبادر بادشاہ بلڈنگ ملین ٹون	۸۰
۶۳	معلوم الاسم			مدراس	۸۱
۶۴	جناب سید آغا خان صاحب			جناب سی حاجی اختر صاحب	۸۲
	تاجرنیل محفوظ باغ			کپنی ٹریڈ مدراس	۸۳
۶۵	جناب محمد صاحب منجاب				

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان
	جناب کر نل غلام رسول	۸۰		معرفت سید حسن شاه
۵	صاحب جونا گڑھ			صاحب سفیر
۵۱	جناب رسالدار وزیر محمد خان	۸۱		دار العلوم ندوۃ العلماء
۵۲	صاحب - -			جناب محمد صاحب خلیف
۵۳	جناب کر نل اعظم خان صاحب	۸۲	۵۳	جامع مسجد بلگرام
۵۴	"			جناب ابراہیم صاحب
۵۵	جناب ولی محمد صاحب	۸۳	۵۴	فعلی بند - بلگرام
۵۶	ساکن بلگرام			جناب حسین شریف صاحب
۵۷	جناب جگومیان صاحب	۸۴		تقال احمد صاحب صدر بازار
۵۸	رنگونی - بلگرام		۵۷	بلگرام
۵۹	جناب خواجہ میان صاحب	۸۵		جناب محمد عبدالرزاق صاحب
۶۰	کلرک ساکن بلگرام		۵۸	بھٹری
۶۱	جناب ٹوٹیل صاحب	۸۶		جناب محمد ابراہیم صاحب
۶۲	"		۵۹	ساکن بھٹری
۶۳	جناب تقال میان صاحب	۸۷		جناب علی صاحب خلیف
۶۴	فرش		۶۰	"
۶۵	جناب عبد الرحیم صاحب	۸۸		جناب محمد امین صاحب فقیہ
۶۶	کو تو ال بلگرام		۶۱	نچر یاسعد جونا گڑھ



نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۹	جناب حسین صاحب بلکام	۸	۹۸	جناب وجوا مانڈے	۸
۹۰	جناب مولوی عبدالمد صاحب	۸	۹۹	جناب سام الدین صاحب	۸
۹۱	الہمدیٹ جو ناگڈہ	۸	۱۰۰	قاضی مال	۸
۹۱	جناب الہناز حاجی کمال الدین	۸	۱۰۰	جناب عبدالقادر صاحب	۸
	صاحب پیر نڈنٹ محکمہ کجاری			بولیچنگر	۸
	جو ناگڈہ بر مکان جناب لوی		۱۰۱	جناب فطاحین صاحب	۸
	محمد امین صاحب فقیہہ جو ناگڈہ			بھٹری - اسلام آباد بیبی	۸
۹۲	جناب نور محمد داود جہانی صنا	۸	۱۰۲	جناب غلام ربانی صاحب	۸
	راجکوٹ صدر بازار	۸		کھیوت	۸
۹۳	جناب غلام نبی صاحبی	۸	۱۰۳	جناب عبدالرحمان صاحب	۸
	شریف الدین صاحب فقیہ	۸		غوری صاحب ٹیکس اسلام آباد	۸
۹۴	جناب حاجی میان عبدالقادر	۸	۱۰۴	جناب بر اکرم صاحب	۸
	صاحب پٹیل بھٹری اسلام	۸	۱۰۵	جناب عبداللطیف صاحب	۸
	آباد - بیبی	۸		"	۸
۹۵	جناب علی صاحب حاجی	۸	۱۰۶	جناب شیخ محمد صاحب	۴
	میان فقیہہ بھٹری -	۸	۱۰۷	جناب باقر صاحب	۴
۹۶	جناب امیر صاحب فقیہہ	۸	۱۰۸	جناب حافظ عبدالقادر صاحب	۴
۹۷	جناب غلام رسول صاحب	۸		فقیہہ	۴

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۱۰۹	جناب محمود خلیف صاحب	۲	۱۲۰	جناب علی خان صاحب	۲
۱۱۰	جناب ہوسار محلہ اسلام آباد بی بی	۲	۱۲۱	جناب بیلم	۱
۱۱۱	جناب ہندوستانی صاحب	۲	۱۲۲	جناب نشی صدیق صاحب	۲
۱۱۲	جناب عبدالحمید صاحب	۲	۱۲۳	از مسجد ڈوکھان	۱۰
۱۱۳	جناب حیات الدین صاحب بانگی	۲	۱۲۴	جناب مولوی حمید الدین حسنا	۲
۱۱۴	جناب ابراہیم صاحب سولہ	۳	۱۲۵	جناب سیٹھ عبدالعزیز عبدالواحد	۲
۱۱۵	جناب حسین صاحب	۲	۱۲۶	جناب الہیہ صاحبہ سیٹھ عبدالعزیز	۲
۱۱۶	جناب مالامتلہ صاحب	۲	۱۲۷	جناب عبدالواحد صاحب	۲
۱۱۷	جناب بھوجوا صاحب	۲	۱۲۸	جناب جمعدار عبدالعزیز صاحب	۲
۱۱۸	جناب عثمان تسبولی	۲	۱۲۹	نمبر ہذا کی گمانہ ڈی نمبر ۴۴ مفت	۲
۱۱۹	جناب سٹو صاحب	۲	۱۳۰	پوشا شتر صاحب کراچی	۲
۱۲۰	جناب شیخ علی صاحب	۲	۱۳۱	جناب محمد صاحب کٹر کٹر بنگلہ	۲

ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	ردیف	اسامی گرامی چند عطا کنندگان
۱۲۹	جناب شیخ احمد صاحب دم دیور حاجی یوسف صاحب کلبینی گودون اسٹریٹ درک	۱۳۶	جناب اکرم محمد عثمان صاحب اکولہ
۱۳۰	مفضل گلبن اسلام عرب چھوٹی مفضل	۱۳۷	جناب لائونگ منس صاحب اولہ حضرت بخش صاحب فیٹر جنگ نیسکری
۱۳۱	معرفت جناب ستری عبدالرحمان فصاحتی مین اسٹریٹ - پونا	۱۳۸	جناب بشیر الدین صاحب نیسکری اکولہ
۱۳۲	جناب سوار بہار کپتان لال خان صاحب معرفت حسین شاہ صاحب	۱۳۹	جناب مرزا رحمان بیگ صاحب نیسکری اکولہ
۱۳۳	سفیر دارالعلوم و العلماء جناب مولوی سید خیر الدین صاحب سنٹ کلکٹر سورت	۱۴۰	جناب سیٹھ منگیش صاحب تاجر پریم معرفت سکندر صاحب اکولہ برار
۱۳۴	جناب شیخ منیر صاحب لدار پنشنر اکولہ جو جن پورہ	۱۴۱	جناب یار محمد صاحب جماعت کچھیان ساکن اکولہ
۱۳۵	جناب سیٹھ منیا محمد صاحب اکولہ	۱۴۲	جناب معالی خان صاحب اکولہ
		۱۴۳	جناب غلام محی الدین صاحب صوفی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول امراوتی برار
		۱۴۴	جناب محمد علی صاحب منڈار لا

نمبر شمار	اسامی گرامی چند و عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند و عطا کنندگان	رقم
۱۲۵	جناب حاجی شیخ احمد صاحب	عمر	۱۵۱	جناب سید غنی لطیف خان صاحب	عمر
۱۲۶	جناب ڈاکٹر عبدالخفیف بیگ	عمر	۱۵۲	جناب غلام مصطفی صاحب	عمر
۱۲۷	صاحب	عمر	۱۵۳	جناب حاجی شریف قاسم صاحب	عمر
۱۲۸	جناب محمد بن خان صاحب	عمر	۱۵۴	جناب قاضی سید صیف الدین	عمر
۱۲۹	ایک رائل گنج ضلع سارن باتا	عمر	۱۵۵	جناب حاجی نور محمد صاحب	عمر
۱۳۰	فروخت اشیا جمیل النساء	عمر	۱۵۶	جناب مولوی محمد نواز صاحب	عمر
	مرو بہ بنت حب علی خان صاحب	عمر	۱۵۷	جناب مولوی عبدالواحد صاحب	عمر
	برای ایصال ثواب	عمر	۱۵۸	جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب	عمر
	معرفت سید حسن شاہ	عمر	۱۵۹	جناب محمد صاحب موداگر	عمر
	صاحب غیر دارالعلوم	عمر			
	ندوة العلماء -	عمر			
۱۳۸	جناب سید محمد علاء الدین پیر	عمر			
۱۳۹	جناب صاحب امرادتی برار	عمر			
۱۴۰	جناب شیخ جانور میان صاحب	عمر			
	ایمپوربرار چھوٹا بازار	عمر			
	جناب نواب محمد بن خاں صاحب	عمر			
	رئیس ایمپوربرار	عمر			

نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۰	جناب شہزادی صاحبہ تانہ	۱۸	۱۶۱	جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب	۱۸
۱۶۱	سرکل انسپکٹر	۱۵	۱۶۲	جناب منشی محمد خان صاحب	۱۸
۱۶۲	ہید کرک سب ڈویژن -	۱۵	۱۶۳	جناب منشی عبدالحی صاحب	۱۸
۱۶۳	جناب سردار خان صاحب	۱۵	۱۶۴	ممبر مینو پیل بورڈ	۱۵
۱۶۴	جناب شیخ عبدالصمد صاحب	۱۵	۱۶۵	جناب نبی بخش صاحب	۱۵
۱۶۵	نعلبنہ	۱۵	۱۶۶	منیار	۱۵
۱۶۶	جناب رحیم خان صاحب	۱۵	۱۶۷	ضبطی کارکن	۱۵
۱۶۷	جناب طانی گھوڑانی	۱۵	۱۶۸	جناب جو علیا صاحب	۱۵
۱۶۸	جناب بدیع خان صاحب	۱۵	۱۶۹	جناب بدیع خان صاحب	۱۵
۱۶۹	جناب غفر علی دین صاحب	۱۵	۱۷۰	جناب غفر علی دین صاحب	۱۵
۱۷۰	سالت انسپکٹر مدراس بابت	۱۵	۱۷۱	سالت انسپکٹر مدراس بابت	۱۵
۱۷۱	بابت قیمت گھڑی مع حسین	۱۵	۱۷۲	بابت قیمت گھڑی مع حسین	۱۵
۱۷۲	طلاتی	۱۵	۱۷۳	بعض خواتین نے بطریقہ پونا	۱۵
۱۷۳	مین جوزیو عطا کیا اسکے فرزند	۱۵	۱۷۴	کرنے سے جو قیمت وصول ہوئی	۱۵
۱۷۴	معرفت سید حسن شاہ	۱۵	۱۷۵	صاحب فقیر العلوم	۱۵
۱۷۵	ندوق العلماء	۱۵	۱۷۶	جناب عبد الصمد صاحب	۱۵
۱۷۶	خطیب ساکن دارہ و انجمن پڑا	۱۵	۱۷۷	مال	۱۵
۱۷۷	جناب جو علیا صاحب	۱۵	۱۷۸	جناب جو علیا صاحب	۱۵

ردیف	اسامی گرامی چند مصطفی کنگ	ردیف	اسامی گرامی چند مصطفی کنگ
۱۸۴	جناب شیخ جمال صاحب	۱۸۴	جناب محمد اسحاق صاحب
۱۸۵	اپوٹ مال برار	۱۸۵	افغاندار - اپوٹ مال برار
۱۸۶	جناب محمد عثمان صاحب	۱۸۶	جناب قاضی ذریر الدین
۱۸۷	•	۱۸۷	صاحب رسی
۱۸۸	جناب شیخ محمود صاحب	۱۸۸	جناب سیٹھ عبدالقادر صاحب
۱۸۹	•	۱۸۹	جناب محمد صاحب نمبر
۱۹۰	جناب محمد حسین صاحب	۱۹۰	مینوسیل
۱۹۱	جناب محمد حسین صاحب	۱۹۱	جناب سید خیرات علی صاحب
۱۹۲	جناب شمس الدین صاحب	۱۹۲	سرکل انسپکٹر پولیس
۱۹۳	جناب شیخ لال صاحب غلام	۱۹۳	جناب مرزا بلالی بیگ صاحب
۱۹۴	صاحب	۱۹۴	سب انسپکٹر لاؤگر منڈل پوٹال
۱۹۵	جناب عبدالرحمان صاحب	۱۹۵	برار
۱۹۶	جناب سیٹھ جیو ساہو صاحب	۱۹۶	جناب محمد عبدالعزیز صاحب
۱۹۷	جناب سیٹھ حاجی کریم صاحب	۱۹۷	ڈپٹی انجینئر محکمہ جنگلات ساکن
۱۹۸	جناب امیر صاحب کیلہ دار	۱۹۸	ناگیوہ برہمگان قاضی مولانا خان
۱۹۹	جناب شیخ محمد صاحب	۱۹۹	صاحب - اپوٹ مال برار
۲۰۰	•	۲۰۰	جناب محمد رفیع صاحب

نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسکا گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۹۴	جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۰۵	۲۰۵	جناب میر احمد علیہ صاحب	۲۰۵
	اپوٹ مال برار			کورت انسپکٹر اپوٹ مال برار	۲۰۶
۱۹۵	جناب شیخ امیر صاحب	۲۰۶	۲۰۶	جناب محمد شعیب خان صاحب	۲۰۶
۱۹۶	جناب بھوسلے خان صاحب			ہیڈ ماسٹر اردو اسکول المچ پور	۲۰۷
۱۹۷	جناب مہدی سید امیان صاحب			برابر	۲۰۸
۱۹۸	جناب شمشیر خان صاحب	۲۰۷	۲۰۷	جناب بیگم صاحبہ وجہ نواب	۲۰۷
۱۹۹	جناب مین العابدین صاحب			داؤد خان صاحب جو مالمچ پور	۲۰۸
	اپوٹ مال برار			برابر	۲۰۹
۲۰۰	جناب اسماعیل صاحب	۲۰۸	۲۰۸	جناب سحان خان صاحب	۲۰۸
۲۰۱	جناب عبد الحمید صاحب			سوداگر المچ پور برار	۲۰۹
	ماسٹر بانی اسکول			جناب خان بہادر عظیم	۲۱۰
۲۰۲	جناب سر کریم بھائی ابراہیم	۲۰۹	۲۰۹	محمد شعیب المچ پور برار	۲۱۰
	نانک نیکسٹری کمپنی			جناب محمد قاسم صاحب	۲۱۱
۲۰۳	جناب سیٹھ محمد سلیمان صاحب			محمد نواز صاحب سرست پور	۲۱۱
	بھائی و محمد حسین بھائی موٹر			جناب حیو خان صاحب	۲۱۲
	سروس			ولد اسماعیل خان صاحب	۲۱۳
۲۰۴	جناب ڈاکٹر شیخ احمد علیہ صاحب			المچ پور برار	۲۱۳
	المچ پور برار			جناب خان محمد صاحب شیخ	۲۱۴

نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۱۳	جناب سید محمد ابراهیم العبد روس صاحب اکثر اکنٹ کسٹروا محکمہ جنگلات اپوٹال	عمر	۲۲۰	جناب سیٹھ کریم بھائی دومہ بھائی صاحب سوداگر - اپوٹال برابر	عمر
۲۱۴	جناب سید الطاف حسین سرکل انسپکٹر اپوٹ مال برابر	عمر	۲۲۱	جناب احمد قاسم صاحب پریسڈنٹ انجمن مدین الاسلام منجانب انجمن کراچی ضلع اکولہ برابر	عمر
۲۱۵	جناب رفیع الدین صاحب انسپکٹر ہندوستانی اسکول اپوٹ مال برابر	عمر	۲۲۲	جناب لال خان صاحب نیوٹن خان صاحب ساگر کراچی ضلع اکولہ برابر	عمر
۲۱۶	جناب ملک مبارک علی خان انسپکٹر اکٹافہ جات اپوٹ مال برابر	عمر	۲۲۳	جناب مینا محمد صاحب کپنی کارنیمہ ضلع اکولہ برابر	عمر
۲۱۷	جناب محمد عید اللہ خان صاحب نسب پکٹر پولیس اپوٹال برابر	عمر	۲۲۴	جناب لال امام صاحب کپنی کارنیمہ ضلع اکولہ برابر	عمر
۲۱۸	جناب قاضی مردان علی خان صاحب	عمر	۲۲۵	جناب منشی حسین صاحب کپنی کارنیمہ ضلع اکولہ برابر	عمر
۲۱۹	جناب سید ظہیر الحسن صاحب ٹوپی پریسڈنٹ اپوٹال برابر	عمر	۲۲۶	جناب محمد احمد حسین صاحب	عمر
			۲۲۷	جناب سیٹھ غلام عباس صاحب	عمر
			۲۲۸	جناب غلام علی صاحب	عمر





نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
۲۴۲۳	جناب ذواب علام احمد صاحب کلامی - کار و منزل کو لا گو لڈ فیله صوبجات میسور - معرفت جناب معی لانا	۴۴	عبد السبحان صاحب آنری بری مجسٹریٹ و ناظم میلنڈ مدارس نابت بقیہ چرمہ مدین الہندہ مدارس جو ۱۹۱۱ء میسوری جنوری ۱۹۱۱ء تک وصول ہوا	۴۴	۴۴
<p>دستخط عبد السبحان احمد صاحب دستخط میر الدین محمود مال ندوۃ العلماء</p>					
<p>انعام تقسیم و تحش من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ء لغایت اساتذہ کرام ۱۹۱۱ء</p>					
نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسامی گرامی چند عطا کنندگان	رقم
	جناب مولوی حفیظ احمد صاحب نائب تحصیل دار شیک بازار بستی ذواب احمد صاحب مستمال مال ندوۃ العلماء	۴۴		میر الدین محمود مال ندوۃ العلماء	۴۴

# نقشه تنخواه ملازمین دارالعلوم مبینہ کلمہ پریم ۱۹۱۷ء تا ۱۹۱۸ء

نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کارکردگی	تنخواه	کیفیت
۱ مولانا مولوی امیر علی صاحب	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۲ مہتمم دارالعلوم	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۳ سید محمد ظہیر صاحب - بی س	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۴ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۵ مولانا شیخ محمد صابریہ بی س	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۶ مولوی بدر الاسلام صاحب	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۷ فقیہ اول	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۸ مولوی سید علی صاحب رتیبی	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۹ ادیب دوم	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۰ مولوی شبلی صاحب فقیہ دوم	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۱ مولوی محمد یوسف صاحب	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۲ مدرس معقولات	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۳ مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۴ مولوی فضل الرحمان صاحب	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۵ مدرس صرف و نحو	ماہ	ماہ	۱۰۰	
۱۶ مولوی عبد الودود صاحب مدرس و نسخہ	ماہ	ماہ	۱۰۰	

نمبر شمار	نام ملازم	شرح قوت و	ایام کار و	تنخواہ	کیفیت
۱۱	ماسٹر محمد بن صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۱
۱۲	ماسٹر عزیز الحسن صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۲
۱۳	ماسٹر سید جلیل صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۳
۱۴	قاری ابراہیم رشید صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۴
	در العلوم	۵	ماہ	۱۰	۱۵
۱۵	مولوی صفدر علی صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۵
۱۶	مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب	۵	ماہ	۱۰	۱۶
	مفتش دارالعلوم	۵	ماہ	۱۰	۱۷
۱۷	لیقوب علی دربان	۵	ماہ	۱۰	۱۷
۱۸	منہ خان چپراسی	۵	ماہ	۱۰	۱۸
۱۹	گلہ - چوکیدار	۵	ماہ	۱۰	۱۹
۲۰	منشی حامد علی صاحب	۵	ماہ	۱۰	۲۰
۲۱	مولوی عزیز الرحمن صاحب	۵	ماہ	۱۰	۲۱
۲۲	محمد علی ہشتی	۵	ماہ	۱۰	۲۲
۲۳	گنگو خاکروب	۵	ماہ	۱۰	۲۳
<p>میران گل روزا سید محمد علی خان محمد صاحب مال ندوۃ العلماء</p>					<p>پانچراجہ لوکاسی پتہ پتہ میرالدین محمد مال ندوۃ العلماء</p>

نقشه تنخواه ملازمین دفتر ندوة العلماء سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۷ء  
انقائت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کارگی	تنخواه	کیفیت
۱	منشی محمد علی منشا محمد مال	۵	۱۰	۵۰	۱۰
۲	مولوی عبدالغفور صاحب مدرسہ	۵	۱۰	۵۰	۱۰
	پیر بخش - چپراسی	۵	۱۰	۵۰	۱۰
۳	مصاحب علی چپراسی دفتر	۵	۱۰	۵۰	۱۰
۵	حسین علی عرف دادا چپراسی دفتر	۵	۱۰	۵۰	۱۰

میزان کل پانسو اٹھارہ روپیہ

(ذرا بیٹ) محمد علی خان منشی صاحب ندوة العلماء - منیر الدین محمد مال ندوة العلماء

نقشه تنخواه کلا دار العلوم و العلماء سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۷ء انقائت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواه	ایام کارگی	تنخواه	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب غلوی	۵	۱۰	۵۰	۱۰
	وکیل ندوة العلماء	۵	۱۰	۵۰	۱۰

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۲	سید حسن شاہ صاحب فقیر ندوة العلماء			۶ ماہ ۷۰ روپیہ	
	میزان کل دو اسبی محمد علی خٹک صاحب فقیر میدالدین محمد مال ندوة العلماء			۷۰ روپیہ	
نقصہ تنخواہ ملازمین کتب خانہ برائے سید علی محمد علی خٹک صاحب ندوة العلماء ۱۹۱۱ء					
نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ			۷۰ روپیہ ۱ ماہ	
۲	منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتب خانہ			۳۰ روپیہ ۳ ماہ	
۳	مسکین علی غفران صاحب کتب خانہ			۵۰ روپیہ ۵ ماہ	
۴	عبدالرحیم فراراش صاحب کتب خانہ			۱۲ روپیہ ۱۲ ماہ	
۵	امیر علی عرف میرن میزان کل دو اسبی محمد علی خٹک صاحب مستند صاحب ل ندوة العلماء			۵۰ روپیہ ۵ ماہ	
	میدالدین محمد مال ندوة العلماء			۷۰ روپیہ	



# گذارشهری

آرآپ  
مدوة العلما کے

گذشتہ اوز موجودہ حالات کو آفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تمہارے خیال و ادین منگو اگر ملاحظہ کیجیے۔ (۱) روداد جلسہ دوازدهم دہلی

- (۲) روداد سال اول حصہ دوم جلسہ کان پور
- (۳) روداد سال دوم جلسہ گھنٹو
- (۴) روداد سال سوم جلسہ بریلی
- (۵) روداد سال چہارم جلسہ میرٹھ
- (۶) روداد سال پنجم جلسہ کانپور - ۴ (۷) روداد سال ششم جلسہ اجمہان پور
- (۸) روداد سال ہفتم جلسہ پٹنہ
- (۹) روداد سال ہشتم جلسہ اول جلسہ کلکتہ
- (۱۰) روداد سال نهم جلسہ رست
- (۱۱) روداد سال دہم جلسہ اس
- (۱۲) روداد جلسہ سیزدهم گھنٹو
- (۱۳) روداد جلسہ چہاردهم گھنٹو
- (۱۴) روداد جلسہ پندرہم گھنٹو
- (۱۵) روداد جلسہ سولہم گھنٹو

# ناظم مدوہ العلما











